کھڑے ہو کے میزاب رحمت کے نیچے
گھٹا رحمت حق کی ہم دیکھ آئے

میزابِ رحمت

مجموعۂ کلام

مولانا محمد ثانی حسنیؒ

ترتیب
محمود حسن حسنی

ناشر

مکتبۂ اسلام
۱۷۲/۵۴، محمد علی لین، گوئن روڈ، لکھنؤ (انڈیا)

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق محفوظ

طبع اول

محرم الحرام ۱۴۳۲ھ   دسمبر ۲۰۱۰ء

قیمت:

ملنے کا پتہ:

مکتبۂ اسلام

رؤف مارکیٹ، گوئن روڈ، امین آباد، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست

عرض ناشر ۷

محمد حمزہ حسنی

عزیزی محمد ثانی مرحوم ۹

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

مقدمہ ۱۶

مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

تقریظ ۲۴

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

حمد

(۳۳-۴۶)

نہیں کوئی معبود تیرے سوا ۳۴

پاک تیری صفت پاک تیرا کلام ۳۶

اللہ ایک ہی ہے اور ہے اللہ سب کا ۴۱

بھیجے رسول اپنے اللہ نے مسلسل ۴۳

اے خدا بندوں پہ تو ہے ماں سے زیادہ مہرباں ۴۶

مناجات

(۴۷-۶۶)

الٰھی لا تعذبنی فإنی ۴۸

کریما بہ بخشائے بر حال ما ۵۰

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام ۵۲

میں تیری محبت کی سدا جوت جگاؤں ۵۸

کر عطا دیدہ و دل کو نور و سرور ۵۹

اے مالک عرش بریں ۶۰

نعت

(۶۷-۱۰۶)

آپؐ سب کے امام ۶۸

دین ہے سچا آپؐ جو لائے ۶۹

سرور کائنات ﷺ ۷۰

إنا أعطيناك الكوثر ۷۱

پاک دینے پاک بینے خوشتر از ہر خوشترے ۷۲

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے ۷۴

مسلماں ہم ہیں گلہائے گلستانِ محمدؐ ہیں .. ۷۷

وہ ہیں پیمبر تا روز محشر ۷۸

ہر ذرہ تری خاک کف پا کا گہر ہے ۸۰

محمد روح عالم جان جاناں ۸۲

وہ رسول خدا خاتم الانبیاء ۸۳

خدا کا نام لے لے کر لیں ان کے نام نامی کو ۸۴

رحمت عالم ﷺ ۸۵

www.abulhasanalinadwi.org

وہ آقا جن کے صدقے میں جہاں کی زیب
وزینت ہے ۸۶
امت جن کی ہے خیر الامم ۸۸
گلشن طیبہ کی صبح مشکبار ۸۹
انہیں کی ذات پاکیزہ ہے فخر نوع انسانی ... ۹۱
نبوت ختم ہے ان پر نبی ہیں وہ قیامت تک ... ۹۳
وہ بے کسوں کے والی وہ بے بسوں کے حامی .. ۹۵
گنبد خضرا کو دیکھ کر ۹۶
محمدؐ پر ہیں خاص وعام صدقے ۹۷
چاند کو دیکھ کر ۹۹
زخمی دلوں کا مرہم ۱۰۰
شاہ کل، فخر رسل، خیر الانام ۱۰۱
سیدالکونین، ذوالوجہ الجمیل ۱۰۲
مدینہ کی ہے وہ پاکیزہ بستی ۱۰۳
آرام گاہ شاہ لولاک ۱۰۵

درود وسلام

(۱۰۷-۱۲۲)

اس پہ لاکھوں درود اس پہ لاکھوں سلام ... ۱۰۸
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمین آیا.... ۱۱۳
درود ان پر سلام ان پر ۱۱۷
آپ پر لاکھوں سلام ۱۱۹
ہوں لاکھوں سلام ان پر ۱۲۲

نغمات سحر

(۱۲۳-۱۳۰)

سبحان اللہ ۱۲۴
الحمد للہ ۱۲۶
لا الٰہ الا اللہ ۱۲۷
اللہ اکبر اللہ اکبر ۱۲۹

پیام رحمت

(۱۳۱-۱۴۰)

رحمت کا پیام آیا ۱۳۲
باد نسیم مشکبار ۱۳۴
ماہ رحمت ماہ نور ۱۳۵
آ گیا ماہ صیام ۱۳۶
شب قدر ۱۳۷
وداع رمضان ۱۳۸
وصیت رمضان ۱۳۹

ملی تاثرات وجذبات

(۱۴۱-۱۶۰)

سلام ان پر جنہوں نے قدس پر جانیں نچھاور کیں ۱۴۲
ایک قلب دردمند اور ایک فکر ارجمند ۱۴۵
قائدین ملک وملت سے ۱۴۷
ایک دن خون شہیداں رنگ لائے گا ضرور ... ۱۴۹

www.abulhasanalinadwi.org

زندہ باد اے آیا صوفیا زندہ باد! ۱۵۱
اخوان المسلمین ۱۵۳
یاد ایام بہار ۱۵۵
باغباں ہی کرے جب ویران چمن ۱۵۶
اک مسلماں نام کی آج امت مرحوم ہے ۱۵۷
ہے جاں کشی منظور مگر ایمان کشی منظور نہیں . ۱۵۹

شاہنامہ بالاکوٹ

(۱۶۱-۱۸۰)

شاہنامہ بالاکوٹ ۱۶۲
مشہد بالاکوٹ ۱۶۲
عبرت کی نگاہ سے ۱۶۳
یہ غازیان دیں ۱۶۳
حضرت سیّد احمد شہید ۱۶۴
شاہ اسماعیل شہید ۱۶۶
فداکاران حق ۱۶۶
معرکہ ہونے کو ہے ۱۶۷
اصل خدا کی رضا ۱۶۸
ارباب بہرام خاں ۱۶۸
آخری نماز ۱۶۹
بالاکوٹ کا پہلا شہید ۱۶۹
شہادت کا شوق ۱۷۰
کس نے مجھے آواز دی ۱۷۰
مسجد زیریں میں ۱۷۱
اچانک حملہ ۱۷۱
فتح ونصرت ۱۷۲
حضرت شہید ہو گئے ۱۷۲
بدحواسی کا عالم ۱۷۳
شاہ اسماعیلؒ کی بے چینی ۱۷۴
شاہ اسماعیلؒ شہید ہو گئے ۱۷۴
آہ حضرت شہید اور شاہ شہید ۱۷۵
پانسہ پلٹ گیا ۱۷۵
عام شہادت ۱۷۶
باقی خدا کا نام ہے ۱۷۶
بالاکوٹ کہتا ہے ۱۷۷

طبعی مناظر

(منظر کشی وتأثرات)

(۱۸۱-۱۹۰)

مکہ مکرمہ میں ۱۸۲
ایک زائر حرم کے تاثرات ۱۸۳
یہ حج اور زیارت دیار نبی کی ۱۸۴
جس جہاں کا ذرہ ذرہ ذکر سے معمور ہے ۱۸۶
حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے مرقد پر ... ۱۸۷

منقبت

(۱۹۱-۲۲۲)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ . ۱۹۲

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ ۱۹۴
سیّد الطائفہ علامہ سیّد سلیمان ندویؒ ۱۹۶
شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ ۱۹۸
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ .. ۱۹۹
امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقیؒ . ۲۰۰
حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ . ۲۰۱
حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ . ۲۰۳
مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحبؒ . ۲۰۵
حضرت شاہ محمد یعقوب مجددی بھوپالیؒ .. ۲۰۷
قائد اہل سنت مولانا عبدالسلام فاروقیؒ ۲۰۹
تاریخ وصال مولانا عبدالسلام فاروقی ۲۱۰
حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی .. ۲۱۱

ترانے

(۲۲۳-۲۵۰)

ہم ہیں مسلماں حق کے نگہباں ۲۲۴
ہاتھوں میں تھامے ہیں شمع ایماں ۲۲۵
ہم نازش ملک وملت ہیں ہم سے درخشاں
صبح وطن ۲۲۷
ہم ہیں گلستان فلاح المسلمین ۲۳۰
شاہین شہ لولاک ہیں ہم ۲۳۲
اے ہمارے خالق ومالک خدائے ذوالمنن ۲۳۴
دین حق کے ہوں علمبردار ہم ۲۳۵
ہم بادبہار گلشن ہیں ہم علم کی شمع روشن ہیں ۲۳۶
ہم ابر کرم ہیں ابر کرم ہم اہل جہاں پر ابر کرم ۲۳۸
تیز ترک گامزن ۲۴۰
اسلام ہے ہمارا اسلام ہے ہمارا ۲۴۲
مسلم ہیں ہم ہم سے وطن ہم سے وطن کا بانکپن ۲۴۴
امیر الدولہ اسلامیہ کالج کا ترانہ ۲۴۶
اسلام کی عظمت پہ ہمیں دل سے یقین ہے .. ۲۴۸
ہم نازِ وطن ہم فخرِ وطن خورشید وطن کی پاک کرن ۲۵۰

اہل خاندان سے متعلق نظمیں

(۲۵۱-۲۷۲)

مولانا حکیم ڈاکٹر سیّد عبدالعلی حسنیؒ ۲۵۲
حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ ۲۵۵
مولانا سیّد محمد الحسنیؒ ۲۵۹
ایک زائر حرم سے ۲۶۵
والدہ صاحبہ کی زبان میں ۲۶۷
یارب دل حمزہ کو ایمان ویقین سے بھر ... ۲۷۰
مثل خاتون حرم اس کو چراغ خانہ کر ۲۷۲

وصایا

(۲۷۳-۲۸۵)

زندگی اپنی بناؤ تم سراپا انقلاب ۲۷۷
امت مسلمہ کے نام ۲۷۹
بیٹی سے خطاب ۲۸۲
خدا کا نام لے کر جی خدا کا نام لے کر مر ۲۸۴

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین
وخاتم النبیین سیدنا محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ وبعد!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ والد ماجد حضرت مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا مجموعہ نذر قارئین کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ محض اسی کے فضل وکرم سے یہ کام انجام پایا۔ خواہر زادۂ عزیز سید محمود حسن حسنی ندوی سلمہٗ نے اپنے بعض معاونین کے تعاون سے اس کام کو تکمیل تک پہونچانے کی سعادت حاصل کی، اور حسب ضرورت بعض اشعار کے متعلق وضاحت بھی کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

یہ کلام جو پیش خدمت ہے خود ان کے زیر ادارت نکلنے والے رسالہ ماہنامہ ''رضوان'' لکھنؤ اور ندوۃ العلماء کے ترجمان ''تعمیر حیات'' میں شائع ہوتا رہا ہے۔ ماہنامہ ''رضوان'' کی ایک خصوصی اشاعت میں بھی کلام کا انتخاب پیش کرنے کی سعادت ہوئی تھی، جسے محب مکرم چودھری علی مبارک عثمانی صاحب نے کتاب کی صورت میں معیاری انداز میں شائع کردیا ہے، اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کلام کا بقیہ حصہ جو ہمیں میسر آیا پیش خدمت ہے، اس میں مختلف ابواب کے تحت نظموں کو تقسیم کیا گیا ہے، البتہ دعاؤں اور مناجات کا وہ حصہ شامل اشاعت نہیں کیا جارہا ہے جو بعض اہل تعلق اور اہل خاندان کی فرمائش پر کہی گئیں، اور وہ تہنیتی اشعار جو بعض تقریبات کی مناسبت سے کہے گئے، ''صدائے دل'' کے عنوان سے یہ مجموعۂ نظم بھی انشاء اللہ سامنے آئے گا۔

www.abulhasanalinadwi.org

مخدوم ومکرم مولانا ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندویؒ نے اللہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اس مجموعۂ کلام کا نام "میزاب رحمت" تجویز کیا اور بیش قیمت مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔ عم محترم ومکرم مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہٗ نے اس کو ملاحظہ فرمایا اور تقریظ تحریر کی، عم محترم مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی مدظلہٗ نے بھی مفید مشوروں سے نوازا۔

برادر عزیز مولوی سید اسحاق حسینی ندوی مرحوم کی یاد خصوصیت سے اس وقت آرہی ہے جو اپنے ادبی وشعری ذوق کی بناپر کتابت شدہ اوراق کی تصحیح کا کام کررہے تھے، بڑی حد تک انہوں نے یہ ذمہ داری انجام بھی دے دی تھی کہ ان کا سانحہ ارتحال پیش آگیا، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دامن عفو میں جگہ دے۔ اللہ جزائے خیر دے محب مکرم ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صاحب صدیقی (ندوۃ العلماء لکھنؤ) اور برادر عزیز مولوی بلال عبدالحی حسنی سلمہٗ اللہ کو کہ انہوں نے بقیہ کی تصحیح کا کام انجام دیا۔ ہم ان سب دوستوں کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے جمع وترتیب اور طباعت واشاعت کے مرحلہ میں کسی بھی طرح کا تعاون دیا، ان میں خصوصیت سے مولوی نعیم الرحمٰن صدیقی ندوی (مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ) اور مولوی محمد نفیس خاں ندوی (دارعرفات رائے بریلی) قابل ذکر ہیں، ان کو ان کے اس تعاون کا بہتر صلہ اللہ تعالیٰ ہی عطا فرمائے گا۔

یہ مجموعۂ کلام پیش کرتے وقت سب سے زیادہ مخدوم گرامی، مربی جلیل اور ہم سب کے سرپرست حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی نور اللہ مرقدہٗ کی آرہی ہے، جو نہ صرف اس کی طرف توجہ دلاتے رہے بلکہ بار بار تقاضا فرماتے رہے، اور یہ بھی فرماتے کہ ہم اس پر مقدمہ لکھیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے، صاحب کلام انہی کے پروردہ، عزیز ترین بھانجہ اور لائق ترین شاگرد تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس مجموعۂ کلام کو قبول فرمائے اور نافع بنائے۔

محمد حمزہ حسنی

۴ر رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ — دائرہ شاہ علم اللہ، تکیہ کلاں، رائے بریلی

www.abulhasanalinadwi.org

عزیزی محمد ثانی مرحوم☆

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

مجھے جنوری ۱۹۸۲ء کے آخری ہفتہ میں بعض اہم مجالس کی شرکت کے لئے حجاز مقدس کا سفر کرنا پڑا، ۱۵ر فروری ۱۹۸۲ء کو جب لکھنؤ واپسی ہوئی تو وہ اہم خاندانی حادثہ پیش آیا جس نے دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا۔ میری مراد خواہر زادہ عزیز، قوت بازو اور فخر خاندان مولوی سید محمد ثانی حسنی مدیر ''رضوان'' و مصنف ''سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی'' اور ''حیات خلیل'' کی وفات کے اندوہ ناک حادثہ سے ہے جو ۱۶ر فروری کو ایسے حالات میں پیش آیا جس نے دل و دماغ کے تأثر کو اور زیادہ شدید و عمیق کر دیا۔

خواہر زادہ عزیز ہمارے خاندان کی بہترین روایات اور خصوصیات کے حامل تھے۔ وہ عالم مصنف، شاعر مؤرخ و ماہر انساب، ماہر فرائض (علم میراث) ذاکر شاغل، اور ایک دلآویز شخصیت کے حامل تھے، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی ان پر خصوصی عنایت و شفقت تھی، اور ان کی طرف سے ان کو اجازت حاصل تھی، تبلیغی و اصلاحی ذوق و جذبہ میں وہ امتیاز رکھتے تھے، دارالعلوم ندوۃ العلماء اور مدرسہ مظاہر علوم دونوں سے استفادہ کیا تھا، اور دونوں کی تعلیم کے اثرات و خصوصیات کے جامع تھے۔ مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے ساتھ خاص رفاقت اور سفر و حضر میں معیت رہی تھی اور ان کا اعتماد حاصل تھا، ضلع میں وہی دعوتی و اصلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، اور عوام سے وہ رابطہ رکھتے تھے، جو ہم افراد خاندان میں سے کسی کو حاصل نہ تھا......، اسی

☆ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تحریر ''کاروان زندگی حصہ دوم سے ماخوذ ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

کے ساتھ وہ بڑے ہر دل عزیز، مرنجاں مرنج اوران دینی وعلمی خصوصیات کے ساتھ بڑی انتظامی صلاحیت کے مالک، معاملہ فہم، مستعد وکارگزار تھے، امید تھی کہ خاندان کا روحانی واصلاحی سلسلہ جو عرصہ سے ٹوٹ چکا ہے ان کے ذریعہ سے پھر استوار ہوگا۔

جہاں تک میرا تعلق ہے افرادِ خاندان میں سفر وحضر میں سب سے زیادہ ساتھ انہیں کا رہا۔ ۱۳۶۶ھ (۱۹۴۷ء) کے سفر حج میں ان کی جیسی رفاقت رہی اورانہوں نے جس سعادت، بے نفسی، اور صلاحیت کا ثبوت دیا، اس کا ذکر کاروان زندگی باب دوازدہم ۱۲ (حصہ اول) میں تفصیل سے گذر چکا ہے، میں نے رسالہ رضوان کے "مولانا محمد ثانی حسنی نمبر" میں اپنے مضمون "عزیزی مولوی محمد ثانی مرحوم" چند یادیں چند نقوش" میں جو کچھ لکھا اس کا ایک اقتباس یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

"اس بات کے سارے آثار وقرائن موجود تھے کہ عزیزی محمد ثانی مرحوم میرے حادثہ وفات پر (جو ایک نہ ایک دن پیش آنے والا ہے) اپنے نقوش اور تأثرات لکھیں گے۔ اور وہ ان کے غیر معمولی تعلق، سفر وحضر کی طویل رفاقت، جزئیات زندگی، مزاجی خصوصیات اور حوادث وسوانح سے اس واقفیت کی بنا پر جو خود افراد خاندان اور قریبی عزیزوں میں کسی کو حاصل نہیں، سب سے زیادہ قابل اعتماد وتاریخی دستاویز ہوگی، اور وہی حقیر زندگی کا آئینہ کہ ان عزیزوں اور بزرگوں سے قطع نظر جن کے واقعات زندگی اور حالات وکمالات کے وہ چشم دید گواہ تھے۔ خاندان کی تاریخ بزرگوں کی وفیات اور خاندانی انساب سے ان سے زیادہ کوئی واقف نہ تھا، اور مجھے اپنے علمی وتاریخی کاموں میں بالخصوص "سیرت سید احمد شہید" اور "حیات عبدالحی" کے سلسلہ میں ان سے بار بار رجوع کرنا اور مدد لینا پڑتا تھا، اور ہر مرتبہ ان کے وسیع معلومات، تاریخی شعور اور تحقیقی ذوق پر حیرت ہوتی تھی۔ لیکن خدا کی قدرت اور اس کی شان استغناء ہے کہ ان سارے آثار وقرائن اور عمر کے اس تفاوت کے باوجود جو دس گیارہ سال سے کم نہ تھا، آج مجھے ان کے بارے میں لکھنا پڑ رہا ہے اور اس موقع پر بے اختیار قدیم عرب شاعر اور اپنے ہم نام ابوالحسن التہامی کا وہ مصرعہ یاد آرہا ہے جو اس کے اس دل دوز قصیدے میں آیا ہے، جو اس نے اپنے جواں مرگ بیٹے کے مرثیہ میں کہا ہے اور اس کا

www.abulhasanalinadwi.org

شمار عربی کے موثر ترین مرثیوں میں ہوتا ہے، قصیدہ کا مطلع ہے۔

حکم المنية في البرية جار ما هذه الدنيا بدار قرار

(موت کا قانون پوری مخلوق پر جاری اور ساری ہے، حقیقت میں یہ دنیا بقاو استقرار کی جگہ نہیں ہے)

اس قصیدہ میں وہ اپنے لخت جگر کو خطاب کر کے کہتا ہے۔

فسبقتني وابوك في المضمار

(ہم تم دونوں ایک ہی میدان کے راہی تھے تم نے پیش قدمی کی اور منزل پر پہونچ گئے اور تمہارا باپ ابھی سرگرم سفر ہے)"

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب ؒ کو ان کی وفات کا علم اسی دن مدینہ طیبہ میں ہوگیا جس دن یہ واقعہ پیش آیا۔ حضرت نے میرے نام ایک مفصل وطویل تعزیت نامہ لکھا جس کے لفظ لفظ سے آپ کے گہرے تأثر اور عمیق تعلق کا اظہار ہوتا ہے، اور علمائے کبار اور بزرگوں کے تعزیت ناموں میں یہ تعزیت نامہ امتیازی شان رکھتا ہے (۱) سے تعزیت نامہ حضرت شیخ کی اس سوانح میں جو میرے قلم سے ان کی وفات کے چند مہینے بعد نکلی بلفظہٖ منقول ہے۔

ملاحظہ ہو :

المخدوم المکرّم حضرت الحاج علی میاں صاحب زادمجدکم

بعد سلام مسنون، کل ۱۶/فروری ۱۹۸۲ء کو ظہر کی نماز کے بعد عزیزی مولوی حبیب اللہ نے حادثۂ جانکاہ کی خبر سنائی کہ ظہر سے پہلے جبکہ میں سو رہا تھا، نور ولی صاحب کا ملازم آیا، اور یہ خبر بتا گیا کہ آج ساڑھے گیارہ بجے دن میں "محمد ثانی حسنی" کا انتقال ہوگیا۔ "انا لله وانا اليه راجعون" اللّٰهم اجرنا في مصيبتنا وعوضنا خيراً منها لله ما أخذ وله ما أعطى وكل شيئٍ عنده بمقدار"

(۱) افسوس ہے کہ تقریباً تین مہینہ کے فرق سے یکم شعبان ۱۴۰۲ھ (۲۴/مئی ۱۹۸۲ء) کو خود حضرت شیخ کی وفات کا واقعہ پیش آیا، اور ہم سب اہل تعلق نے یتیمی کی سی کیفیت محسوس کی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمة الابرار الصالحين والعلماء الربانيين والمصلحين.

www.abulhasanalinadwi.org

إن العينَ تدمَع والقلب يحزن ولا نقول الا ما يُرضِي ربنا وانا بفراقك يا محمد لمحزونون.	آنکھ نمناک ہوتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے، مگر ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب کو راضی کرے، اور ہم اے محمد تمہاری جدائی پر غمزدہ ہیں۔

علی میاں!

حضرت امام شافعیؒ کا وہ شعر یاد آرہا ہے جو انہوں نے حضرت امام عبدالرحمٰن بن مہدی کو ان کے صاحبزادے کی تعزیت میں لکھا تھا:

إنّي معزّيک لا انی علیٰ ثقة　　من الحياة و لكن سنّة الدين

(میں تم سے تعزیت دین کی پیروی میں کر رہا ہوں، نہ کہ اس یقین پر کہ مجھے زندگی کا بھروسہ ہے)

فما المعزّى بباق بعد ميته　　ولا المعزّي و لو عاشا إليٰ حين

(کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ وفات پا جانے والے کے بعد جن سے ان کی تعزیت کی جارہی ہے نہ وہ باقی رہنے والے ہیں اور نہ تعزیت کرنے والے ہی کو بقاء ہے، اگرچہ ایک مدت تک زندہ رہے)

علی میاں!

حادثۂ جانکاہ کی خبر سن کر دل پر کیا گزری بیان نہیں کرسکتا، ادھر آپ کی پیرانہ سالی اور پے در پے حادثات کا تسلسل اور بھی موجب رنج وقلق ہے، مگر محض رنج وقلق سے نہ تو جانے والے کو فائدہ، نہ رہنے والے کو سکون۔ میں نے تو خبر سنتے ہی اپنے دستور کے موافق دوستوں کو ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی تاکید شروع کردی کہ میرے یہاں اصل یہی تعزیت ہے۔ اور اس کے بہت سے واقعات میری ''آپ بیتی'' میں بھی گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اجر جزیل عطا فرمائے، اور پسماندگان کو خصوصاً آپ کو صبر جمیل۔

اس وقت رہ رہ کر عزیز مرحوم کی خوبیاں اور باتیں یاد آرہی ہیں، اور آپ کا

www.abulhasanalinadwi.org

خیال بھی بار بار آ رہا ہے آپ پر کیا گزر رہی ہوگی!

قربان جایئے نبی کریم ﷺ پر کہ ہر حرکت و سکون کے اعمال کو ہمارے لئے بیان فرما گئے، اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان صحابہؓ و محدثینؒ کو جو ان سب چیزوں کو محفوظ فرما گئے۔ اس وقت بھی حضور اقدس ﷺ کا ایک تعزیتی مکتوب جو حضرت معاذ بن جبلؓ کو لکھوایا تھا نقل کر رہا ہوں، حضرت معاذؓ کے ایک صاحبزادہ کا انتقال ہوگیا، اس پر آپ ﷺ نے یہ مکتوب مبارک لکھوایا:

من محمد رسول الله إلى معاذ بن جبل، سلام الله عليك، فإنّي أحمد الله الذي لا إله إلا هو. أما بعد! فعظّم الله لك الأجر و ألهمك الصبر، و رزقنا و إياك الشكر، ثم إن أنفسنا و أموالنا و أهالينا و أولادنا من مواهب الله عزوجل الهنيئة، و عواريه المستودعة، متّعك الله به في غبطة و سرور و قبضه بأجر كبير، الصلوٰة و الرحمة و الهدى إن احتسبته.

اللہ کے رسول محمد (علیہ الصلاۃ والسلام) کی طرف سے معاذ بن جبل کے نام، اللہ کا سلام ہو تم پر۔

پہلے اس اللہ کی تم سے حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(بعد ازاں دعا کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ تم کو اس صدمہ کا اجر عظیم دے اور تمہارے دِل کو صبر عطا فرمائے، اور ہم کو اور تم کو نعمتوں پر شکر کی توفیق دے، حقیقت یہ ہے کہ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور ہمارے اہل و عیال یہ سب اللہ تعالیٰ کے مبارک عطیے ہیں، اور اس کی سونپی ہوئی امانتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے جب تک چاہا خوشی اور عیش کے ساتھ تم کو اس سے نفع اٹھانے اور جی بہلانے کا موقع دیا، اور اب اس امانت کو اٹھالیا، اس کا بڑا اجر دینے والا ہے۔ اللہ کی خاص نوازش اور اس کی رحمت اور اس کی طرف سے ہدایت کی تم کو بشارت ہے، اگر تم نے اپنے ثواب اور رضائے الٰہی کی نیت سے صبر کیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

يا معاذ! فاصبر و لا يحبط جزعك أجرك فتندم على ما فاتك و اعلم ان الجزع لا يرد ميتا و لا يرفع حزنا فليذهب أسفك على ما هو نازل بك فكان قد.

والسلام

پس اے معاذ! ایسا نہ ہو کہ جزع فزع تمہارے اجر کو غارت کردے۔ اور پھر تمہیں ندامت ہو، اور یقین رکھو کہ جزع فزع سے کوئی مرنے والا واپس نہیں آتا، اور نہ اس سے دل کا رنج و غم دور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم نازل ہوتا ہے وہ ہو کر رہنے والا ہے بلکہ یقیناً ہو چکا ہے۔

اور یہ حدیث مشہور ہے ہی :

ما يزال البلاء بالمؤمن و المؤمنة في نفسه و ولده و ماله حتى يلقى الله تعالىٰ و ما عليه خطيئة.

مومن مرد و عورت برابر جان و مال اور اولاد میں مصیبت سے دوچار ہوتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتے ہیں کہ ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

پھر :

اشدّ الناس بلاءً الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل، يبتلى الناس على قدر دينهم فمن ثخن دينه اشتد بلاءه، و من ضعف دينه، ضعف بلاءه، وإن الرجل ليُصبيبهُ البلاء حتى يمشي في الأرض ما عليه خطيئةٌ.

سب سے زیادہ مصیبتوں سے انبیاء کو دوچار ہونا پڑتا ہے، پھر جو ان کے جتنا قریب ہوتا ہے، لوگوں کی آزمائش ان کے دین کی مناسبت سے ہوتی ہے، جس کا دین مضبوط ہوتا ہے، اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، جس کا دین کمزور ہوتا ہے، اس کی آزمائش بھی ہلکی ہوتی ہے، اور آدمی برابر مصیبت میں مبتلا رہتا ہے، حتی کہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہ جاتا۔

یہ بھی آپ کے اور آپ کے اہل خاندان کے حسب حال ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اپنی بیماری اور معذوری میں یہ مختصر خط لکھوادیا ہے، اسی کو عزیز مرحوم کی والدہ، اہلیہ، اور بچوں کو بھی پڑھوادیں اور اپنے دیگر اعزہ کو بھی ہر ایک کو الگ الگ لکھوانا میرے لئے اس حال میں بہت مشکل ہے۔ اخیر میں اس بدوی کے دو شعروں پر ختم کرتا ہوں، جو اس نے حضرت عباسؓ کو بطور تعزیت سنائے تھے :

اصبر نكن بك صابرين فإنما   صبر الرعية بعد صبر الرأس

(آپ صبر کیجئے تو ہم بھی آپ کی اتباع میں صبر کریں گے، کیوں کہ رعایا اسی وقت صبر کرتی ہے جب بادشاہ صبر سے کام لے۔)

خير من العباس أجرك بعده   والله خيرٌ منك للعباس

(حضرت عباسؓ کے انتقال کے بعد آپ کا اجر زیادہ باعث خیر ہے۔ اور حضرت عباسؓ کے مقابلہ میں آپ کے لئے اللہ زیادہ بہتر ہے۔)

عزیز حمزہ اس کی والدہ اور عزیز انم محمد رابع، محمد واضح، مولانا معین اللہ صاحب، مولوی سعید الرحمٰن صاحب اور دیگر اعزہ سے سلام مسنون کے بعد مضمون واحد"۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، مدینہ طیبہ

۱۷ر فروری ۱۹۸۲ء (۱)

(۱) سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی ص ۱۶۹-۱۷۴۔ مطبوعہ مکتبہ اسلام، لکھنؤ۔

www.abulhasanalinadwi.org

مقدمہ

مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندویؒ☆

جو لوگ میری طرح ناواقف ہیں ان کو یہ خیال ہوگا کہ مولانا محمد ثانی مرحوم کی طبیعت موزوں تھی، نعت و مناجات کے اشعار کہا کرتے تھے، لیکن بات صرف اسی قدر نہیں، ان کی طبیعت میں بلا کی روانی تھی، جوش تھا، احساسات کا ابال تھا جو شعر بن کر ان کی زبان سے نکلا کرتا تھا۔ جاحظ نے بڑی پتے کی بات کہی جب ان سے پوچھا گیا کہ شعر کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا "**شئ یجیش فی صدری و یلفظه لسانی**" (ایک چیز میرے سینے کے اندر کھولتی ہے اور زبان اس کو باہر پھینک دیتی ہے۔) مولانا محمد ثانی رحمۃ اللہ کے سینے میں جو دردمند دل تھا اس کا خمیر ایمان سے اٹھا تھا، انہوں نے ایسے ماحول میں پرورش پائی جہاں اللہ کا نام رات دن لیا جاتا ہو، رسول اللہ ﷺ کا کلام جہاں سنا اور سنایا جاتا ہو، جہاں سنت کو زندہ رکھنے اور اس کی پیروی کرنے کا شوق بچوں سے لے کر بوڑھوں تک اور مردوں سے لے کر خواتین تک سب پر طاری ہو بلکہ سب کا حال بن گیا ہو، جہاں کی فضا میں دینی آداب کی پرورش ہوتی ہو، مولانا محمد ثانیؒ اسی ماحول میں پلے اور بڑھے۔ ان کا گھرانہ ایک چھوٹی سی بستی میں آباد ہے جس کے پہلو میں سئی نام کی ایک ندی بہتی ہے، اس ندی کو مولانا محمد ثانی کے خاندان کی سعی و جفاکشی کی داستان زبانی یاد ہے، شاہ علم اللہؒ کی بستی، حضرت سید احمد شہیدؒ کی پرورش گاہ اور بہتیرے اولیاء اللہ کے ذکر و وعظ سے ہمیشہ جگمگاتی رہی، اور ابھی کل کی بات ہے علم و

☆ سابق معتمد تعلیم ندوۃ العلماء لکھنؤ، سابق پروفیسر ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ

www.abulhasanalinadwi.org

تصوف کا عطر مجموعہ خاصان خدا کی دعاؤں کا مظہر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بستی اہل دل کے لیے رحمت کدۂ حق بنی ہوئی تھی، وہاں ایک نوجوان کی زندگی ہی نہیں بلکہ ہر سانس صدق واحساس اور ذکر الٰہی میں بسر ہوئی ہو اس کی شاعری معنی کے لحاظ سے، الفاظ کی نشست کے لحاظ سے، ردیف وقوافی کے برمحل اور بے ساختہ پن کے لحاظ سے اردو ادبیات میں ایک اضافہ ہے۔

مولانا محمد الثانی حسنی (ندوی مظاہری) رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۵۸ھ میں میرے ہم درس تھے، (میں نے غلط کہا، میں ان کا ہم درس تھا،) تعلیمی سفر میں ان کا کئی سال ساتھ رہا، مگر میں ان کا ہم سر نہیں تھا، وہ خاموش زبان، رواں طبیعت اور شروع سے ولی اللہ قسم کے آدمی تھے، سب کے ساتھ پڑھتے اور سب سے جدا، ایک کنارے کی سیٹ پر بیٹھتے، عبارت صاف اور صحیح پڑھتے، بہت مشکل سے مسکراتے، سنجیدہ باوقار زیادہ رہتے تھے، درجۂ پنجم جہاں میرا ان کا ساتھ تھا سال کے ختم ہوتے ہی یہ نوعمر بزرگ جن کی اس وقت تک داڑھی مونچھ نہیں نکلی تھی، نظروں سے غائب ہوگئے، جب ہم لوگ ساتویں درجہ میں پہنچے جس میں "تاریخ الأدب العربی" پڑھائی جاتی تھی، یہ حضرت بھی نمودار ہوئے، معلوم کیا: اتنے دنوں کہاں تھے؟ بتایا: وہ سہارنپور میں شیخ الحدیث مولانا زکریا قدس سرہٗ سے خصوصی استفادہ کررہے تھے، اسی زمانہ میں کسی نے بتایا کہ یہ حضرت شاعر بھی ہیں، تعجب ہوا کہ مولانا محمد ثانی اور شاعر، نہ اختر شماری کرتے، نہ دامن چاک، نہ گریباں پر کوئی شکن، نہ دامن پہ کوئی داغ، نہ خنجر پہ کوئی چھینٹ، شاعروں سے یہ دور، بیت بازی سے کنارہ کش، ہاں مصطفیٰ منفلوطی کے افسانے "العبرات" اور اسلامی مضامین "النظرات" پڑھا کرتے تھے، پڑھا ہی نہیں کرتے ان کتابوں کے پیچھے ان کی آنکھیں کمزور ہوگئیں، اور جب چہرے پر ریش سیاہ نمودار ہوئی عینک بھی لگ گئی، جو نعمتیں پائیں وہ دوہری تھیں، نام محمد ثانی تھا، ہر نعمت اول کے ساتھ ثانوی بھی ملی۔ درجہ کے اعتبار سے نہیں عدد کے اعتبار سے کہہ رہا ہوں، سہارنپور میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مجاز ہوئے اور مدینہ مقدس میں حضرت تھانویؒ کے ایک خلیفہ (شاہ محمد موسیٰؒ) نے بلا طلب بلا طویل صحبت کے اجازت دی، آنکھ سے تاڑ اور دل پر اثر انداز ہوگئے، فارغ التحصیل ندوہ

www.abulhasanalinadwi.org

کے تھے، اور سہارنپور کے بھی، ذوق ادبی بھی تھا اور دینی بھی، حج بھی انہوں نے دو کیے۔

مولانا محمد منظور نعمانی علیہ الرحمہ نے اپنے ایک سفرِ حج میں ان کو اپنا رفیق بنایا، مولانا نعمانیؒ فرماتے تھے لکھا بھی ہے اور زبانی مجھ سے فرمایا بھی تھا کہ مکہ مکرمہ پہنچے طبیعت بسط کے بجائے قبض کی طرف مائل تھی، ایک روز ایک نوجوان کو درِ کعبہ سے چمٹا ہوا روتے بلکتے دیکھ کر دِل کا غبار دور ہو گیا اور طبیعت کو بسط حاصل ہو گیا، وہ نوجوان یہی مولانا محمد الثانی تھے، رحمۃ اللہ علیہما۔

اب ان کی شاعری کا حال سنیے! شاعری صرف طبیعت کی موزونی اور ڈھلے ڈھلائے مصرعوں کے زبان پر آنے کا نام نہیں ہے، یہ ایک کیفیت قلبی ہے، لہٰذا زبان سے وہی بات نکلتی ہے جو دِل میں ہوتی ہے، اور دِل میں انھی خیالات کی پرورش ہوتی ہے جو خارجی تعلیم وتربیت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ ایک شیعہ شاعر سے سنیے تو وہ صرف مراثی کے مضمون کو دہرائے گا کیونکہ بچپن سے جو تربیت ذہنی وفکری ہوئی ہے وہی دِل میں بیٹھ گئی، اور اسی کو زبان نے باہر پھینکا۔ ایک رند مزاج شاعر کے تصوّرات اس کی ہوسناکیوں کے تابع ہوتے ہیں، ہاں شراب مستثنیٰ ہے، کیونکہ یہ ایک رمز ہے، دِل کی مستی اور چیز ہے۔ اور دین سے تعلق، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور اس محبت کے ذریعہ مکارمِ اخلاق کی دعوت ایک خاص کیفیت کی متقاضی ہے، احادیث میں ابتہال، تضرّع، تواضع، اخبات کو سیرت کا آئینہ بتایا گیا ہے، مولانا محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نانی صاحبہ مخدومہ (والدہ صاحبہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ) اور خالہ صاحبہ مخدومہ سیدہ امۃ اللہ تسنیم صاحبہ (جو خواتین کے رسالہ ماہنامہ ''رضوان'' میں اپنے خواہر زادہ مولانا محمد الثانیؒ کے ساتھ شریک ادارت بھی ہوئیں) کی آغوش تربیت میں آنکھیں کھولیں جہاں سے مناجات، ابتہالات، دعوات وتضرّعات کی نعمت پورے خاندان میں تقسیم ہوئی ہے، مولانا محمد ثانی کی شاعری کا مرکزی مضمون یہی رہا۔(۱)

جن لوگوں کی طبیعت شعریت پر ڈھل چکی ہو انہوں نے دیوان پر دیوان

(۱) ان کا ''گلدستۂ حمد وسلام ومناجات'' گلدستہ کی شکل میں مکتبۂ اسلام سے شائع ہوا ہے، ایسی پیاری تعویذ میں نے نہیں دیکھی تھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

مرتب کر ڈالے، جب شاعری کا سوتا پھوٹتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے فوارے کا منھ کھل گیا ہے، لوگ رطب ویابس، فطری و مصنوعی ہر قسم کی شاعری کرنے لگتے ہیں، یہی سوتا مولانا محمد ثانی کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے، فرق یہ ہے کہ بہت سے پُر گو شاعر اس طرح شعر پر شعر کہتے جاتے ہیں جیسے پانی کا کوئی نل کہیں سے ٹوٹ گیا ہو اور اس کا منھ کھل گیا ہو۔ مولانا محمد ثانی کے یہاں بھی ایک جوش اور روانی ہے جیسے ''میزاب رحمت'' سے پانی تیزی کے ساتھ بہہ رہا ہو اور لوگ اللہ کی رحمت کا نمونہ دیکھ کر ایک ایک قطرہ کو اپنے ہاتھوں اور سروں اور دامنوں میں سمیٹ رہے ہوں۔ مولانا محمد ثانی نے حمد کے بے شمار اشعار کہے۔ مناجات اس طرح نظم کی کہ مدتوں کی سوکھی ہوئی آنکھیں بہنے لگیں، آسمان کی طرف لوگ دست دعا پھیلانے لگے۔ نعت کہی تو محبت اور فنائیت کا ایک سماں بندھ گیا۔ فلسطین کے زوال اور یہودیوں کے مظالم، ہندوستان میں جمشید پور، راوڑ کیلا کے مقتل پر اپنے تاثرات ظاہر کیے تو کوئی صاحب ضمیر ایسا نہیں ہوگا جس نے اپنے دل کو زخمی نہ پایا ہو، اور خاص بات یہ ہے کہ ان اشعار میں جو فلسطین اور دوسری مسلمانوں کی قتل گاہوں کے بارے میں نظم کیے گئے، ان کے اندر مرثیہ گوئی اور نوحہ خوانی کا انداز نہیں ہے بلکہ ان کے بین السطور میں اللہ کی قوتِ انتظام کی جھلک موجود ہے، عزم کی روشنی ہے، دین کے لیے جان دینے والوں کا ماتم نہیں ہے مگر نصرت خداوندی اور ان کی آزمائش اور اپنی کوتاہیوں کا احساس بڑھ جاتا ہے۔

مولانا نے ہر دینی موضوع پر قلم اٹھایا، عربی میں ایک ترکیب ہے ''هو مدفوعٌ إلـــى ذلك'' یعنی اندر سے کوئی طاقت دھکا دے رہی ہے اور کسی کام پر اس طرح آمادہ کر رہی ہے گویا آدمی اس کے سامنے مجبور اور بے بس ہے، مولانا محمد ثانیؒ کا کلام پڑھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ ان کی خواہش نہیں تھی بلکہ ان سے کہلایا گیا، ایک غیبی طاقت نے ان کو مجبور کیا، جب منقبت لکھنے پر آئے تو خلفائے راشدین سے لے کر عصر حاضر کے علماء تک کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا، ان کی بڑی معرکۃ الآراء، ولولہ انگیز نظمیں ''شہدائے بالاکوٹ'' کی داستان حمیت وغیرت پر مشتمل ہیں، سید

www.abulhasanalinadwi.org

احمد شہیدؒ، مولانا اسماعیل شہیدؒ، شہدائے بالاکوٹ پر ان کے اشعار بے ذوق سے بے ذوق آدمی کے اندر دین کا جوش، شجاعت و صداقت کی حمایت، اہل اللہ سے محبت اور ان کے کارناموں کی عظمت کا ایک طوفان برپا کر دیتے ہیں۔ شہدائے بالاکوٹ پر ان کی نظموں کا مجموعہ خود ایک مستقل دیوان کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اپنے شیخ حضرت مولانا محمد زکریا شیخ الحدیثؒ کی منقبت لکھی، اپنے ماموں جان رحمۃ اللہ علیہ (۱) کے حق میں دعائے خیر کا جو طوفان ان کے سینے میں دبا تھا اس کو اشعار میں بیان کیا، اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ایک بہت ہی دلآویز مناجات لکھی جو اس لائق ہے کہ ہماری بچیاں اور بیٹیاں اس کو بار بار پڑھیں، راتوں کو اٹھ کر تہجد کے بعد ان کا ورد کریں۔ ندوے کا ترانہ اور دوسرے مدرسوں کے ترانے اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کے اندر قوت بیانیہ، الفاظ کے استعمال کا سلیقہ، خوبصورت بندش کے ساتھ تمناؤں کو نظم کرنے کا ملکہ حاصل تھا، مجھے ایسا لگتا ہے کہ ترانوں میں جو طلبہ کی زبان سے کہلایا جاتا ہے کہ ہم ایسے ہیں ویسے ہیں وہ درحقیقت دعائیں ہوتی ہیں کہ اللہ مجھ کو ایسا بنادے۔ اور ایک قدم بڑھ کر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محمد ثانیؒ کی ذات خود اس ترانے کے اندر تیرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ان کی ذات نازش ملک وملت تھی، ان سے صبح وطن درخشاں تھی اور اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ تابش دیں تھے، نور یقیں تھے، حسن عمل تھے اور خلق حسن کے پیکر تھے، وہ مستِ نگاہ ساقی، بادہ کشِ صہبائے حرم تھے اور وہ سب کچھ تھے جس کی تمنا انہوں نے اہل مدارس کے لیے کی، دین کے علم حاصل کرنے والے طلبہ جو اس زمانے میں قال اللہ قال الرسول کی صدائیں بلند کر رہے ہیں وہ اس آواز کو باقی رکھنا چاہتے تھے، مولانا محمد ثانی اس دعا کے مستحق تھے کہ اللہ ان کو ایسا بنادے۔

محمد ثانی مرحوم کی شاعری فنی اور ادبی لحاظ سے ایک کہنہ مشق استاد فن کے کلام کا درجہ رکھتی ہے۔ یقین نہ آئے تو ان کی یہ نظم علامہ شبلی نعمانی کی کلیات میں رکھ دیجیے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکے گا کہ یہ علامہ شبلی کی زبان، فکر اور انداز بیان نہیں ہے۔

(۱) یعنی مخدوم و مربی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرہٗ

www.abulhasanalinadwi.org

رہنمایانِ ملت سے

قائدین ملک و ملت رہنمایان کرام
اک گزارش ہے مری آج آپ سے با احترام
کیا کروں مجبور ہوں میں عرض کرنے کے لیے
ہے زباں میری مگر ہے آرزوئے خاص و عام
آپ خود ملت کے دردو کرب سے بے چین ہیں
اس لیے اس کی بقا کا ہے نہایت اہتمام
غور کرنے کے لیے ہیں سیکڑوں ہی مسئلے
بے قرینہ ہوچکا ہے آج ملت کا نظام
ہے مزاج اس ملتِ مرحوم کا سب سے الگ
دوسری قوموں سے بالکل ہے جدا اس کا مقام
ہے مسلمانوں کی امت امتِ خیر الاُمم
اس کو حاصل ہے مبارک نسبتِ خیر الانام
ہے زباں پر جس کے ہر دم أشهد أن لا إله
رہ نہیں سکتا کبھی بھی وہ من و تو کا غلام
بھیک مانگے غیر سے بن کر گدائے بے نوا
مدتوں تک جو رہا ہے ساری قوموں کا امام
یہ ہے شاہیں اس کے حق میں خاکبازی مرگ ہے
کرگسوں کی زندگی تا حشر ہے اس پر حرام
کیا کہوں اس کی متاعِ دین و دانش لٹ گئی
کھو گئی تیغِ خودی اور رہ گئی خالی نیام
ملتِ اسلام کا اب کارواں بے میر ہے
لے قیادت کا علم بڑھ کر کوئی عالی مقام

www.abulhasanalinadwi.org

ہے ضرورت آج ملت کو کلیمؑ طور کی
جو بیانگ دہل اس کو لاتخف کا دے پیام
جو بھی کود ے آتش نمرود میں مثلِ خلیلؑ
اس کے ہی ہاتھوں میں ہوگی آج ملت کی زمام
حکمتیں بھی عام ہیں ہوش و خرد بھی عام ہے
اس کی کوشش چاہیے ہو "شیوۂ رندانہ عام"
زور حیدرؓ چاہیے اور فقر بو ذرؓ چاہیے
آج کی دنیا میں امت کا بنے گا جب ہی کام
ہے اگر پیش نظر پوری حقیقت آپ کے
کامرانی لے قدم میری دعا ہے صبح و شام
ہو مبارک آپ کا یہ مشورہ یہ اجتماع
اس مبارک کام کی برکت کو حاصل ہو دوام

ان کی نعتیں اور مسلمانوں کے زوال پر اور ان کی قتل گاہوں پر جو نظمیں ہیں وہ فنی لحاظ سے مکمل ہیں۔ ان کی ایک نظم "وداع رمضان" بھی ہے جو انہوں نے اپنے شیخ کے سہارنپور میں رمضان گزارنے کے موقع پر کہی تھی اس کا اپنا الگ رنگ ہے، نظم کا مطلع ہے۔

رحمتِ حق آئی قسمت ور چلے　　سجدہ ریزی کو خدا کے گھر چلے

اس نظم کے تین شعر اور سنتے چلیے:

نور سمٹا چاندنی پھیکی پڑی　　سر چھپانے کو مہ و اختر چلے
ماہ رحمت کے شب و روز و سحر　　ہر طرف تم نور برسا کر چلے

آخری دو شعر جن میں انہوں نے خواجہ میر دردؔ کے مشہور شعر کو شامل کیا ہے، جب شیخ کی مجلس میں پڑھے گئے تو آنکھیں اشک بار ہو گئیں، شیخ پر بھی ایک اثر تھا جو ظاہر ہو رہا تھا۔

اور بھی کچھ اور بھی کچھ اور بھی　　جانے کب در بند ساقی کر چلے

www.abulhasanalinadwi.org

ساقیا اب لگ رہا ہے چل چلاؤ　　جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

اللہ تعالیٰ کے انعامات اس گھر پر اب بھی قائم ہیں۔ دین کی پاسداری اور حقانیت، دین کی غیرت اور عقیدۂ توحید میں پختگی، رسول اللہ ﷺ سے روحانی وابستگی اور وہ محبت جو مطلوب ہے جس کے بغیر ہر عمل نامکمل اور ناقابل التفات ہے وہ ان سب کو ورثے میں ملی ہے، اللہ تعالیٰ اس ورثے کو قائم رکھے۔

محمود میاں سلمہٗ اللہ تعالیٰ اس لائق ہیں کہ ان کو حضرت مولانا سید محمود حسن حسنی لکھا جائے مگر میں اپنی طویل العمری کی بنا پر اور اپنے کلاس فیلو ہم عمر مولانا محمد ثانی کے نواسے کو ان کے مجرد نام سے یاد کر رہا ہوں، انہوں نے ایک بڑا کام کیا ہے، اپنے گھر کی دولت کو زیارت گاہ خاص و عام بنا دیا ہے۔ اس خانوادے کے موجودہ سر پرست مولانا سید محمد رابع حسنی، مولانا محمد واضح میاں، مولانا سید حمزہ حسنی سلمہٗ اللہ، مولانا سید عبد اللہ حسنی عزیزان مولوی جعفر و مولوی بلال، سبھوں کے چہرے ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر سیرت کا جمال سب میں یکساں ہے، ان کو دیکھ کر زبان و دل سے یہ دعا نکلتی ہے:

ع　داتا رکھے آباد اس دائم ترا میخانہ

غفر اللّٰہ لکَ یا محمد فقد سَبقْتَنا إلی جوارِ رحمةِ رَبِّکَ فطُوبیٰ لکَ حَیّاً و مَیّتاً، و بَارَکَ فی ذُرّیتِکَ و ألقَاهُم علی دین کُنتَ مُدَافِعاً عنهُ طُولَ حیاتِکَ۔

عبد اللہ عباس ندوی

www.abulhasanalinadwi.org

تقریظ

حضرت مولانا سیّد محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ☆

الحمد لله رب العالمین و الصلاۃ و السلام علیٰ سید الأنبیاء و المرسلین و خاتم النبیین محمد و علی آله و أصحابه أجمعین أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نطق کی جو صلاحیت عطا فرمائی ہے وہ ایسا قیمتی ذریعہ ہے اور مفید تر عطیہ ہے کہ جس سے انسان نہ صرف یہ کہ آپس میں ایک دوسرے کو اپنے مقصد سے واقف کرانے اور اپنی طلب کو اس کی اہمیت کے مطابق ظاہر کرنے کا کام لیتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اس کو اپنے احساسات کو بھی لفظ اور تعبیر کے ادب میں دلکش اور مؤثر بنا کر پیش کرنے کا موقع ملتا ہے جو انسان کی ایسی خصوصیت ہے کہ اس میں اس کو تمام مخلوقات میں امتیاز حاصل ہے۔ اسی کے ذریعہ انسان زندگی کے مخفی اور غیر معروف حالات کو معلوم کرنے اور ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اور دوسروں کو اپنے مخفی جذبات و احساسات سے واقف کراتا ہے، اور اس طریقہ سے زندگی کی ضرورتوں کی تکمیل کرتا ہے۔ اس میں انسان کی ذہانت اور اسی کے ساتھ انسان کے قلب کی تڑپ بھی اپنا اثر ڈالتی ہے، اور اس کے نتیجہ میں ایک کے دل و دماغ کی ترجمانی دوسرے کے دل و دماغ کے سامنے انجام پاتی ہے۔ اور انسان کی یہ صلاحیت جب بڑھ جاتی ہے تو انسان الفاظ کے ذریعہ اس اثر پذیری کے ساتھ کام لیتا ہے کہ تیر و تفنگ، جنگ و جدل سے بھی زیادہ سودمند ہوتا ہے اور وہ اپنے دل کی تڑپ کی ترجمانی کرتا ہے تو وہ دلوں کو ہلا کے رکھ دیتا ہے۔ اس مرحلہ میں اس کو اعلیٰ ذوق اور حسن ادا کی صلاحیت کی ضرورت

☆ ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ و نائب صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی (ریاض)

www.abulhasanalinadwi.org

پڑتی ہے۔ الفاظ کا انتخاب اور اظہار خیال کی اثر پذیری اور مخاطب کے فہم واحساس کی رعایت اس سلسلہ میں کارگر ثابت ہوتی ہے۔ اُس کا رخ جب انسانوں کی طرف ہوتا ہے تو ان کے دلوں کو اپنی طرف کھینچنے اوران کے دماغوں میں اپنی بات جاگزیں کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اور جب اس کا رخ اپنے پروردگار کی طرف ہوتا ہے تو حمد ومناجات اور منقبت رسول اللہ ﷺ کے گوہر ڈھلتے ہیں۔ اپنے رب سے مناجات اور اظہار مسکنت اس کی رحمت کو کھینچتا ہے اور انسان کے دکھ درد کو تشفی اور حساس غم کو مرہم نصیب ہوتا ہے اور پروردگار کی رحمت جو کہ بہانہ ڈھونڈتی ہے وہ متوجہ ہوتی ہے، احساسات اور اظہار کیفیت زبان واسلوب میں کشش اور تاثیر کے پیدا کرنے کی طالب ہوتی ہے اور اس کو اسلوب وتعبیر میں جاری وساری کرنے کی صلاحیت پروردگار کی طرف سے مرحمت بھی ہوجاتی ہے اور کلام انسانی مزین اور مؤثر بن جاتا ہے۔

انسان پر مختلف دور گزرے ہیں اور یہ دور بدلتے بھی رہتے ہیں وہ دور جسے انسان نے علم سے دوری اور جہالت میں گزارا اور وہ عہد جس میں انسان نے علمی ترقی کی اور تمدن کا فائدہ اٹھایا، ہر دور کی اپنی اپنی خصوصیت رہی۔ لیکن آغاز بے علمی کے دور سے ہوتا رہا اور بتدریج علم وتمدن تک پہونچتا رہا۔ دونوں طرح کے زمانوں میں انسان نے اپنے دلوں کے اثر کو ظاہر کیا اور دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ اختیار کیا۔ یہ ذریعہ اثر وطاقت کے ساتھ اپنی بات کہنے کا رہا اور اس کے اصناف کلام میں شعر وشاعری کو بھی موقع ملا۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا آغاز حمد ومناجات سے ہوا اور محبت کے اظہار میں بھی جلوہ گر ہوا اور جیسے جیسے تمدن آیا، زندگی کے دوسرے پہلوؤں میں بھی اس کو پھیلنے کا موقع ملا، یہی چیز شاعری کی تاریخ میں ظاہر ہوئی۔ اگر اس کلام شعری کے نمونے جمع کیے جائیں تو کتابوں کا ڈھیر لگ جائے اور ان سب کو پڑھنے کے لئے ایک عمر درکار ہو لیکن انسان کو اس ذخیرۂ معلومات اور اس کلام شعری سے دلچسپی زیادہ ہوتی ہے کہ جو خود اس کے احساسات وجذبات اور تصورات اور خواہشات سے مطابقت یا قربت رکھتا ہو۔ اسی لئے اپنے مزاج اور اپنے دلی تقاضے کے مطابق جو کلام ہو وہی اس کے لئے اچھی سوغات اور پر اثر تحفہ بنتا ہے۔

اس وقت ہمارے پیش نظر وہ کلام شعری ہے کہ جو ہمارے ملکی ماحول میں اور

www.abulhasanalinadwi.org

خاص اس دور میں جو گذشتہ صدی کے وسط سے کچھ قبل سے شروع ہو کر صدی کے اختتام سے قبل تک جاری رہا۔ یہ دور ہمارے ہندوستان کے لئے بڑا انقلابی دور تھا اور مسلمانوں کے لئے بڑا صبر آزما اور دل شکن دور تھا، اس میں مختلف اہل علم واہل ادب کی انجمن میں خاندان حسنی کے فرزندار جمند مولانا سیّد محمد ثانی حسنی بھی تھے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو حالات کے مطالعہ اور ان کے اثر کو محسوس کرنے کی اچھی صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے اپنی صلاحیت کو زبان وقلم کے ذریعہ ظاہر کیا، کہیں تو اپنے پروردگار سے اظہار عبدیت اور طلب حاجت کو شعری قالب میں پیش کیا اور کہیں اپنے محسنوں اور سرپرستوں کی پاسداری اور شکرگزاری کا حق ادا کیا۔ اور کہیں اپنے مشفقوں اور عزیزوں کی محبت وتعلق کا حق ادا کرنے کی کوشش کی اور کہیں دینی حمیت اور ملی جذبات کا اظہار کیا۔ اس طریقہ سے دلنواز اور پراثر ایک شعری مجموعہ اکٹھا ہو گیا۔ جس کو ان کے بڑے نواسہ سیّد محمود حسن حسنی ندوی سلّمہٗ نے موضوعات کی نوعیتوں کے فرق سے ترتیب دے کر قابل اشاعت بنایا (۱) اور اس طریقہ سے ایک قیمتی اور اثر انگیز گلدستۂ شعری تیار ہو گیا جس پر جن اہل ذوق اور اہل علم کی نظر پڑی انہوں نے اسے دلچسپی اور پسندیدگی سے دیکھا اور اس کی اشاعت کی ضرورت کی تصدیق کی تاکہ اس پر ضرورت شعری کے مشتملات جو اس عہد کے حساس مسلمانوں کی احساس وذوق سے مناسبت رکھتا ہے وہ اہل تعلق کے سامنے آسکے اور ان کی پسند اور طلب کے مطابق ان کو ایک لائق قدر تحفہ حاصل ہو سکے۔

اس مجموعہ شعری کو خود انہی کا قائم کردہ دارالاشاعت ''مکتبۂ اسلام''، انہی کے صاحبزادہ اور جانشین مولوی سیّد محمد حمزہ حسنی (ناظر عام ندوۃ العلماء لکھنؤ) کی توجہ اور سرپرستی میں اشاعت پذیر کر رہا ہے۔ جو اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی اشاعت کی فکر رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ قارئین کو اس میں اپنی پسند کا کلام حاصل ہو گا۔

(۱) عناوین اور موضوعات کی تعیین وترتیب میں عزیز موصوف نے برادر عزیز مولوی محمد واضح رشید ندوی سکریٹری رابطۂ ادب اسلامی وصدر شعبۂ عربی زبان وادب دارالعلوم ندوۃ العلماء سے جو صاحب کلام کے بھائی بھی ہیں رہنمائی لی۔ اور خواہرزادۂ عزیز مولوی سید محمد اسحاق حسینی سلّمہٗ نے بھی ان کو تعاون دیا جنہیں نہ صرف شعر وادب کا ذوق ہے بلکہ وہ شعر کہنے پر اچھی قدرت بھی رکھتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

برادر معظم مولانا سیّد محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ عالم دین، مصنف اور صحافی اور شاعر تھے، لیکن انہوں نے اپنی زندگی میں دعوت دین، بہبودیٔ ملت اور انسانی احساسات کے ساتھ لوگوں کی خدمت کا وطیرہ اختیار کر رکھا تھا۔ وہ اپنے سینہ میں دردمند دل رکھتے تھے اور مسلمانوں کے حالات زار پر نظر رکھتے تھے۔ انھیں حجاز مقدس میں حاضری کی کئی بار سعادت حاصل ہوئی جہاں بیت اللہ شریف کی حاضری اور حج وعمرہ کے موقعہ سے وہاں کے انوار سے ان کو قلب ونظر کی غذا ملی۔

اللہ نے ان کو ایسا مزاج عطا فرمایا تھا اور ایسا محبت رکھنے والا دل عطا کیا تھا کہ وہ اپنے خاندان کے بزرگ اور خورد سب سے محبت دل کی گہرائی اور اخلاص کے ساتھ کرتے، اس طریقہ سے وہ سب کو عزیز بن گئے۔ عمر زیادہ نہیں پائی، عمر کی چھٹی دہائی کو پورا نہیں کر سکے، لیکن جو عمر پائی وہ خدمت دین اور علم وادب میں گزاری، متعدد کتابیں تصنیف کیں اور دل کے تقاضوں کو اپنے حسن اخلاق سے اور اپنے کلام کی بلاغت سے پورا کیا۔

برادر معظم علیہ الرحمۃ کو شعر وشاعری سے تعلق کم عمری میں پیدا ہو گیا تھا۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہوئی تھی کہ وہ اپنی والدہ صاحبہ کے پھوپھا مولانا سیّد طلحہ حسنی ٹونکی جو لاہور کے اورنٹیل کالج میں پروفیسر تھے اور شعر فہمی اور شعر پسندی کا بڑا اچھا ذوق رکھتے تھے اور ان کو اپنے ذوق کو اپنے شاگردوں میں منتقل کرنے کا بھی بڑا ذوق تھا، بھائی صاحب نے ایک سال ان کی تربیت میں لاہور میں گزارا اور مولوی فاضل کا امتحان دیا اور دوسری طرف اپنے نانا مرحوم کی توجہ سے علم عروض سے بھی گہری واقفیت پیدا کی، ان کی علم عروض سے واقفیت نے ان کو شاعری کے راستہ پر بھی ڈال دیا لیکن یہ کہ انہوں نے شاعری کے راستہ میں ہر صنف کو نہیں اختیار کیا، صرف اس کی ضرورت وافادیت کے دائرہ ہی میں اپنی صلاحیت کا استعمال کیا۔

برادر معظم نے جو بڑا دردمند دل پایا تھا وہ دردمندی اپنے عزیزوں اور بچوں کے سلسلہ میں بہت نمایاں ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کلام شعری کی جو خصوصیت عطا فرمائی تھی وہ اس کے لئے آئینہ بن جاتی تھی۔ چنانچہ قریب ترین عزیزوں کے بچوں کی تہنیت میں انہوں نے اشعار کہے، جن کے مطالعہ سے ان کی محبت وتعلق کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کو حج کی سعادت حاصل ہوئی تھی تو مقامات مقدسہ میں ان کے جذبات

www.abulhasanalinadwi.org

میں جو حرکت پیدا ہوئی اس کو انہوں نے اپنے شعر کے قالب میں ڈھالا۔ اس سے بھی اس کا پتہ چلتا ہے۔ ان کے حج کے بعد مجھے جب حج کی سعادت حاصل ہوئی تو انہوں نے مجھے ایک منظوم خط بھیجا جس میں نہ صرف یہ کہ پیغام واظہار خیال تھا بلکہ وہاں کے مقامات کے تذکرے کے ساتھ اپنے جذبات کی عکاسی بھی تھی۔ مثلاً انہوں نے اظہار کرتے ہوئے کہا۔

میرے عزیز بھائی تم کو سلام پہونچے　　بعد از سلام میرا تم کو پیام پہونچے

☆ ☆ ☆

اس وقت تم جہاں ہو وہ ہے مقام رحمت　　مینھ کی طرح برستی ہے صبح و شام رحمت
ہے ایک کام تم سے میرا اگر کرو تم　　بھولوں نہ عمر بھر میں گر احسان کرو تم
مجھ کو بھی یاد رکھنا شام و سحر دُعا میں　　کعبہ کے پاک در پر، عرفات میں منیٰ میں

آگے کہتے ہیں۔

للہ میری جانب سے بھی طواف کرنا　　آنسو جو چند نکلیں نذر غلاف کرنا
ہوگا نویں کو عرفہ رحمت کا روز ہوگا　　قلب و زباں میں پیدا جب درد و سوز ہوگا
تم بے قرار ہو کر سجدہ میں جب پڑے ہو　　پہلو بدل رہے ہو مبہوت سے کھڑے ہو
اشکوں سے بھیگ جائیں جب حاجیوں کے دامن　　ایسی جھڑی لگی ہو بھادوں ہو کہ ساون
چیخوں سے اپنی حاجی تھرا دیں جب فضا کو　　جب رحم آئے سب پر بے ساختہ خدا کو
ایسے ہی پیارے عالم میں مجھ کو بھی یاد رکھنا　　ذکر و دُعا سے للہ مجھ کو بھی شاد رکھنا

یہ چند اشعار اس سلسلہ میں کہی ہوئی نظم سے لئے گئے ہیں۔ جن میں بے ساختگی اور برجستگی اور احساس و تصور کی کامیاب تصویر کشی محسوس کی جاسکتی ہے۔

دینی جذبات کو مؤثر اور برجستہ اسلوب میں بیان کرنے میں اچھے خاصے کامیاب ہیں، اس کو ان کی مناجات میں بھی بخوبی دیکھا جاسکتا ہے:

خداوندا میں سرتاپا خطا ہوں　　اسیر پنجۂ حرص و ہوا ہوں
حقیر و خاکسار و بے نوا ہوں　　برا ہوں پر تیرے در کا گدا ہوں

الٰھی لا تعذبنی فانی
مقر بالذی قد کان منی

www.abulhasanalinadwi.org

الٰہی تو رحیم بے کساں ہے　　الٰہی تیری رحمت بے کراں ہے
الٰہی تو ہی خلاق جہاں ہے　　الٰہی تجھ پہ صدقہ دل و جاں ہے

الٰھی لا تعذبنی فإنی

مقر بالذی قد کان منی

آگے بڑھ کر کہتے ہیں :

سوا تیرے نہیں ہے کوئی میرا　　میری جاں بھی ہے تیری دل بھی تیرا
سیہ بختی نے آکے دل کو گھیرا　　ہے اُف سایہ گناہوں کا گھنیرا

الٰھی لا تعذبنی فإنی

مقر بالذی قد کان منی

آخر میں کہتے ہیں :

بقا تجھ کو ہے حاصل میں ہوں فانی　　ترے قبضے میری زندگانی
ندامت سے ہوں یارب پانی پانی　　خدایا میں تیرا بندہ ہوں ثانی

الٰھی لا تعذبنی فإنی

مقر بالذی قد کان منی

حمد و مناجات میں ان کی نظمیں متعدد ہیں۔ حمد کی ایک نظم کے یہ چند اشعار نمونے کے طور پر پیش ہیں:

خداوند قدوس عالم پناہ　　تیری سلطنت تیرے مُلک وسپاہ
تو ہے مالک الملک ویوم الیقین　　تجھی کو ہے زیبا جلال وجاہ

☆ ☆ ☆

تیرے در کے سائل نبی و ولی　　ہیں محتاج تیرے گدا اور شاہ
جسے چاہے پہنائے عزت کا تاج　　جسے چاہے دکھلائے ذلت کی راہ

☆ ☆ ☆

یہ جنگل بیاباں یہ کوہ و دمن　　پہاڑ اور صحرا یہ آب وگیاہ
چرند و پرند اور جن و بشر　　تیرے ملک میں ہر سپید وسیاہ
چمن کے گل و لالۂ ونسترن　　زمیں آسماں اور یہ مہر وماہ

☆ ☆ ☆

ہمالہ کی چوٹی پہ تیری نظر　　سمندر میں موتی پہ تیری نگاہ

آگے کہتے ہیں:

نہیں کوئی معبود تیرے سوا　　زباں بھی مقر اوردل بھی گواہ
یہ نغمہ، تبسم ہنسی قہقہے　　چھپا دل کا غم زباں کی کراہ
تو سنتا ہے سب عالم الغیب ہے　　تو سب کا ہے مالک سب کا الٰہ
کرم کر الٰہی میرے حال پر　　سراپا خطا ہوں مجسم گناہ

اورآخر میں کہتے ہیں :

میں ثانی تیرا بندہ ٔ کمتریں　　میں رکھتا تیری رحمتوں پر نگاہ

اورنعت کے سلسلہ میں ان کے چند اشعار بطور نمونہ پیش ہیں :

دلبر وخوشتر نازک پیکر　　گوہر و اختر زیبا منظر
جسم مزکی روح مُطَہَّر　　روئے منور زلف معنبر
خلق کے سرور رحمت داور　　شافع محشر ساقیٔ کوثر
جس کے ثنا قرآن کے اندر　　”انا اعطیناک الکوثر“
جس کے قدم سے صحرا گلشن　　جس کی نظر سے خار گل تر
کفر کے پربت بن گئے رائی　　اُن کو لگائی ایسی ٹھوکر

آگے کہتے ہیں :

ذکر سے اس کے دل کو سکینت　　روح بھی شاداں لب بھی معطر
ذکر خدا کے بعد یقیناً　　ذکر ہے اس کا سب سے بہتر
ذکر مبارک ورد زباں ہو　　لحظہ بہ لحظہ دن بھر شب بھر

صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم

مختلف موضوعات پرانہوں نے اپنے قلبی تأثر اوراپنے ایمانی تصورکو شستہ اور مؤثر انداز کلام میں پیش کیا ہے۔ حمد ومناجات، نعت ومنقبت اور ملت کے حالات کے پیش نظران کے دل میں جو جذباتی کیفیت ابھرتی تھی اس کو بھی مختلف عنوانات سے خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ دینی مدرسوں کے لئے ترانے بھی لکھے ہیں جوان

www.abulhasanalinadwi.org

مدرسوں میں اختیار کیے گئے ہیں۔ان میں ندوۃ العلماء لکھنؤ کے لئے ترانہ انہوں نے کہا وہ آب دار موتی کی طرح نظر آتا ہے جس کا بند ہے:

ہم نازش ملک وملت ہیں ہم سے ہے درخشاں صبح وطن
ہم تابش دیں، ہم نور یقیں، ہم حسن عمل، ہم خُلق حسن

ہم مست نگاہ ساقی ہیں ہم بادہ کشِ صہبائے حرم
ہم نغمہ اہل قلب و زباں ہم ذہن رسائے اہل قلم
ہم عزم جواں ہر لمحہ دواں رکھتے ہیں ہمیشہ آگے قدم
ہم آب گوہر، ہم نور سحر، ہم باد بہاری ابر کرم

ہم نازش ملک وملت ہیں ہم سے ہے درخشاں صبح وطن
ہم تابش دین، ہم نور یقین، ہم حسن عمل، ہم خلق حسن

اس ترانے کے مختلف بند میں مختلف صفات اور اعلیٰ کردار کی تصویر کشی کی گئی ہے اور اس میں الفاظ وبیان کے اندر فصاحت لفظ اور ترنم کا بڑا اچھا لحاظ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ اسلامی کالجوں، بعض تنظیموں اور مکاتب اسلامیہ کے لئے بھی ترانے کہے۔

اسی طرح اس مجموعۂ کلام میں مختلف موضوعات کہ جن کا قریبی تعلق صاحب کلام سے تھا، صاحب کلام نے اپنے احساسات اور تصورات کو پیش کیا ہے۔ بزرگ شخصیتیں جن سے انہوں نے استفادہ کیا یا ان سے قریبی تعلق رہا جیسے خود ان کے ماموں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اور شیخ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ اور خاندانی بنیاد پر اپنی والدہ صاحبہ، ماموں ڈاکٹر مولانا سید عبدالعلی صاحب اور اپنے قریبی بعض عزیز اور گذشتہ بزرگ دینی شخصیتوں میں جیسے حضرت سید احمد شہیدؒ اور مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ اسی طرح امت مسلمہ سے تعلق رکھنے والے واقعات کے تعلق سے قابل ذکر مقامات وحالات کو بھی اپنا موضوع بنایا۔اس طریقہ سے یہ مجموعۂ کلام ایک خوشنما دینی اور ملی ذاتی احساسات کی ترجمانی کرنے والا گلدستہ بن گیا ہے۔مولانا کی شاعری کی ایک خصوصیت یہ رہی ہے کہ انہوں نے صرف لطف ولذت کے حامل موضوعات کو نہیں اپنایا، غزل، یا بے ضرورت مدح سرائی یا محض لفاظی اور خودنمائی کے دائرہ سے اپنے کو الگ رکھا، صرف تعمیری اور اخلاق وانسانیت، ملّی اور دینی پہلوؤں تک ہی اپنی

www.abulhasanalinadwi.org

شاعری کو محدود رکھا، اور اس میں بھی ایسے موضوع جو عام طور پر خشک سمجھے جاتے ہیں، لیکن مولانا نے سنجیدہ موضوعات کی شاعری میں بھی جگہ جگہ غزل کے ساتھ مخصوص سمجھی جانے والی تراوٹ اور نزاکت کا لطف پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

میں اپنے ان چند الفاظ سے اس مجموعۂ کلام کے لئے اظہار قدر بھی کرتا ہوں اور اس کا گویا کہ مختصر سا تعارف بھی پیش کررہا ہوں۔ یہ میرے بڑے بھائی تھے، مجھے اُن کی بڑی شفقتیں بھی حاصل ہوئیں اور ان کے بلند کردار سے رہنمائی بھی ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کی زندگی کے جو علمی اور ادبی نقوش ہیں ان کو قبول فرمائے اور مفید بنائے اور ان کی دینی اور دعوتی جدوجہد کو اجر جزیل سے نوازے۔

برادر معظم رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو ہم سب کے شیخ و مربی خال مخدوم معظم حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے دیکھا اور پسند فرمایا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ اس کے کتاب کی صورت میں آنے پر وہ مقدمہ لکھیں گے لیکن کتاب کی اشاعت کا موقع ان کی زندگی میں نہیں آسکا، اس لئے مجھے ان کی خواہش کی ترجمانی کرنی پڑ رہی ہے۔ خدا کرے مجموعۂ کلام کے تعارف کا کچھ حق ادا ہوسکے۔ اس مجموعہ کلام پر برادر معظم رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق درس حضرت مولانا عبداللہ عباس صاحب ندوی نے ایک بیش قیمت مقدمہ تحریر کیا ہے، جس میں انھوں نے اس مجموعہ کلام کے متعلق اپنی قدردانی کا اظہار کیا ہے، ہم ان کے مشکور ہیں، اور ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ جن کا اس مجموعہ شعری کی ترتیب واشاعت کے مرحلہ سے گذرنے میں کسی طرح کا تعاون رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے۔ آمین!

محمد رابع حسنی ندوی

حال وارد

مرکز الشیخ ابی الحسن علی الندوی
جامعہ اسلامیہ قلندر پور، اعظم گڑھ(۱)

۱۰ر جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ
۱۷ر جولائی ۲۰۰۵ء

(۱) قائم کردہ مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی صاحب

www.abulhasanalinadwi.org

محمد

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں کوئی معبود تیرے سوا

خداوند قدوس و عالم پناہ   تری سلطنت تیرے ملک و سپاہ
تو اللہ و رحمٰن و والی رحیم   بڑی محترم ہے تری بارگاہ
تو ہے مالک الملک و یوم الیقیں   تجھی کو ہے زیبا جلال اور جاہ
الٰہی تو ہے صاحب کن فکاں   ترے اک اشارہ پہ عالم تباہ
ترے در کے سائل نبی وولی   ہیں محتاج تیرے گدا اور شاہ
جسے چاہے پہنائے عزت کا تاج   جسے چاہے دکھلائے ذلت کی راہ
جسے چاہے دے رزق تو بے حساب   جسے چاہے کر بھوک سے تو تباہ
تری رحمتوں کا ہے گننا محال   ہے عاجز دماغ اور قاصر نگاہ
یہ جنگل بیاباں یہ کوہ و دمن   ہوا اور خطے بے آب و گیاہ
چرند و پرند اور جن وبشر   ترے ملک میں ہر سپید و سیاہ
چمن کے گل و لالہ ونسترن   فضا، آسماں اور یہ مہرو ماہ
یہ شرق اور غرب و شمال و جنوب   ہے ہر سمت و ہر جا تری جلوہ گاہ
ہمالہ کی چوٹی پہ تیری نظر   سمندر میں موتی پہ تیری نگاہ
ہدایت ضلالت ترے ہاتھ میں   تو گمراہ کر یا دکھا نیک راہ
ہیں تیرے ہی قبضہ میں موت وحیات   ترے آگے مجبور ہیں کج کلاہ
تری رحمتوں کی نہیں انتہا   عذاب و عقاب ایسا تیری پناہ
ترے فکر میں، ذکر میں، یاد میں   ہے پوشیدہ تسکینِ قلب و نگاہ
نہیں کوئی معبود تیرے سوا   زباں بھی مُقر اور دل بھی گواہ

www.abulhasanalinadwi.org

یہ نغمے تبسم، ہنسی، قہقہے — چھپا دل کا غم اور زباں کی کراہ
تو سنتا ہے سب عالم الغیب ہے — تو سب کا ہے مالک تو سب کا اِلٰہ
ہیں تیرے نبی سَرور کائناتؐ — ہے خاکِ شفا آپ کی گردراہ
ہوں لاکھوں درود اور لاکھوں سلام — فدا آپ پر انس و جاں مہر و ماہ
دکھائی ہمیں راہ اسلام کی — وہی راہ جنت کی ہے شاہراہ
چلیں ہم ہمیشہ اسی راہ پر — تو تقویٰ کو میرا بنا زاد راہ
کرم کر الٰہی مرے حال پر — مجسم خطا ہوں سراپا گناہ
سن اے میرے مالک سمیع و بصیر — کہ اب لب پہ آئی مرے دل کی آہ
میں ہو جاؤں تیرے غضب کا شکار — سو اس کا تصور بھی ہے جانکاہ
مجھے دونوں عالم میں کر سرخرو — نہ کریاں ذلیل اور نہ واں رو سیاہ

بہت عام ہے تیرا رحم و کرم
ہے بندوں پہ شفقت کی تیری نگاہ

www.abulhasanalinadwi.org

پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

(حمد باری تعالیٰ مع اسمائے حسنیٰ)

اے خدا صاحب عزو جاہ و حشم	صاحب عرش و کرسی و لوح و قلم
بادشاہت تری کو بہ کو یم بہ یم	حمد تیری بیاں آج کرتے ہیں ہم
تیرے اللہ و رحمٰن ہیں پاک نام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

ہر جگہ ہر نفس تو ہی تو، تو ہی تو	ہے تری جستجو ہے تری گفتگو
دونوں عالم کو تو نے دیا رنگ و بو	تیرا جودو کرم سر بہ سر، کو بہ کو
اے خدا تیری رحمت جہاں میں ہے عام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو رحیم و مَلِک تیرے دونوں جہاں	سب پہ تیرا کرم سب پہ تو مہرباں
ہیں تصرف میں تیرے زمان و مکاں	تو عیاں، تو نہاں، تو یہاں، تو وہاں
تو ہے قدوس اور نام تیرا سلام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تیرے سب ہی مَلَک اور جن و بشر	مہر و ماہ و نجوم و فلک، بحر و بر
خارو گلہائے تر اور سب جانور	سال و ماہ و شب و روز و شام وسحر
تو ہے سب کا خدا سب ہیں تیرے غلام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تیرے اہل عرب تیرے اہل عجم	تیرے فاقہ کش و اہل دام و درم
تیرے آگے سبھی سر کو کرتے ہیں خم	فضل سب پر ترا ہر نفس، ہر قدم
تو ہے مومن، مُہَیمِن بھی تیرا ہے نام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

اے خدا تو عزیز اور جبار ہے متکبر ہے تو اور ستار ہے
تو ہے خالق تجھے خلق سے پیار ہے تو ہے باری مصور ہے غفار ہے
تیرے قہّار و وہّاب و رزّاق نام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تیرا قہار نام تیرا وہاب نام تیرے در کے گدا ہیں خواص و عوام
تیرا رزاق نام رزق تیرا ہے عام رزق دیتا ہے تو خلق کو صبح و شام
نام لیتے ہیں ہم کرتے ہیں اہتمام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تجھ کو فتاح کہتے ہیں اہل نظر نام سے تیرے کھلتا ہے ہر بند در
تو علیم اے خدا سب کی تجھ کو خبر سب کا تو دادرس سب کا تو چارہ گر
تو ہمیشہ سے ہے اور رہے گا مدام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو معزّ و مذلّ و سمیع و بصیر تو حکم اور عدل و لطیف و خبیر
چاہے کر تو امیر اور چاہے فقیر تو ہے بے شک علیٰ کلِّ شیءٍ قدیر
تیرے ہاتھوں میں دونوں جہاں کا نظام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو ہے قابض جسے چاہے کنگال کر بے زر و مال کر چاہے بد حال کر
تو ہے باسط جسے چاہے خوشحال کر تو ہے خافض جسے چاہے پامال کر
تجھ کو کہتے ہیں رافع خواص و عوام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو حلیم و عظیم و غفور و شکور بخشتا ہے تو ہی علم و عقل و شعور
تجھ سے ہر دم ہے عفو و کرم کا ظہور تجھ سے پاتا ہے تسکین دلِ ناصبور
اپنے بندوں کو کرتا ہے تو شاد کام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو نے بخشی غذا اور پانی ہوا ہر مرض کی دوا دے کے بخشی شفا
دور کرتا ہے تو ہی مصیبت سدا کس زباں سے کریں شکر تیرا ادا
کیوں نہ تسبیح تیری پڑھیں صبح و شام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو نے بخشے ہمیں کان بخشی زباں چشم و قلب و دماغ اور دانائیاں
مال و علم و عمل اور توانائیاں زندگی و فراغ اور مکان وزماں
تیری ناشکری کرنا ہے ہم پر حرام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو علی و کبیر و حفیظ اے خدا ذات تیری بڑی شان سب سے جدا
تیرے در کے بھکاری ہیں شاہ و گدا بے سہاروں کی کشتی کا تو ناخدا
تو ہی کرتا ہے سب کی حفاظت کا کام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو مقیت و حسیب و جلیل و کریم تو رقیب و مجیب اور واسع حکیم
تو ہے مشکل کشا لطف تیرا عمیم دونوں عالم میں تیری ہے رحمت عظیم
ہیں ترے خوب رو، ہیں ترے مشک فام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

کوئی تیرا حبیبؐ، اور تیرا خلیلؑ تیرے تسنیم اور کوثر و سلسبیل
ہر نفس ہے لبوں پر یہ ذکر جمیل اے خدا حَسبُنَا اللهُ نِعْمَ الوَکِیلُ
دونوں عالم ترے تیرا یوم القیام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

گلستاں کے گل ولالہ و نسترن سوسن و جوہی بیلا، گلاب و سمن
کامنی اور گلہائے رشک چمن ان کو پہنائے تو نے حسیں پیرہن
ان گلوں سے مہکتا ہے گلشن تمام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو ودود اور حمید اور باعث شہید — تو ہے حق و وکیل اے خدائے مجید
تو قوی و متین و ولی و حمید — تو ہے محصی و مبدی و تو ہے معید
تیرے ہر نام پر صدقہ عالم تمام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو ہے محیی و ممیت اور بے عیب ہے — حی و قیوم ہے عالم الغیب ہے
پاک ہے لاشریک ایک لاریب ہے — تجھ پہ ہم سب کا ایمان بالغیب ہے
تجھ کو حاصل ہے مولیٰ حیات دوام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

تو ہے واجد تو ماجد تو واحد، احد — تیرے مجد و کرم کی نہیں کوئی حد
بے نیازی کی ہے شان تیری صمد — بے سہاروں کی کرتا ہے تو ہی مدد
باعث خیر و برکت ہیں سب تیرے نام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

قادر و مقتدر سب پہ قادر ہے تو — تو مقدم، مؤخر ہے حاضر ہے تو
تو ہی ناظر ہے اول ہے آخر ہے تو — تو ہی ظاہر ہے باطن ہے قاہر ہے تو
تیرے اوصاف میں کچھ نہیں ہے کلام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

سارے بندے ترے تو ہے سب کا الٰہ — سب رعایا تری سب کا تو بادشاہ
سب پہ رکھتا ہے ہر دم کرم کی نگاہ — سب کا والی ہے تو سب کو تیری پناہ
یا الٰہی تیرا متعالی ہے نام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

میرے اللہ تو سب کا معبود ہے — جن و انس و ملک کا تو مسجود ہے
سب کا مطلوب ہے سب کا مقصود ہے — جو ہے نعمت تری غیر محدود ہے
برّ و توّاب اور منتقم تیرے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو عفوّ و رؤف و حمید الخصال | مالک الملک تو، تجھ کو سب کا خیال
تیرے شرق اور غرب و جنوب و شمال | تو ہے ربُّ السّماوات اے ذُوالجلال

تیرا اکرام ہے ہر نفس صبح و شام
پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

نام مُقسِط ترا اور جامع ہے تو | تو غنی اور مغنی ہے مانع ہے تو
تو ہے معطی ہر ایک غم کا دافع ہے تو | تو ہے مختار کل ضارّ و نافع ہے تو

دونوں عالم کا کرتا ہے تو انتظام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

نور ہے تو تجھی سے جہانوں کا نُور | تو زمینوں کا نور آسمانوں کا نور
تو مکینوں کا نور اور مکانوں کا نور | مہر و ماہ و نجوم اور زمانوں کا نور

تجھ کو کہتے ہیں ہادی سبھی خاص و عام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو بدیع السّماوات و ربّ العلا | نام باقی ترا تجھ کو حاصل بقا
تیرا وارث ہے نام سارا عالم ترا | تو رشید و صبور اے ہمارے خدا

تیری تسبیح پڑھتے ہیں ہم صبح و شام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

حمد تیری خدا ختم کرتے ہیں ہم | بادلِ مضطرب اور با چشمِ نم
عرض کرتے ہیں ہم کھا کے تیری قسم | حمد گر ہم کریں عمر بھر دَم بہ دَم

زندگی ہو تمام حمد ہو ناتمام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ ایک ہی ہے اور ہے الٰہ سب کا

اللہ ایک ہی ہے اور ہے الٰہ سب کا
سب ہیں فقیر اس کے وہ بادشاہ سب کا

اس نے زمیں بنائی اور آسماں بنایا
اک لفظ کـــن سے اس نے سارا جہاں بنایا

نیکی بدی کا مالک خلاق دو جہاں ہے
ہے پاک جسم وجاں سے بے عیب ولامکاں ہے

ماں باپ ہیں نہ اس کے بیوی نہ کوئی بیٹا
ہے بے نیاز سب سے ہے شرک سے مبّرا

زندہ ہے وہ ازل سے باقی سدا رہے گا
سارا جہان اس کے در کا گدا رہے گا

محتاج ہیں سب اس کے ہوں پیر یا پیمبر
اس کا نہ کوئی ساجھی اس کا نہ کوئی ہم سر

اس کے علاوہ کوئی حاجت روا نہیں ہے
مشکل کشا بھی کوئی اس کے سوا نہیں ہے

غیب و شہود دونوں کا علم ہے اسی کو
دے دخل اس میں کچھ بھی سوجھ نہیں کسی کو

بندے ہیں سب اسی کے جنات ہوں یا انساں
سب کا وہی محافظ سب کا وہی ہے نگراں

چاہے جسے وہ مارے چاہے جسے جلائے
دے جس کو چاہے فاقہ چاہے جسے کھلائے

www.abulhasanalinadwi.org

دیتا ہے وہ بلا کر محتاج و بے نوا کو
سنتا ہے بے قرار و بے چین کی دعا کو

ہوتا وہی ہے پورا کرتا ہے جو ارادہ
ہوتا نہیں ہے اس کی منشا سے کم یا زیادہ

اچھی ہو یا بری ہو تقدیر دی اسی نے
بخشا ہنر اسی نے تدبیر دی اسی نے

کیا علم و عقل و دولت کیا عزت و حکومت
بخشش ہے سب اسی کی سب ہیں نشانِ رحمت

قول و عمل میں اسکے ادنیٰ بھی شک نہیں ہے
جو بھی ہے حکم اس کا اس پر ہمیں یقیں ہے

اول ہے اور آخر باطن ہے اور ظاہر
وہ ہے علیم و ناظر ہر چیز پر ہے قادر

بے مثل ذات اس کی بے مثل کام اس کے
اعلیٰ صفات اس کے پاکیزہ نام اس کے

ذات و صفات میں وہ ہر ایک سے جدا ہے
سب کا وہی ہے خالق سب کا وہی خدا ہے

www.abulhasanalinadwi.org

بھیجے رسول اپنے اللہ نے مسلسل ☆

بھیجے رسول اپنے اللہ نے مسلسل
آدم ابو البشر تھے اور تھے رسول اول

کیا نوح وہود وصالح اور کیا خلیل وموسیٰ
داؤد کیا سلیماں اور کیا شعیب وعیسیٰ

یہ اور دوسرے سب، اللہ کے پیمبر
معصوم و پاک تھے سب خلق خدا سے بہتر

ان انبیاء کو بخشے تھے معجزے خدا نے
کچھ پر صحیفے اپنے نازل کیے خدا نے

داؤد کو خدا نے دے کر زبور بھیجا
تورات لائے موسیٰ انجیل لائے عیسیٰ

جو بھی کتابیں اپنی کی تھیں خدا نے نازل
رکھتے ہیں ہم مسلماں ایمان ان پہ کامل

ہوتی تھی وحی نازل ان سارے انبیاء پر
ہر دم سلام و رحمت ان سارے اصفیا پر

تفریق ان میں کرنا بالکل روا نہیں ہے
ان میں ہر اک بشر ہے کوئی خدا نہیں ہے

حضرت محمدؐ ان میں ہیں خاتم نبوت
ہر ملک کے نبی ہیں مرسل ہیں تا قیامت

اللہ نے دئے ہیں کل معجزات ان کو
معصوم کر کے بخشے نوری صفات ان کو

لاتے تھے وحی ان پر روح الامین پیہم
جو ہیں ملائکہ میں ہر ایک سے مکرم

سارے ملائکہ ہیں معصوم اور نوری
ان کا ہے کام رب کے دربار میں حضوری

حضرت رسول اکرم وہ خاص ہیں پیمبر
جو ہیں ہر اک سے برتر ہیں انبیاء کے سرور

تشریف لے گئے وہ معراج میں وہاں تک
انسان کی رسائی ممکن نہیں جہاں تک

قرآن کو خدا نے ان پر کیا منزل
تیئس سال میں وہ نازل ہوا مکمل

کوئی سطر محرّف قرآن کی نہیں ہے
تصنیف وہ کسی بھی انسان کی نہیں ہے

فرمائیں گے شفاعت حضرت بروز محشر
بخشے گا مالک ان کو اس روز حوض کوثر

اسلام جیسی نعمت بخشی ہمیں انہوں نے
بے مثل دیں کی دولت بخشی ہمیں انہوں نے

کافر ہے وہ بلا شک جو بھی انہیں نہ مانے
چاہے خدا کو مانے اور رب اس کو جانے

نازل خدا کی رحمت ہو صبح و شام ان پر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

☆ مولانا محمد ثانی حسنی نے "اسلامی عقیدے" کے عنوان سے توحید، رسالت، آخرت پر نظمیں کہی تھیں جو الگ الگ موضوعات کے تحت شامل کی گئی ہیں (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

اے خدا! بندوں پہ تو ہے ماں سے زیادہ مہرباں

لائق حمد وستائش ہے تو ہی پروردگار
تیرے احسانات ہم پر بے حساب و بے شمار
کیا زمین وآسماں کیا مہرو ماہ و انس و جاں
ہر جگہ تیری حکومت، سب پہ تیرا اقتدار
ایسی ایسی نعمتیں بخشی ہیں تو نے اے خدا
جن کو پاکر حق تو یہ ہے جان و دل سے ہوں نثار
نعمتوں میں تیری یارب ایک نعمت ''ماں'' بھی ہے
ہے متاع بے بہا سرمایۂ صد افتخار
صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار
ایسی ماں جس نے مصیبت جھیل کر پالا ہمیں
ایسی ماں جس نے دیا ہر ہر قدم پر اپنا پیار
ایسی ماں جس نے ہمیں اخلاق کی تعلیم دی
ایسی ماں جس نے بنایا حق شناس وحق شعار
علم کی راہیں ہمارے واسطے ہموار کیں
کی دعائیں لی بلائیں لحہ لحہ بار بار
مختصر سے لفظ ''ماں'' میں کتنی عظمت ہے نہاں

www.abulhasanalinadwi.org

ہے عیاں کیسی وفا کتنی محبت آشکار
صرف تیرا ہے کرم، خالص ترا احسان ہے
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

ماں کی چشم مہرباں ہے دلنواز و جاں فروز
ماں کا ہر موج تبسم ہے نسیمِ مشک بار
ماں کا دل سر چشمۂ رحم و کرم مہرو وفا
ماں کے میٹھے بول میں پوشیدہ تسکین و قرار
ماں کے قدموں کے تلے جنت کی نہریں ہیں رواں
ماں کی آغوش محبت میں ہے جنت کی بہار
جو ملی عزت ہمیں ماں کی دعاؤں سے ملی
ماں کے صدقے سے ہوئے ہم ہر خوشی سے ہمکنار
صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

تو نے بخشی اے خدا! اپنے کرم سے ہم کو ماں
نیک خو، پاکیزہ رو، ہمدرد ومشفق غم گسار
ایسی مشفق ماں کو یا رب تو جزائے خیر دے
ہردم و لحظہ ہو ان پر تیری رحمت نور بار
اے خدا اپنے کرم سے تو ہمیں توفیق دے
زندگی بھر ہم رہیں ماں باپ کے خدمت گزار
ہم تری شانِ کریمی کے تصدق اے کریم
ہم ترے لطف و عنایت پر فدا پروردگار

www.abulhasanalinadwi.org

صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

اے خدا! بندوں پہ تو ہے ماں سے زیادہ مہرباں
ماں سے زیادہ تو ہے مشفق ماں سے زیادہ غم گسار
تو ہے اللہ تو ہے رحماں تو ہے والی تو رحیم
تو ہے رب العالمیں تو مالکِ یوم القرار
حمد تیری ہم کریں کرتے رہیں شام و سحر
ہو نہیں سکتا ادا حق ہم کریں کوشش ہزار
ہم صفت تیری بیاں کرتے رہیں گے رات دن
ہم زبانِ شکر سے کہتے رہیں گے بار بار
صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

www.abulhasanalinadwi.org

مناجات

www.abulhasanalinadwi.org

الٰهی! لَا تُعَذِّبْنِیْ فَإِنِّی

خداوندا میں سرتا پا خطا ہوں　　اسیر پنجۂ حرص و ہوا ہوں
حقیر و خاکسار و بے نوا ہوں　　برا ہوں پر ترے در کا گدا ہوں
الٰهی لَا تُعَذِّبْنِیْ فَإِنِّی
مُقِرٌّ بِالَّذِی قَدْ کَانَ مِنِّی

الٰہی تو رحیم بے کساں ہے　　الٰہی تیری رحمت بیکراں ہے
الٰہی تو ہی خلاقِ جہاں ہے　　الٰہی تجھ پہ قرباں دل ہے جاں ہے
الٰهی لَا تُعَذِّبْنِیْ فَإِنِّی
مُقِرٌّ بِالَّذِی قَدْ کَانَ مِنِّی

نہیں خواہش مجھے جاہ و حشم کی　　طلب مجھ کو نہیں دام و درم کی
ضرورت ہے ترے عفو و کرم کی　　ترے عفو و کرم بے کیف و کم کی
الٰهی لَا تُعَذِّبْنِیْ فَإِنِّی
مُقِرٌّ بِالَّذِی قَدْ کَانَ مِنِّی

اسیر دام ہوں جرم و خطا کا　　ہے کیا کہنا ترے لطف و عطا کا
الٰہی عَبْدُكَ الْعَاصِی أَتَاكَا　　مُقِرٌّ بِالذُّنُوبِ وَقَدْ دَعَاكَا
الٰهی لَا تُعَذِّبْنِیْ فَإِنِّی
مُقِرٌّ بِالَّذِی قَدْ کَانَ مِنِّی

www.abulhasanalinadwi.org

الٰہی مجھ پہ رحمت کی نظر کر مرے عیبوں سے یا رب درگزر کر
شب تاریک دل میں تو سحر کر کرم گستر ہے تو اور بندہ پرور

الٰهِي لَا تُعَذِّبْنِي فَإِنِّي
مُقِرٌّ بِالَّذِي قَدْ كَانَ مِنِّي

سوا تیرے نہیں ہے کوئی میرا میری جاں بھی ہے تیری دل بھی تیرا
سیہ بختی نے آکے دل کو گھیرا ہے اُف سایہ گناہوں کا گھنیرا

الٰهِي لَا تُعَذِّبْنِي فَإِنِّي
مُقِرٌّ بِالَّذِي قَدْ كَانَ مِنِّي

بقا تجھ کو ہے حاصل میں ہوں فانی ترے قبضے میں میری زندگانی
ندامت سے ہوں یا رب پانی پانی خدا یا میں تیرا بندہ ہوں ثانی

الٰهِي لَا تُعَذِّبْنِي فَإِنِّي
مُقِرٌّ بِالَّذِي قَدْ كَانَ مِنِّي

www.abulhasanalinadwi.org

کریما بہ بخشائے بر حال ما

(تضمین بر اشعار فارسی شیخ سعدیؒ)

الٰہی ہمارا تو ہی ہے خدا ہے حاجت روا اور مشکل کشا
نہیں کوئی معبود تیرے سوا تو داتا ہے دیتا ہے صبح و مسا
کریما بہ بخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا
الٰہی یہ دنیائے حرص و ہوس لبھاتی ہے ہم کو نفس در نفس
نداریم غیر از تو فریاد رس توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
کریما بہ بخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا
جھکائے ہوئے سر ندامت سے ہم ترے در پہ آئے ہیں با چشم نم
پھٹا غم سے دل لب پہ آتا ہے دم کرم کر الٰہی کرم کر کرم
کریما بہ بخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا
الٰہی نہیں کوئی تیرے سوا جزیل العطا و مجیب الدعا
نگہ دار ما را ز راہ خطا خطا در گذار و ثوابم نما
کریما بہ بخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا
الٰہی ترا کام لطف و عطا مرا کام رو رو کے تجھ سے دعا

www.abulhasanalinadwi.org

ترا کام عفو و کرم بر خطا　　خطا میں ہوں یا رب خطا در خطا

کریما بہ بخشائے بر حال ما

کہ ہستم اسیر کمند ہوا

ترے در کے سائل ہیں اہل کرم　　ہیں منت کشاں اہل دیر و حرم

خدایا بذلت مراں از درم　　کہ صورت نہ بندد درے دیگرم

کریما بہ بخشائے بر حال ما

کہ ہستم اسیر کمند ہوا

الٰہی ترے ہیں سبھی انس وجاں　　ہے رحمت تری رحمت بے کراں

ہے تیری زمیں اور ترا آسماں　　حکومت ہے تیری یہاں اور وہاں

کریما بہ بخشائے بر حال ما

کہ ہستم اسیر کمند ہوا

وہ ہو جس کو فرمائے جس دم کہ کن　　مکن تو کہے گر تو ہو لم یکن

خدا یا بعزت تو خوارم مکن　　بذل گنہ شرمسارم مکن

کریما بہ بخشائے بر حال ما

کہ ہستم اسیر کمند ہوا

تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم　　فرو ماندۂ نفس امارہ ایم

خدا یا مقصر بہ کار آمدیم　　تہی دست و امید دار آمدیم

کریما بہ بخشائے بر حال ما

کہ ہستم اسیر کمند ہوا

ہے یا رب تو مالک غنی و کبیر　　میں ثانی ہوں بندہ ذلیل و فقیر

فقیرم بہ جرم گناہم مگیر　　غنی را ترحم بود بر فقیر

کریما بہ بخشائے بر حال ما

کہ ہستم اسیر کمند ہوا

www.abulhasanalinadwi.org

تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

اے خدا مالکِ آسمان و زمیں صاحب لوح و کرسی و عرشِ بریں
ذکر تیرا مبارک حیات آفریں جانفزا، دل کشا، دلکش و دلنشیں
پاک تیری صفت پاک تیرا ہے نام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

خالقِ دو جہاں رب کون و مکاں جن وانس وَ ملک تیرے منت کشاں
رحم کرتا ہے تو ہے بڑا مہرباں تیرے در پر ہی ملتی ہے سب کو اماں
تیری رحمت پہ قائم ہے عالم تمام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

تیرے دَر کے سوا اور کوئی دَر نہیں کوئی تجھ سے بڑا اور برتر نہیں
کوئی تیرا شریک اور ہمسر نہیں جو جھکے اور کہیں وہ مرا سر نہیں
پاک سب سے ہے تو اے خدائے اَنام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

دونوں عالم میں روشن ترا نام ہو دن بدن ہر طرف غالب اسلام ہو
ہم سے یا رب ترے دین کا کام ہو بہتر آغاز ہو نیک انجام ہو
ساری دنیا میں جاری ہو حق کا نظام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

لمحہ لمحہ ہر انسان کی خیر کر ہر نفس ہر مسلمان کی خیر کر
دم بہ دم اہل ایمان کی خیر کر قلب کی خیر کر جان کی خیر کر
عافیت سے رہیں سب خواص وعوام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

سارے محروم و مظلوم بے کس سقیم بے سہارا غریب اور بیوہ یتیم

www.abulhasanalinadwi.org

تیری رحمت کے محتاج ہیں اے کریم　　ان غریبوں پہ فرما تو لطفِ عمیم
جو مُسافر ہوں ان کا سفر کر تمام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

تو ہمارے عزیزوں کے دل شاد رکھ　　ہر غم و فکر سے ان کو آزاد رکھ
اپنے رحم و کرم سے انہیں یاد رکھ　　خیر و برکت کے ساتھ ان کو آباد رکھ
ہم محلّہ کو یا رب نہ رکھ تشنہ کام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

رحم والد پہ کر ہر نفَس ہر قدم　　والدہ پر ہمیشہ کر اپنا کرم
جن پہ قرباں دل و جان کرتے ہیں ہم　　جن کے قدموں تلے مُلک وجاہ وحَشَم
ان کو آغوش رحمت میں لے صبح وشام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

ان بزرگوں نے بچپن میں پالا ہمیں　　لمحہ لمحہ انہوں نے سنبھالا ہمیں
غم اٹھا کر دکھوں سے نکالا ہمیں　　ہر قدم ہر نفس دیکھا بھالا ہمیں
ان بزرگوں پہ یا رب کرم کر مدام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

آل و اولاد کو گھر کی زینت بنا　　تو ہمارے لیے ان کو رحمت بنا
ٹھنڈک آنکھوں کی کر، دل کی راحت بنا　　عمر بھر باعث خیر و برکت بنا
تو بنا ہم کو مردان حق کا اِمام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

تو بچا ان کو فتنوں سے آفات سے　　ہر بُرے کام سے ہر بری بات سے
ان کو محفوظ رکھ تو خرافات سے　　ہوں نہ دوچار وہ سخت حالات سے
ہوں نہ گمراہ وہ اور نہ ہوں بے لگام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

اے خدا ہم کو مرد حق آگاہ کر　　صاحبِ عقل و فہم و خود آگاہ کر

www.abulhasanalinadwi.org

راہ دکھلا کے ہم کو نہ گمراہ کر ہم سے یا رب کسی کو نہ بے راہ کر

ہم سے لے زندگی بھر ہدایت کا کام

تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

ہم کو تو ان میں کر توبہ کرتے ہیں جو اور دل و جان سے تجھ پہ مرتے ہیں جو

ہم کو تو ان میں کر تجھ سے ڈرتے ہیں جو تجھ کو شام و سحر یاد کرتے ہیں جو

ہم کریں پیرویِ رسولِ اَنام

تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

ہم کو یا رب زبانِ گُہر بار دے ہم کو حسنِ یقیں، حُسنِ کردار دے

صِدق و اخلاص دے درد و ایثار دے چشمِ بینا دے اور قلب بیدار دے

کر ہمیں خوبرو، خوشدل و خوش کلام

تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

علم دے، رزق دے، ہر مرض دُور کر دل کو ذکرِ الٰہی سے معمور کر

ہر غم و فکر کو ہم سے کافور کر تو ہے ستار ہر عیب مستور کر

دے خوشی و مسرت ہمیں صبح و شام

تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

نُور ہے تو، ہمیں نورِ ایمان دے نُور ہے تو، ہمیں نور عرفان دے

نُور ہے تو، ہمیں نور قرآن دے نُور ہے تو، ہمیں نور ہر آن دے

نُور وہ جس سے روشن ہوں اعضا تمام

تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

حُسن اخلاق دے، حُسن اعمال دے ہم کو ہوش و خرد دے زَر و مال دے

خیر و برکت ہمیں ہر مہ و سال دے صحت و عافیت ہم کو ہر حال دے

کر ہمیں نیک خو، نیک دل، نیک نام

تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

شکر ہر دم کریں تیرے انعام پر صبر سے کام لیں رنج و آلام پر

www.abulhasanalinadwi.org

ہم جئیں تو جئیں دین اسلام پر　　موت آئے تو آئے ترے نام پر
دین پر ہم کو ثابت قدم رکھ مدام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

عُمر و ایمان میں بخش برکت ہمیں　　دے شب و روز ذوقِ عبادت ہمیں
کر عطا نیک سے نیک عادت ہمیں　　دے دُعا مانگنے کی سعادت ہمیں
ہم کریں خدمت خلق کا اہتمام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

زُہد و تقویٰ کی نعمت ہمیں چاہیے　　ہر نفَس تیری الفت ہمیں چاہیے
نیک کاموں سے رغبت ہمیں چاہیے　　دین و دُنیا کی عزّت ہمیں چاہیے
کر ہمیں صاحب عزم و عالی مقام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

کر سبکدوش تو قرض کے بار سے　　فقر و افلاس کی ذلّت و عار سے
تو بچا ہر مصیبت سے آزار سے　　ہر طرح کی فلاکت سے اِدْبار سے
ہم مصیبت میں آئیں غریبوں کے کام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

ہم کو محفوظ رکھ بُخل و نِسیان سے　　کفر و شرک و نفاق اور عِصیان سے
جھوٹ غیبت، حسد اور بہتان سے　　سُود و رشوت، غَضَب اور طغیان سے
ہم بچیں کبر و سُستی ریا سے مُدام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

نفس و شیطان سے ہم کو محفوظ رکھ　　حاسد انسان سے ہم کو محفوظ رکھ
مُوذی حیوان سے ہم کو محفوظ رکھ　　دشمن جان سے ہم کو محفوظ رکھ
تیرے حفظ واماں میں رہیں صبح وشام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

تو بچا ہم کو گم یابی مال سے　　ضُعفِ پیری کے تکلیف دہ حال سے

www.abulhasanalinadwi.org

فتنہ گر شر پسندوں کی ہر چال سے　　تو بچا ہم کو تلبیسِ دجّال سے
سرکشوں کو الٰہی نہ کر بے لگام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

اے خدا ہر طرف ظلم کا راج ہے　　جو ہے ظالم وہی صاحبِ تاج ہے
عدل پامال ہے رحم تاراج ہے　　بے کسوں پر تشدّد روا آج ہے
ظلم کرتے ہیں جوان سے لے انتقام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

بوجھ ہم پر نہ رکھ جس کی طاقت نہ ہو　　کام وہ تو نہ لے جس کی ہمّت نہ ہو
اس جہاں میں ہماری بُری گت نہ ہو　　غیر کے سامنے ہم کو ذلّت نہ ہو
ساری دنیا ہمارا کرے احترام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

ناگہاں کوئی آئے نہ ہم پر بلا　　غرق ہم کو نہ کر آگ میں مت جلا
ہم نہ دَب کر مریں زلزلہ تو نہ لا　　سخت امراض میں کر نہ تو مبتلا
دِق ہو یا بَرَص یا آکلہ یا جذام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

لَب پہ کلمہ ہو جاری دمِ واپسیں　　دل میں ہو تیرے عفو و کرم کا یقیں
وقت ہو جانکنی کا حُسیں سے حَسیں　　ہاتفِ غیب ہو لَب کُشا ''آفریں''
دیں فرشتے ہمیں مغفرت کا پیام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

قبر میں روشنی ہو ترے نام سے　　پیش منکر نکیر آئیں اکرام سے
تو بچا قبر میں ہم کو آلام سے　　ہم قیامت تلک سوئیں آرام سے
بادِ رحمت کے جھونکے چلیں صبح و شام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

حشر میں کر نہ ہم پر عتاب اے خُدا　　تو نہ لے سخت ہم سے حساب اے خُدا

www.abulhasanalinadwi.org

تو نہ دے ہم کو کوئی عذاب اے خُدا ہم پہ کر فتح جنّت کا باب اے خُدا
آگ دوزخ کی کر ہم پہ یارب حرام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

ہر نفَس آب کوثر کا سَاغرُ ملے لذّتِ دید روئے منوّر ملے
ہم کو جنّت میں قربِ پیمبرؐ ملے تیرے دیدار کا لُطف اکثر ملے
سَلسَبِیل اور تسنیم کے بخش جام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

اے خدا تیرے لطف و کرم پر نثار تیری رحمت پہ ہر ہر قدم پر نثار
عرش و کُرسی و لَوح و قلم پر نثار تیرے محبوب شاہِؐ اُمم پر نثار
اس مُناجات کو کردے مقبول عام
تو ہمارا ہے مالک تیرے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

میں تیری محبت کی سدا جوت جگاؤں

یارب تو ہی داتا ہے جو مانگوں وہی پاؤں
آیا ہوں تیرے در پہ تو محروم نہ جاؤں

ہو جس میں تو ہی تو وہ مجھے قلب ونظر دے
دے سر وہ مجھے جس کو ترے در پہ جھکاؤں

جو روئے ترے ڈر سے وہی دیدۂ تر دے
خود روؤں ترے خوف سے اوروں کو رلاؤں

بھر دل کو مرے اپنی محبت سے خدایا
میں لو جو لگاؤں تو سدا تجھ سے لگاؤں

ہر لحظہ کروں ذکر ترا اپنی زباں سے
لے لے کے ترے نام کو میں لطف اٹھاؤں

حاصل ہو سکوں تا دم آخر دل وجاں کو
یارب تری رحمت سے کوئی غم نہ اٹھاؤں

لبریز ہو اسلام کی عظمت سے مرا دل
تا مرگ میں اسلام کو سینے سے لگاؤں

دے دولت انمول مجھے علم وعمل کی
اس دولت انمول کو عالم پہ لٹاؤں

کر مجھ کو عطا ملتِ بیضا کی امامت
ہر گمرہ و بے راہ کو میں راہ دکھاؤں

دے نور شریعت دے مجھے عشق جگر سوز
میں شیشہ و آہن کو بہم کر کے دکھاؤں

مالک دے محبت تو مجھے شاہِ اممؐ کی
جو خاک کف پا ملے آنکھوں سے لگاؤں

اس دور کے ظلمت کدۂ بولہبی میں
ہر ایک قدم مصطفویؐ شمع جلاؤں

میں بن کے ابو بکرؓ رہوں حق کا نگہباں
میں بن کے علیؓ خرمن باطل کو جلاؤں

دے مجھ کو دلِ رومیؔ و سنائیؔ و شبلیؔ
ہر لمحہ تری یاد سے میں دل کو بساؤں

کر مجھ کو عطا شیخ مجدد کی عزیمت
اکبر کے ہر اک فتنۂ حاضر کو مٹاؤں

دے سیدِ احمد کی مجھے دینی حمیت
میں حق کی بلندی کے لئے جان کھپاؤں

یارب تو مجھے گرم دل و گرم نفس کر
میں تیری محبت کی سدا جوت جگاؤں

جب تک کہ رہوں زندہ ترا بن کے رہوں میں
تیری ہی رضا لے کے تیرے پاس میں آؤں

www.abulhasanalinadwi.org

کر عطا دیدہ و دل کو نور و سرور

اے خدا تو ہے سارے جہانوں کا نور
ہے زمانوں کا نور آسمانوں کا نور
چاند سورج کو تو نے ہی دی روشنی
تیرا بخشا ہوا ہے ستاروں کا نور
چشمِ بینا عطا کی ہے تو نے مجھے
دین و دنیا کا بخشا ہے تو نے شعور
جو ملا ہم کو تیرے کرم سے ملا
شکر احسان تیرا ہے ربِّ شکور
یا جزیل العطا یا مجیب الدعاء
عرض لایا ہوں میں ایک تیرے حضور
محترم میرے ماموں علی بو الحسن
صاحب عزم و ہمت شکور و صبور
ہے نظر جن کی میرے لیے جانِ جاں
جن کا دیدار ہے میری آنکھوں کا نور
روشنی ان کی آنکھوں کی تابندہ کر
جو بصارت میں ہو نقص کر اس کو دور(۱)
دے جلا پر جلا ان کی آنکھوں کو تو
زندگی بھر نہ آئے کبھی بھی فتور
جسم کو ہر طرح کی توانائی دے
کر عطا دیدہ و دل کو نور و سرور
تو ہی اللہ نور السمٰوات ہے
تو زمیں پر اندھیرے کو کرتا ہے دور
جس پہ جلوہ ہوا تیرا روشن ہوا
بن گیا کیا سے کیا تیرے جلوے سے طور
نور ہی نور دے تو شمال و جنوب
کر عطا قلب و سمع و بصر کو تو نور

کہہ رہے ہیں دعا سن کے آمین سب
مستجاب اب دعا ہوگی تیری ضرور

---

(۱) حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھ کا آپریشن کرایا تھا یہ اشعار اسی موقع پر کہے گئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اے مالک عرش بریں

مناجات عزیز☆

یعنی دعاوالدہ مخدومہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ (ہمشیرہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

اے صاحب عرش بریں
اے خالق دنیا و دیں
اے مالک یوم الیقیں
تو ہے الٰہ العالمیں

عالی ترا دربار ہے
اونچی تری سرکار ہے

تو نے کیا پیدا جہاں
جو(۲) زمین و آسماں
شمس و قمر اور انس و جاں
پھل پھول شاخیں پتیاں

قدرت ہے ان سب سے عیاں
حکمت کے ہیں یہ سب نشاں

تو کار فرما کارساز
ہم بندہ تو بندہ نواز

(۱) یہ اشعار مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ نے اپنی والدہ مخدومہ کی طرف سے کہے۔
(۲) فضا

www.abulhasanalinadwi.org

محتاج ہم تو بے نیاز
ہے ہم سبھی کو تجھ پہ ناز

اللہ و رحمٰن و رحیم
قدوس و غفار و کریم

ساجھی ترا کوئی نہیں
تو ہے عزیز اور ہے متیں
تیری حکومت ہر کہیں
قبضے میں تیرے ہیں جبیں

تو ضارّ، نافع، ہے بدیع
تو ہے لطیف اور ہے سمیع

اول ہے تو آخر ہے تو
اور باطن و ظاہر ہے تو
جو چاہتا کرتا ہے تو
تیری نظر ہے چار سو

معبود و واحد اور وحید
تو مبدی و محی و معید

حضرت محمد مصطفٰےؐ
محبوب ہیں تیرے خدا
ہیں شافع روز جزا
شمس الضحیٰ بدر الدُجیٰ

کر ان پر نازل صبح و شام
تو رحمتیں اپنی مُدام

www.abulhasanalinadwi.org

یٰسین و طٰہٰ اور امیں
ہیں آپ ختم المرسلیں
اور رحمۃ للعالمیں
اور ہیں شفیع المذنبیں

احمدؐ، محمدؐ پاک نام
ان پر مرے لاکھوں سلام

پروردگار اے عالی جاہ
محتاج تیرے مہر و ماہ
سارے گدا و بادشاہ
ہر ایک پر تیری نگاہ

تو ہے مصور اور بصیر
ستار وہاب و خبیر

تو نے مجھے پیدا کیا
نادان تھی دانا کیا
پستی میں تھی بالا کیا
اب بھی ہے تیرا آسرا

تو حیّ و قیوم و احد
تو واجد و ماجد صمد

سر پر مرے بار گراں
مجبور بے کس ناتواں
اے رب رحیم بے کساں
اپنی عطا کر تو اماں

تجھ کو تو سب آسان ہے
تو قادر ذی شان ہے

www.abulhasanalinadwi.org

بے دل ہوں میں اور خستہ تن
ساماں بہت منزل کٹھن
پرخار ہے یہ سارا بن
اس بن کو یا رب کر چمن

میری مدد رحمٰن کر
منزل کو تو آسان کر

رحمت کا پردہ ڈال کر
نعمت سے مالا مال کر
فکروں کو تو پامال کر
بہتر سے بہتر حال کر

احسان یا منان کر
پاکیزہ دل سبحان کر

اپنا ہی تو محتاج رکھ
رحمت کا سر پر تاج رکھ
آنے کی میری لاج رکھ
شفقت کا تو ہاتھ آج رکھ

وہاب و رافع، تو کریم
تو ہے معز اور ہے حلیم

بیماریوں کو دور کر
ظلمت کدہ میں نور کر
دل کو مرے معمور کر
حق سے مجھے مخمور کر

دے صبر مجھ کو اے صبور
اور شکر دے مجھ کو شکور

www.abulhasanalinadwi.org

حق پر رہوں ثابت قدم
غافل نہ ہوں میں ایک دم
در پہ ترے میں دم بدم
سر کو کروں تسلیم خم

میری حفاظت کر وکیل
شیطان سے ہر دم جلیل

رکھ دور دنیائے دنی
من کل داءٍ عافنی
آرام سے ہو جاں کنی
وقت نزع میری غنی

کر خاتمہ ایمان پر
ایمان ہو قرآن پر

محشر میں ہو میرا گذر
ہو سامنا تیرا اگر
از واسطۂ خیر البشر
نظر کرم اعمال پر

کر مغفرت میری غفور
جو ہوں گناہ سے چور چور

دنیا میں ہے مجھ پر شفیق
ہر دم ہے تو میرا رفیق
تربت میں بھی بن تو شفیق
رحمت میں کر مجھ کو غریق

مونس رہے وحدت میں تو
کر روشنی ظلمت میں تو

www.abulhasanalinadwi.org

کر تو مجھے رسوا نہیں
اے صاحب عرش بریں
ایسا نہ ہو تیرے تئیں
برباد ہو جاؤں کہیں

رحم و کرم وقت حساب
اپنا نہ کر مجھ پر عتاب

اپنے نبیؐ کی اے خدا
مجھ کو شفاعت کر عطا
حضرت محمدؐ مصطفیٰ
کے ہاتھوں سے مجھ کو پلا

کوثر کے بھر بھر جام تو
اور دور کر آلام تو

مجھ کو ترا دیدار ہو
قسمت مری بیدار ہو
بے داغ پھر کردار ہو
پھر میرا بیڑا پار ہو

اللہ تیرا نام ہے
تیرا کرم تو عام ہے

جنت میں کر داخل خدا
نارِ جہنم سے بچا
لطف و کرم سے کر عطا
قرب نبیؐ خیر الورا

دیدار تیرا ہو نصیب
اتنی دعا سن لے مجیب

www.abulhasanalinadwi.org

بہتر بنا دنیا مری
دے آخرت میں بر تری
محفوظ رکھ جاں کو مری
نار جہنم سے ولی

اے عفوّ و متعال و ودود
جنت کا حاصل ہو خلود

در کی تری میں ہوں گدا
کب سے میں دیتی ہوں صدا
کاسہ مرا بھر دے خدا
ہوں رحمتیں نازل سدا

منعم ہے تو منان ہے
مومن ہے تو حنان ہے

www.abulhasanalinadwi.org

نعت

www.abulhasanalinadwi.org

آپؐ سب کے امام

آپؐ خیر الانام آپؐ سب کے امام
آپؐ ختم الرسل آپؐ عالی مقام
آپؐ کا لطف خاص آپؐ کا فیض عام
آپؐ پاکیزہ دل آپؐ شیریں کلام
آپؐ مہر مبیں آپؐ ماہِ تمام
آپؐ شاہِ جہاں آپؐ کے خاص و عام
آپؐ کے خوب رو آپؐ کے مشک فام
آپ کے روز و شب آپؐ کے صبح و شام
آپؐ سب کے حضورؐ آپؐ کے سب غلام

آپؐ پر ہوں درود
آپؐ پر ہوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

دین ہے سچا آپؐ جو لائے

سارا جہاں تھا نور سے خالی کفر کی پھیلی رات تھی کالی
بھیجا خدا نے ایک نبی کو جس نے بنا توحید کی ڈالی
سارا عالم ہوگیا روشن بھٹکے ہوؤں نے راہ بھی پالی
نامِ محمدؐ کتنا پیارا ذاتِ گرامی کتنی عالی!
چاند بھی دم بھر تاب نہ لائے آپؐ کا چہرہ اتنا جمالی
جان کا دشمن پھر بھی محبت جس نے ستایا اس نے دعا لی
قتل جو کرنے آپؐ کو آیا سامنے پہونچا آنکھ جھکالی
فرش سے پہنچا عرش تلک وہ جس پہ نظر اک آپ نے ڈالی
آپؐ کی جس میں ہو نہ محبت دل ہے وہ ایمان سے خالی
نعت نبیؐ میں مست و شاداں پتہ پتہ ڈالی ڈالی
اپنی اپنی سب کی نظر ہے کوئی حقیقی کوئی خیالی
تیری نظر میں شیش محل ہے میری نظر میں نور کی جالی
خُلد نظر ہے میری نظر میں گلشن طیبہ خاک عوالی
جس کا وطن بن جائے مدینہ اپنی قسمت اس نے جگالی
خالق عشق و مہر و محبت قادر مطلق بر تر و عالی
صدقہ کرم کا تیرے خدایا مجھ کو عطا کر عشق بلالیؓ

دین ہے سچا آپؐ جو لائے
اس کے سوا ہر دین خیالی

www.abulhasanalinadwi.org

سرورِ کائنات (ﷺ)

ذات عالی صفات سرور کائنات
خاتم الانبیاء صاحبِ معجزات
پاک رو پاک تن پاک دل پاک ذات
خوش نوا خوش ادا خوش نظر خوش صفات
خوب سے خوب تر آپؐ کی بات بات
آپؐ کے حسن کی حسن عالم زکات
آپؐ کے خلق سے کھائی دشمن نے مات
جس کی جانب ہو آپؐ کا التفات
ہر غم و فکر سے اس نے پائی نجات
آپؐ کو دیکھ کر جھوم اٹھی کائنات
مسکرائی سحر ہوگئی ختم رات
آپ کا نام ہے ہر طرف شش جہات
آپ نور و سرور آپ جانِ حیات
شرک رسوا ہوا ٹوٹے لات و منات
آپؐ پر ہر نفس
ہوں سلام و صلاۃ

www.abulhasanalinadwi.org

اِنّا اعطیناك الکوثر

دلبر و خوشتر نازک پیکر — گوہر و اختر زیبا منظر
جسم مزکّی روح مطہر — روئے منور زلف معنبر
خلق کے سرور رحمت داور — شافعِ محشر ساقیٔ کوثر
جس کی ثنا قرآن کے اندر — "انا اعطیناك الکوثر"
جس کے قدم سے صحرا گلشن — جس کی نظر سے خار گل تر
کفر کے پربت بن گئے رائی — ان کو لگائی ایسی ٹھوکر
مصرو عراق و شام کے فاتح — سب ہیں انھیں کے در کے گداگر
وہ ہیں ہمارے سرور و آقا — ہم ہیں انھیں کے نوکر چاکر
ان پہ فدا ماں باپ ہمارے — جان تصدق مال نچھاور
عشق میں ان کے ہم دیوانے — کیوں رہتے ہیں بے حال اکثر
ان کے فراق و ہجر میں کیوں ہے — چشم بھی تر اور دامن بھی تر
اس کی حقیقت کو کیا جانے — ملحد بے دیں کافر خود سر
ذکر سے ان کے دل کو سکینت — روح بھی شاداں لب بھی معطر
ذکر خدا کے بعد یقیناً — ذکر ہے ان کا سب سے بہتر
ذکر مبارک ورد زباں ہو — لحظہ بہ لحظہ دن بھر شب بھر

صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم

www.abulhasanalinadwi.org

"پاک دینے پاک بینے خوشتر از ہر خوشترے"

(تضمین برغزل منشی ولایت علی خاں عزیز صفی پوری)

خاک کا یہ ذرہ ذکر مہ وشاں کیسے کرے
عشق کے راز نہاں کو وہ عیاں کیسے کرے
مدح آقا کی گدائے بے نشاں کیسے کرے
مشک سے دھوئے زباں کو پھر بیاں ایسے کرے
"کشت بے تیغم بعشوہ" ترک نازک پیکرے
خوش بیانے مہر بانے جان جانے دل برے

نعت کہتا ہوں تری آقائے من شاہ زمن
نام پیارا کتنا تیرا پاک تن پاکیزہ من
خندہ رو، روشن جبیں، غنچہ دہن شیریں سخن
نکہتِ زلفِ معنبر پر فدا مشک ختن
یاسمن رشک سمن، جان چمن یا جان من
آشنائے دلربائے خود نمائے خود سرے

تو ہے بحرِ بیکراں اور میں ذرا سی آبجو
اے سراپا نور تو ہے دو جہاں کی آبرو
مرحبا صلِّ علیٰ جان جہان رنگ و بو
قیصر یت تیری آمد سے ہوئی ہے زرد رو
کفر سوزے دل فروزے خوب رو آہستہ خو
پاک دینے پاک بینے خوشتر از ہر خوشترے

www.abulhasanalinadwi.org

اخترِ تاباں کہوں یا پھر مہِ کامل تجھے
میں کہوں کون ومکاں کی جاں یا پھر دل تجھے
میں سمجھتا ہوں نشانِ جادہ ومنزل تجھے
دل کھنچیں بے ساختہ وہ ہے کشش حاصل تجھے

نازنینے، مہ جبینے دل کشے یا دل کشے
جاں گدازے دل نوازے گوہرے یا اخترے

کوچۂ جاناں گئے تو بن کے دیوانا گئے
بادۂ عشق ومحبت پی کے مستانا گئے
صبر آیا جب نہ ہم کو پھر تو روزانا گئے
نعت یہ پڑھتے ہوئے بے اختیارانا گئے

شادۂ آزادۂ مستانۂ جانانۂ
مست چشمے دیر خشمے طرفہ زیبا منظرے

اے سراپا خلق تیری ذات ہے ہر دلعزیز
تیرے صدقے میں خدا نے دی ہمیں عقل وتمیز
تیرے در کی خاک ہی سرمہ بنانے کی ہے چیز
توڑنا دم تیرے در پر جان و دل سے ہے عزیز

بے قرارم اشک بارم سخت زارم اے عزیز
دل برد جاں آورد ہر دم بطرز دیگرے

www.abulhasanalinadwi.org

”تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے“

(تضمین بر نعت کرامت علی شہیدیؒ)

مدینے جانے والے سن مدینے سر کے بل جانا
کبھی ہوش و خرد کھونا کبھی کچھ کچھ سنبھل جانا
در اقدس پہ کہنا کہہ کے رونا اور مچل جانا
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خدا کے ذکر کو ہم نے ہر اک مشکل کا حل جانا
ترے در حاضری کو زندگی کا ماحصل جانا
مبارک ہے ترے در پر کسی کا دم نکل جانا
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

ترے در پر شہ والا نہ جانے کتنی بار آئے
کریں کیا عرض آقا کتنے ہم زار و نزار آئے
بہت ہی بے قرار آئے بہت ہی اشکبار آئے
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

ہمیں لینے کو شاہا رحمت پروردگار آئے
ترے قدموں پہ دیدیں جان دل کو پھر قرار آئے
خزاں دیدہ چمن میں دل کے پھر سے اک بہار آئے

www.abulhasanalinadwi.org

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

تری امت پہ آقا دشمنوں کی زور دستی ہے
ادھر ہے زور دستی اور ادھر نکبت ہے پستی ہے
محافظ تیری امت کی خدا کی ایک ہستی ہے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

مدینہ پاک کی بستی بڑی پُر نور بستی ہے
جہاں شام و سحر اللہ کی رحمت برستی ہے
اسی کو ہر مسلماں آنکھ ہر لحہ ترستی ہے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

ہم اپنے گھر سے آقا اس لئے سوئے حرم نکلے
کہ اس پُر نور بستی میں ہمارا کاش دم نکلے
تو پھر ہو درد دل کافور اور سینے سے دم نکلے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

حصول جاہ و دولت کے لئے دارا و جم نکلے
فنا کرنے ہزاروں کو، لئے تیغ دو دم نکلے
ترے قدموں پہ صدقے ہونے لیکن ایک ہم نکلے

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

www.abulhasanalinadwi.org

مبارک نام پر اے احمد مختار صدقے ہم
مقدس ذات پر اے سید ابرار صدقے ہم
منور شکل پر اے مطلع انوار صدقے ہم

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

ترے اخلاق اور عادات پر صد بار صدقے ہم
تری پاکیزہ صورت پر ہزاروں بار صدقے ہم
ہزاروں بار صدقے اور لاکھوں بار صدقے ہم

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

www.abulhasanalinadwi.org

مسلماں ہم ہیں گلہائے گلستانِ محمدؐ ہیں

مسلماں ہم ہیں گلہائے گلستانِ محمدؐ ہیں
خدا کے نام لیوا ہیں غلامانِ محمدؐ ہیں

زہے قسمت دل و جاں سے فدایانِ محمدؐ ہیں
زبان گلفشاں سے ہم ثنا خوانِ محمدؐ ہیں

کیا کرتے ہیں روشن، ہر نفس ظلمت کدے دل کے
لیے ہاتھوں میں اپنے شمع عرفانِ محمدؐ ہیں

نہیں احسان ہم پر اس جہاں کے رہنے والوں کا
خوشا قسمت کہ ہم ممنون احسان محمدؐ ہیں

بچائے گا ہمیں اللہ کفر و شرک و بدعت سے
کہ ہم دربان خوش کردار ایوانِ محمدؐ ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

وہ ہیں پیمبر تا روزِ محشر

حضرت محمدؐ عالم کے سرور　　سب سے مکرم سب سے موقر
جسم منور روح معطر　　بعد از خدا ہیں وہ پاک و برتر
سب کچھ ہمارا، ان پر نچھاور
اللہ اکبـــــر، اللہ اکبـــــر

نازل ہوا ہے قرآن اُن پر　　رحمت خدا کی ہر آن اُن پر
عزت ہماری قربان اُن پر　　کرتے ہیں صدقے ہم جان اُن پر
آقا ہمارے ہم اُن کے چاکر
اللہ اکبـــــر، اللہ اکبـــــر

ختم رُسل ہیں خیر البشر ہیں　　تابندہ اُن سے قلب و نظر ہیں
اُن کے ہی دم سے شام و سحر ہیں　　رخشندہ اُن سے شمس و قمر ہیں
وہ ہیں پیمبر تا روزِ محشر
اللہ اکبـــــر، اللہ اکبـــــر

حق کے وہ ہادی، حق کے منادی　　چڑھ کر صفا پر حق کی ندا دی
اُن کی اذاں سے گونجی جو وادی　　دنیا میں اس نے ہلچل مچادی
تھرّائے اس سے کسریٰ و قیصر
اللہ اکبـــــر، اللہ اکبـــــر

www.abulhasanalinadwi.org

ہر ایک پتھر غارِ حرا کا ہر ایک ذرّہ کوہ صفا کا
ہر ایک گوشہ بدرو قُبا کا ممنون اُن کے فضل و عطا کا
زم زم کے قاسم، معطی کوثر
اللہ اکبـــــر، اللہ اکبـــــر

وہ بابِ کعبہ رُکنِ یمانی میزاب رحمت زم زم کا پانی
والعصر و کوثر سبع المثانی اُن کی نبوت کی ہے نشانی
اُن کے ہیں شاہد محراب و منبر
اللہ اکبـــــر، اللہ اکبـــــر

محبوبِ جاں سے ہیں دل سے پیارے ہم ہیں انہی کے وہ ہیں ہمارے
انسان اُنکے سارے کے سارے کیا مست وشاداں کیا دُکھ کے مارے
وہ ہیں خدا کے محبوب و دلبر
اللہ اکبـــــر، اللہ اکبـــــر

www.abulhasanalinadwi.org

ہر ذرّہ تری خاک کفِ پا کا گہر ہے

عاشق ہوں دل و جاں سے رسولِ عربیؐ کا
مکّی مدنی ہاشمی مُطّلبی کا

اے پاک نبیؐ تیری نظر نورِ سحر ہے
کافور ہوا جس سے فسوں تیرہ شبی کا

آنکھوں میں سبھی کے ہے تیرا حسن سراپا
ہے ذکر زبانوں پہ تری خوش لقبی کا

دنیا میں ترے نام کا شہرہ ہے ہر اک سمت
ہر ایک ہے شاہد تری عالی نسبی کا

ہر ذرّہ تری خاک کفِ پا کا گہر ہے
آقا ہے تو ہی ہر عجمی کا عربی کا

کرتا ہوں تری ذات پہ میں جان کو قرباں
ہے تجھ پہ فدا دل مری امّی و ابی کا

مل جائے مجھے کوثر و تسنیم کا ساغر
ساقی سے تقاضا ہے مری تشنہ لبی کا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے تو ہی طبیب دل بیمار و ہراساں
آیا ہوں لئے شوق میں درماں طلبی کا

ملتا ہے ترے در پہ بلالِ حبشیؓ کو
کیا کام ترے در پہ کسی بولہبی کا

گستاخ زباں، جو بھی ہو خاموش رہے وہ
ہو ناس تری شان میں ہر بے ادبی کا

مسکن ہے ترا پاک سے پاکیزہ مدینہ
کیا کہنا ہے اس شہر کی شیریں رطبی کا

جس شہر کا ہر غنچہ و گل رشک چمن ہے
ہے درجہ بلند اس کے زن و مرد و صبی کا

www.abulhasanalinadwi.org

محمدؐ روح عالم جان جاناں

صلی اللّٰہ علیہ وسلّم

محمدؐ نام نامی کتنا پیارا محمدؐ بے شمار آنکھوں کا تارا
محمدؐ بے کسوں کے ہیں سہارا محمدؐ پر ہے صدقے دل ہمارا
محمدؐ ہیں سکون قلب مضطر
محمدؐ پر جہاں سارا نچھاور
محمدؐ نور چشماں راحت جاں محمدؐ روح عالم جان جاناں
محمدؐ درد عالم کے ہیں درماں محمد کی محبت عین ایماں
محمدؐ دین و دنیا کے ہیں سنگم
محمدؐ ہر کس و ناکس کے ہمدم
محمدؐ زینت کون و مکاں ہیں محمد تاجدار دوجہاں ہیں
محمدؐ غمگسار بے کساں ہیں محمدؐ صدر بزم قدسیاں ہیں
محمدؐ سرگروہ انبیاء ہیں
محمدؐ سرورِ اہلِ صفا ہیں
محمدؐ کی سیادت دونوں عالم محمدؐ کی غلامی فخر آدمؑ
محمدؐ زخم خوردہ دل کے مرہم محمدؐ پر بہ جان و دل فدا ہم
محمدؐ رحمۃ للعالمیں ہیں
محمدؐ خندہ رو روشن جبیں ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

وہ رسولِ خدا خاتم الانبیاء

ہم دل و جان سے ہیں فدائے نبیؐ
ہم اُٹھائے ہوئے ہیں لِوائے نبیؐ

ہے لبوں پر ہمارے ثنائے نبیؐ
ہے دلوں میں ہمارے رضائے نبیؐ

ہے نگاہ کرم دردِ دل کی دوا
سرمۂ چشم ہے خاکِ پائے نبیؐ

بے حقیقت ہے شمس و قمر کی ضیا
در حقیقت ضیا ہے ضیائے نبی

کفر و باطل کا جس دم اندھیرا ہوا
شمع حق لے کے تشریف لائے نبی

راہیں دنیا میں جتنی ہیں باطل ہیں وہ
راہ حق ہے وہی، جو دکھائے نبیؐ

وہ رسول خدا خاتم الانبیاء
حق پہ تھے ان سے پہلے جو آئے نبی

ہے مگر مفتری اور کذّاب ہے
بعد میں ان کے جو بن کے آئے نبی

وہ حبیب خدا احمد مصطفیٰ
وہ جو نبیوں کے سردار آئے نبی
جس کی مدحِ نبیؐ میں زباں تر رہے
ہے وہی شاعر خوش نوائے نبیؐ

www.abulhasanalinadwi.org

خدا کا نام لے لے کر لیں ان کے نام نامی کو

محمدؐ گر ملیں ہم کو تو آنکھوں کو بچھائیں ہم
کفِ پائے مُبارک کو پھر آنکھوں سے لگائیں ہم
خدا کا نام لے لے کر لیں ان کے نام نامی کو
ثنا ان کی کریں ہر دم انہی کے گیت گائیں ہم
کریں قربان جان و مال ان کے ہر اشارہ پر
ادائیں لاکھ ان کی، ہر ادا پر صدقے جائیں ہم
اگر اللہ پہونچادے، ہمیں دربارِ عالی پر
سلام ان کو کریں آنسو بہائیں دل دکھائیں ہم
سنائیں داستانِ درد و غم، پھر دل سکوں پائے
خدا وہ دن دکھائے، روضۂ اقدس پہ جائیں ہم

www.abulhasanalinadwi.org

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ حضور پاک وہ خیر البشر خیر الانام　　ہم خدا کے نام کے بعد آپ کا لیتے ہیں نام
آپ ہیں ختم رسولاں، سرگروہِ انبیاء　　آپ ہیں عالم کے آقا، آپ کا عالم غلام
آپ ہیں شاہِ جہاں، شاہ دلاں شاہِ زمن　　آپکے دم سے مہ وسال وشب ودن صبح وشام
آپ کا پیارا تبسم غنچہ و گل کا نکھار　　آپ کا روئے منور نازش ماہ تمام
آپ کی ہر ہر اَدا بیکل دلوں کی ہے بہار　　آپ کا دلکش ترنم آپ کا شیریں کلام
آپ کے دم سے ہوا ہر کم نظر، عالی نظر　　آپ کے دم سے ہوا دلشاد ہر ناشاد کام
دم قدم سے آپ کے ٹوٹا طلسمِ بولہب　　مصطفائی آپکے دم سے ہوئی عالم میں عام
آپ سے راحت ملی ہر بیکس و مظلوم کو　　آپ کے دم سے ملا عورت کو عزت کا مقام
رحمت عالم بنا کر آپ کو بھیجا گیا　　آپکے ہیں ماہ رو اور آپ کے ہیں مشک فام
آپ ہیں نور سراپا، آپ ہیں خُلق عظیم　　آپ ہیں حُسنِ مجسم آپ ہیں رحمت تمام
آپؐ نے ہم کو دکھائی راہِ حق راہِ نجات　　آپ نے ہم کو بتایا، کیا حلال اور کیا حرام
اللہ اللہ آپؐ کا رتبہ شبِ معراج میں　　انبیاء ہیں مقتدی، اور آپؐ ہیں انکے امام
آپؐ کا جانا خدا کے پاس عرش پاک تک　　بن کے محبوب و مقرب راز دارانہ کلام
آپؐ کی امت کو فرمایا گیا خیر الامم　　آپؐ کی امت کو بخشا ہے خدا نے یہ مقام
آپ کی امت بلاشک امت مرحوم ہے　　امتوں میں آپ کی امت بنی مسک الختام

ہیں محمدؐ اور احمدؐ آپؐ کے پاکیزہ نام
آپؐ پر لاکھوں درود اور آپؐ پر لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

وہ آقا جن کے صدقے میں جہاں کی زیب وزینت ہے

وہ آقا جن کے صدقے میں جہاں کی زیب وزینت ہے
وہ آقا جن کے صدقے میں معزز آدمیت ہے
وہ آقا جن کے دم سے آبرو دنیا کی قائم ہے
وہ آقا جن سے دنیا میں وجودِ علم و حکمت ہے
وہ آقا جو کہ آئے رحمۃ للعالمیں بن کر
وہ آقا جن کا دم سرتا بپا رحمت ہے شفقت ہے
خوشا ان کی غلامی کا شرف مجھ کو بھی حاصل ہے
خدا کا ہی کرم ہے اور خدا کی ہی عنایت ہے
ملی جو کچھ مجھے عزت، ملی جو کچھ مجھے نعمت
یہ سب انکے قدم سے ہے یہ سب ان کی بدولت ہے
مرا ایمان ہے ان سے، محبت عین ایماں ہے
دل و جاں کی محبت سے عزیز ان کی محبت ہے
کیا کرتا ہوں یاد آقا کو، میں شام و سحر ہر دم
کہ انکی یاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہے
بسانا دل کو ان کی یاد سے عشق و محبت سے
یہی بے مثل دولت ہے یہی انمول نعمت ہے
درودوں سے سلاموں سے زباں تر میری رہتی ہے
یہی اک میری عادت ہے یہی اک میری خصلت ہے

www.abulhasanalinadwi.org

نہ ہو عشق و محبت گر کسی دل میں محمدؐ کی
حقیقت میں وہ دل دل ہی نہیں پتھر کی مورت ہے
نہ ہو جس کو تعلق حضرتِ ختمِ رسالتؐ سے
علی الاعلان کہتا ہوں مجھے اس سے عداوت ہے
محمدؐ مصطفےٰ سے عشق ہے کار مسلمانی
فدا کرنا دل و جاں کا مقامِ اہل سنت ہے
انہیں سے گلشن عالم میں جاں افزا بہار آئی
انہیں کے دم سے ہر ہر پھول میں رنگت ہے نکہت ہے
انہیں کی ذات کے صدقے، مرے نزدیک دنیا میں
حقیقت ہے حقیقت، بے حقیقت بے حقیقت ہے
رواں ہوتے ہیں آنسو جب مدینہ یاد آتا ہے
کہ جس کا چپہ چپہ، گوشہ گوشہ، مثل جنت ہے
تمنا ہے لگاؤں خاک طیبہ اپنی آنکھوں سے
بلا شک خاک طیبہ سرمۂ چشمِ بصیرت ہے
درود صد ہزار ان پر سلام بے شمار ان پر
کہ ان کے دم سے میری آبرو ہے میری عزت ہے

www.abulhasanalinadwi.org

امت جن کی ہے خیر الامم

مجھ حقیر و بے نوا پر ہے کرم اللہ کا　　اُمتی مجھ کو بنایا ہے رسول اللہ کا
وہ رسول اللہ، محبوب خدا، ختم الرسل　　وہ رسول اللہ دانائے سبل مولائے کل
وہ رسول اللہ جو ہیں رحمۃ للعالمیں　　وہ رسول اللہ، یٰسین، صادق وطٰہٰ امیں
وہ رسول اللہ جن کی خاکِ پا خاکِ شفا　　وہ رسول اللہ جنکا حکم ہے خُذْ مَا صَفَا (۱)
وہ رسول اللہ شاہد جن کے ہیں لوح وقلم　　وہ رسول اللہ امت جن کی ہے خیر الاُمم
وہ رسول اللہ جن کے دم قدم سے کائنات　　وہ رسول اللہ جن کی ہر ادا جانِ حیات
وہ رسول اللہ جن کا ہے ہر اک ادنیٰ غلام　　وہ رسول اللہ پاکیزہ صفت شیریں کلام
وہ رسول اللہ جن کا معجزہ شق القمر　　وہ رسول اللہ جن کے دم سے ہیں شام وسحر
وہ رسول اللہ جن کا فیض ہے فیض عمیم　　وہ رسول اللہ جن کی ذات ہے ذاتِ کریم
وہ رسول اللہ جن پر دل فدا اور جاں نثار　　وہ رسول اللہ جن پر باپ صدقے ماں نثار
وہ رسول اللہ جن سے گلشن ہستی نہال　　وہ رسول اللہ جن سے دونوں عالم کا جمال

وہ رسول اللہ شاہ انس وجاں شاہ زمن
وہ رسول اللہ جان دو جہاں جان چمن

---

(۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمانا یاد ہے کہ "دَعْ مَا یَرِیْبُكَ إِلیٰ مَا لَا یَرِیْبُكَ" یعنی چھوڑ دو جو تم کو شک میں ڈالے اور اس چیز کو اختیار کرو، جس سے تمہارے دل میں کھٹک محسوس نہ ہو۔ بے شک سچ اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

گلشن طیبہ کی صبح مشکبار

آرہی ہے یاد مجھ کو بار بار
گلشن طیبہ کی صبح مشکبار

سبز گنبد کا جمال دلفروز
وہ کلس کا حسن دل کش نور بار

روضۂ جنت وہ محراب النبیؐ
سر بسجدہ ہونے والوں کی قطار

حاضری آقا کے در خدّام کی
سر جھکائے، دل کو تھامے، اشکبار

روضۂ اطہر پہ ہر دم صبح و شام
وہ سلاموں کی بہار اندر بہار

کاش مجھ میں طاقت پرواز ہو
اُڑ کے پہونچوں اپنے آقا کے دیار

چھوڑ دوں اپنے دلِ بے تاب کو
جب قریب آئے مدینہ کا حصار

میں چلوں چل کر تھموں تھم کر چلوں
نعت پڑھتا جھومتا مستانہ وار

روضۂ اقدس پہ ہو جب حاضری
ہوں نگاہیں پست و آنکھیں اشکبار

تھام کر پردے حریم خاص کے
میں کروں عرض اے حبیب کردگار

السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے مرسلِ پروردگار

السلام اے راحت قلب و نظر
السّلام اے وجہِ تسکین و قرار

السّلام اے محسنِ انسانیت
السّلام اے بے کسوں کے غمگسار

حاضری کے گرچہ میں لائق نہیں
ہوں ذلیل و کم نظر، بے اعتبار

ہے مگر اک خاص نسبت آپ سے
ہوں غلام بے نوا و خاکسار

آپ کی الفت میں، میں دیوانہ ہوں
آپ ہی کے عشق کا ہوں بادہ خوار

آپ ہیں میری نگاہِ مست میں
آفتاب شوق و جانِ انتظار

آپ کے در پر جو میں حاضر ہوا
مل گئی مجھ کو حیاتِ نو بہار

www.abulhasanalinadwi.org

خوبئ قسمت پہ مجھ کو ناز ہے — ہم کلامی کا ملا جو افتخار
خوب دل بھر کے سناؤں حالِ دل — حسرتیں دل کی نکالوں بار بار
بارشِ عرقِ ندامت اس طرف — اُس طرف ہو نور و رحمت کی پھوار
اِس طرف ہو عشق و مستی درد و سوز — اُس طرف ہو اک تبسم تو بہار
دیر تک کہتا رہوں، روتا رہوں — کم نہ ہوں آخر تلک، اشکوں کے تار
آبلہ پا آپ کی گلیوں میں پھر — کر کے اپنے جیب و دامن تار تار
نام لے لے کر خدا کا میں پھروں — رات دن، شام و سحر دیوانہ وار
آپ کے قدموں پہ میں دم توڑ دوں — جان دے دوں آپ پر پروانہ وار
ایک گوشہ میں بقیع پاک کے — خاک کا پیوند ہوں زیرِ جدار
پھر نصیبا جاگ جائے گا مرا — ہوگا میرا خوش نصیبوں میں شمار

ہاں اسی صورت میں پھر آ جائے گا
عمر بھر کی بے قراری کو قرار

انہیں کی ذات پاکیزہ ہے فخرِ نوعِ انسانی

نبی کے عشق میں مضمر سکونِ دل کا ساماں ہے
محبت ان سے کرنا جان و دل سے عین ایماں ہے
وہی ہیں رحمتِ عالم، وہی ہیں محسنِ عالم
تصدق ان پہ دل میرا، فدا ان پر مری جاں ہے
محمدؐ نام ہے اُن کا درود اُن پر سلام اُن پر
انہیں کی ذات عالی میرے جان و دل کی سلطاں ہے
وہ محبوب خدا ہیں، اور امام الانبیاء ہیں وہ
انہیں کا سارے عالم پر کرم ہے، اور احساں ہے
وہ مومن ہے جسے ایمان ہو اُن کی رسالت پر
محبت اُن سے جس کو ہے، وہی اصلاً مسلماں ہے
انہیں کی ذات پاکیزہ ہے فخرِ نوعِ انسانی
انہیں کی ذات عالی شاہ دیں، ختم رسولاں ہے
انہیں کی خاکِ پائے پاک کا ہر ذرّہ تاباں
بلا شک نازشِ درِ یمن لعلِ بدخشاں ہے
انہیں کی زلف کی خوشبو پہ ہے مشک ختن قرباں
جبینِ پاک و روشن پر تصدق ماہ تاباں ہے
انہیں کے پیارے دنداں سے ملا ہے آب موتی کو
جمال و حُسن گوہر کا فدائے حُسنِ دنداں ہے

www.abulhasanalinadwi.org

تبسم سے انہیں کے غنچہ و گل مسکراتے ہیں
انہیں کا روئے انور مطلع مہر درخشاں ہے

جو ان کے ذکر سے معمور ہے وہ دل ہے پاکیزہ
مبارک ہے زباں جو مدح میں ان کی گل افشاں ہے

زباں گستاخ ہو جس شخص کی بھی شان عالی میں
وہ اپنے دور کا بوجہل ہے بولہب و ہاماں ہے

فدا اُن پر کرے جو دل، وہی ہے صاحب ایماں
انہیں جو دل نہ دے، وہ دشمن دیں دشمن جاں ہے

مجھے محبوب ہے ہر فرد، اس دربارِ عالی کا
مری آنکھوں کا تارا ہے جو ان کے در کا درباں ہے

www.abulhasanalinadwi.org

نبوت ختم ہے ان پر نبی ہیں وہ قیامت تک

حضور پاک سے عشق و محبت ہے شعار اپنا
انہیں کے ہجر میں رہتا ہے ہر دم دل فگار اپنا

فدا ہونا مرا ہے کام اُن کے چشم و ابرو پر
ادائیں ان کی لاکھوں ہر ادا پر دل نثار اپنا

وہ محبوب خدا ہیں اور وہ ہیں رحمتِ عالم
وہی آقا ہیں میرے اور خدا پروردگار اپنا

محبت میں انہیں کے ہر نفس رہتا ہوں دیوانہ
انہیں کے عشق میں ہے جیب و دامن تار تار اپنا

انہیں کے چاہنے والوں میں اپنے کو سمجھتا ہوں
انہیں کے عاشقوں میں ہوتا رہتا ہے، شمار اپنا

انہیں کے عشق سے آباد میرا خانۂ دل ہے
یہی ہے شادمانی جس سے ہے دل ہمکنار اپنا

وہ مل جائیں تو فرشِ راہ کردوں اپنی آنکھوں کو
یہی اک آرزو رکھتا ہے دل لیل و نہار اپنا

انہیں کے عشق میں شام و سحر غلطاں رہوں ہردم
اسی میں ہے سکوں اپنا اسی میں ہے قرار اپنا

نبوت ختم ہے اُن پر، نبی ہیں وہ قیامت تک
غلامی پر ہے اُن کی منحصر عزّ و وقار اپنا

www.abulhasanalinadwi.org

اگر چاہے مرا اللہ پہونچوں اُن کی خدمت میں
دکھاؤں اُن کو بالآخر میں دل زار و نزار اپنا

کروں جب عرض خدمت میں مرے آقا مرے آقا
تو فرمائیں کہ یہ بھی ہے غلام خاکسار اپنا

الٰہی ختم فرمادے، فراق و ہجر کی گھڑیاں
گذرتا جارہا ہے حد سے ہائے انتظار اپنا

تمنا ہے انہیں کے پاک قدموں پر میں دم توڑوں
بنے مدفن بقیع پاک میں زیرِ جدار اپنا

نظر میری پڑا کرتی ہے طیبہ جانے والے پر
قدم اٹھتا ہے ہر دم اس طرف مستانہ وار اپنا

نہ چاہوں کیوں وہاں جانا وطن ہے وہ مرے دل کا
دیار پاک طیبہ ہے حقیقت میں دیار اپنا

اسی کی خاک کے ذرے مری آنکھوں کے تارے ہیں
اسی کی ہر زمیں ہے گلستان نو بہار اپنا

مرے ہیں جسم و جاں گھر میں، مرا دل ساکن طیبہ
وہاں کے ذرہ ذرہ پر فدا جاں دل نثار اپنا

دل و جاں سے ادب کرتا ہوں طیبہ کے بڑوں کا میں
وہاں کے بچہ بچہ کو دیا کرتا ہوں پیار اپنا

کسی صورت میں پہونچوں دل بہت ہے بیقرار اپنا
دیار پاک طیبہ ہے حقیقت میں دیار اپنا

www.abulhasanalinadwi.org

وہ بیکسوں کے والی وہ بے بسوں کے حامی

جس ذات کا محمدؐ ہے پاک نام نامی
بخشی ہمیں خدا نے اس ذات کی غلامی

اپنے پرائے سب کے وہ غمگسار و ہمدم
وہ بیکسوں کے والی وہ بے بسوں کے حامی

آقا ہیں وہ ہمارے ہم ہیں غلام انکے
انکے ہی پاک دیں کے ہم داعی و پیامی

ہر ایک کی زباں پر ہے پاک نام اُن کا
رازی ہوں یا غزالی، قدسی ہوں یا کہ جامی

اللہ کے پیمبر سرتاج انبیاء کے
ادنیٰ غلام اُن کے ہیں نامی و گرامی

وہ شفقت مجسم وہ رحمت دو عالم
کیا اُن کی مہربانی کیا اُن کی خوش کلامی

وہ بالیقیں نبی ہیں تا روز حشر سب کے
ہے عام جو نبوت تو فیض ہے دوامی

www.abulhasanalinadwi.org

گنبدِ خضرا کو دیکھ کر

دل غمزدہ میرا مسرور ہے آج
مرا دل محبت سے معمور ہے آج
میں قسمت پہ اپنی ہوں جتنا بھی نازاں
مری آنکھ دل مست ومخمور ہے آج

مری آرزو آج پوری ہوئی ہے
مرے سامنے قبۂ نور ہے آج
سکون و قرار آج رگ رگ بسا ہے
مرا سینہ تو وادیٔ طور ہے آج

خدا کی ہے قدرت یہاں میں ہوں پہونچا
بلندی پہ یہ میرا مقدور ہے آج
ہے سر سبز و شاداب طیبہ کی وادی
جدھر دیکھئے نور ہی نور ہے آج

کہاں ہند بھارت کہاں پاک طیبہ
وہ ظلماتی بستی بہت دور ہے آج

www.abulhasanalinadwi.org

محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ نور چشماں جان جاناں　　محمدؐ درد عالم کے ہیں درماں
محمدؐ رحمت حق فضل رحماں　　محمدؐ پر فدا صبح گلستاں
محمدؐ پر میں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ سرور کون ومکاں ہیں　　محمدؐ بادشاہ دو جہاں ہیں
محمدؐ صدر بزم انس و جاں ہیں　　محمدؐ غمگسار و مہرباں ہیں
محمدؐ پر میں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ وجہ تسکینِ دو عالم　　محمدؐ ہر کس و ناکس کے ہمدم
محمدؐ نازِ موسیٰ فخر آدمؑ　　محمدؐ سب رسولوں میں ہیں خاتم
محمدؐ پر میں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ محسن نوع بشر ہیں　　محمدؐ تاجدار بحر و بر ہیں
محمدؐ سرور اہل نظر ہیں　　محمدؐ پر فدا سب سر بسر ہیں
محمدؐ پر میں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ رحمۃ للعالمیں ہیں　　محمدؐ شمع بزم مرسلیں ہیں
محمدؐ مہبط روح الامیں ہیں　　محمد سرگروہ اہل دیں ہیں
محمدؐ پر میں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

www.abulhasanalinadwi.org

محمدؐ نام سب ناموں میں پیارا محمدؐ بے کسوں کے ہیں سہارا
محمدؐ نے ہی عالم کو سنوارا محمدؐ کا ہے جو ہے غم کا مارا
محمدؐ پر ہیں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ کی نگہ سے خوش نگاہی محمدؐ کے قدم سے فقرو شاہی
محمدؐ ہی کی رہ گاہوں میں راہی محمدؐ ہی کی دیتا ہوں گواہی
محمدؐ پر ہیں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ روح گل ناز چمن ہیں محمدؐ یوسف گل پیرہن ہیں
محمدؐ ہمدم شیریں سخن ہیں محمدؐ خندہ رو غنچہ دہن ہیں
محمدؐ پر ہیں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ احمد و محمود وحامد محمدؐ مصطفیٰ مشہود و شاہد
محمدؐ صادق و مصدوق و ساجد محمدؐ سے جلے جو وہ ہے حاسد
محمدؐ پر ہیں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ ہاشمی قرشی تہامی محمدؐ مرسل خیر الانامی
محمدؐ کی غلامی شاد کامی محمدؐ پر فدا نامی گرامی
محمدؐ پر ہیں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

محمدؐ گر ملیں آنکھیں بچھاؤں محمدؐ کو میں حال دل سناؤں
محمدؐ کو میں پُرغم دل دکھاؤں محمدؐ پر بالآخر صدقے جاؤں
محمدؐ پر ہیں صبح و شام صدقے
محمدؐ پر ہیں خاص و عام صدقے

www.abulhasanalinadwi.org

چاند کو دیکھ کر

اے ہلال و بدر تو قابل ہے میرے پیار کے
تو نے دیکھا روئے انور کو مرے سرکار کے

اک جھلک سے روئے انور کی بنا تو ماہِ نو
نور بڑھتا ہی گیا دیدار سے ہربار کے

کیا حسیں دیدار تھا جس سے ہوا تو ماہتاب
چاندنی تجھ کو ملی صدقے میں اس دیدار کے

سارے عالم کو ملی ہے جو بھی دولت حسن کی
یہ کرشمے ہیں جمالِ روئے پُر انوار کے

اس سراپا حسن کی یادوں سے ہے سرشار دل
ہو تصدق سارا عالم اس دِل سرشار کے

جو بھی ہو سرشار پی کر بادۂ عشقِ نبی
میکدہ کا میکدہ قربان اس میخوار کے

عشقِ محبوبِ خُدا سے جو بھی دِل بیدار ہو
عالمِ بیدار صدقے اس دِل بیدار کے

ناز ہے ہم کو کہ ہے ایک نسبت آپ سے
گرچہ ہیں مارے ہوئے ہم ذلّت وادبار کے

جس میں آئی آپ کے دم سے بہار اندر بہار
ہم گلِ تر ہیں اسی اک گلشن بے خار کے

زخمی دلوں کا مرہم

وہ سرورِ دو عالم وہ رحمتِ مجسم
وہ فخرِ ولدِ آدم حضرت رسولِ اکرم
محبوب ہیں خدا کے اُن پر فدا دو عالم
وہ بے کسوں کے والی وہ بے بسوں کے ہمدم
ہر جنبشِ لب اُن کی زخمی دلوں کا مرہم
وہ ابر ہیں کرم کے وہ پیار کی ہیں شبنم
آتی ہے یاد اُن کی ہوتا ہے دور ہر غم
لب پر ہے نامِ نامی دل میں ہے عشقِ پیہم
فرمائیں جو وہ حق ہے باقی جو ہے وہ مبہم
اُن پر درود پیہم
اُن پر سلام ہر دم

www.abulhasanalinadwi.org

شاہ کل، فخر رسل، خیر الانام

السلام، اے فخر آدم السلام السلام اے سب کے ہمدم السلام
السلام اے زیب عالم السلام السلام اے جان جانم السلام
شاہ کل فخر رسل خیر الانام
ذات عالی پر میرے لاکھوں سلام
السلام، اے مرسل عزت مآب السلام اے شافع یوم الحساب
السلام اے رشک ماہ و آفتاب السلام اے صاحب ام الکتاب
آپ پر اللہ کی رحمت مدام
آپ پر ہر دم میرے لاکھوں سلام
السلام اے خاتم پیغمبراں السلام اے تاجدار دوجہاں
السلام اے زینت کون و مکاں السلام اے سرور انس و جاں
آپ پر قربان ہو عالم تمام
آپ پر ہر آں میرے لاکھوں سلام
السلام اے وجہ تسکین و قرار السلام اے بیکسوں کے غم گسار
السلام اے صاحب عزو وقار السلام اے دونوں عالم کی بہار
ملت بیضا کے رہبر اور امام
آپ کی ناموس پر لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

سید الکونین ذو الوجہ الجمیل

آپ احمد آپ محمود و حمید — اشہد و مشہود و شاہد اور شہید
مصطفیٰ، مختار و قاسم اور حبیب — آپ اسعد، آپ مسعود و سعید

امّی و شافی، مطاع و مقتفی — مقتصد معلوم و کافی مکتفی
صاحب البرہان و شافع اور وفی — صاحب الآیات واکلیل و صفی

سید الکونین ذو الوجہ الجمیل — صاحب البرہان مصباح السبیل
موصل و موصول و واصل اور اصیل — ناطق و عاقل مزمّل اور عقیل

اطہرو طاہر، مطہر اور طہیر — آپ ذو عز و مکرم اور شہیر
مجتبیٰ، مامون و منذر اور نذیر — صاحب الخلق مبشر اور بشیر

انصر و منصور و ناصر اور نصیر — ظاہر و اظہر من الشمس و ظہیر
نور و انور اور ضیاء بدر منیر — صاحب السلطان آمر اور امیر

صادق و صدق و مصدّق اور امین — نجم ثاقب عاقب و حق مبین
عروۃ الوثقیٰ، امام المتقین
متقی، اتقی، تقی، اور متین

www.abulhasanalinadwi.org

مدینہ کی ہے وہ پاکیزہ بستی

جہاں ہے نور کا اک شامیانہ　　جہاں پر ہے سجی بزم شہانہ
جہاں لعل و گہر کا ہے خزانہ　　جہاں کا ہے مبارک ہر زمانہ
مدینہ کی ہے وہ پاکیزہ بستی
جہاں دن رات رحمت ہے برستی

جہاں کی رات بھی دن سے منور　　جہاں کا خار بھی گل سے ہے بہتر
جہاں ملتے ہیں جھک کر ماہ واختر　　جہاں کا ہر مکیں محبوب و دلبر
مدینہ کی ہے وہ پاکیزہ بستی
جہاں دن رات رحمت ہے برستی

جہاں کی ہر گلی دار الشفا ہے　　جہاں کا چپہ چپہ دلکشا ہے
جہاں کی دلنواز آب و ہوا ہے　　جہاں کا لحہ لحہ جاں فزا ہے
مدینہ کی ہے وہ پاکیزہ بستی
جہاں دن رات رحمت ہے برستی

جہاں ہے اہل دل کی ایک بستی　　جہاں معدوم ہے باطل پرستی
جہاں چھاتی ہے دل پر کیف ومستی　　جہاں حاصل ہے حق کو بالا دستی
مدینہ کی ہے وہ پاکیزہ بستی
جہاں دن رات رحمت ہے برستی

www.abulhasanalinadwi.org

جہاں ہوتا ہے دل سے دور کینہ جہاں آتا ہے جینے کا قرینہ
جہاں ملتا ہے دل کو اک سکینہ جہاں کا ذرہ ذرہ ہے نگینہ
مدینہ کی ہے وہ پاکیزہ بستی
جہاں دن رات رحمت ہے برستی

رہے آرام گاہ شاہِ لولاک رہے وہ مرکز اصحاب ادراک
وہاں کا عالمِ پاک اور ہم خاک چہ نسبت خاک را با عالم پاک
مدینہ کی ہے وہ پاکیزہ بستی
جہاں دن رات رحمت ہے برستی

www.abulhasanalinadwi.org

آرام گاہِ شاہ لولاک

جہاں ہے نور کا اک شامیانہ
سجی ہے جس جگہ بزم شہانہ
جہاں لعل و گہر کا ہے خزانہ
مبارک ہے جہاں کا ہر زمانہ

أنت عن ناظري تلك الخيام
على سكانها مني السلام

جہاں کا ذرہ ذرہ ہے منور
جہاں کا خار بھی گل سے ہے بہتر
جہاں ملتے ہیں جھک کر ماہ و اختر
جہاں کا ہر مکیں محبوب و دلبر

أنت عن ناظري تلك الخيام
على سكانها مني السلام

جہاں کی ہر گلی دار الشفا ہے
جہاں کا چپہ چپہ دلکشا ہے
جہاں کی دلنواز آب و ہوا ہے
جہاں کی زندگی راحت فزا ہے

أنت عن ناظري تلك الخيام
على سكانها مني السلام

www.abulhasanalinadwi.org

جہاں ہے اہل حق کی ایک بستی
جہاں معدوم ہے باطل پرستی
جہاں دن رات رحمت ہے برستی
جہاں چھاتی ہے دل پر کیف و مستی

أنت عن ناظري تلك الخيام
على سكانها مني السلام

ہے جس کا نام طیبہ اور مدینہ
جہاں آتا ہے جینے کا قرینہ
دل مضطر کو ملتا ہے سکینہ
دلوں سے دور ہوجاتا ہے کینہ

أنت عن ناظري تلك الخيام
على سكانها مني السلام

زہے آرام گاہِ شاہ لولاک
زہے وہ مرکزِ اصحاب ادراک
وہاں کا عالم پاک اور ہم خاک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

أنت عن ناظري تلك الخيام
على سكانها مني السلام

www.abulhasanalinadwi.org

درود
وسلام

www.abulhasanalinadwi.org

اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ رسالت مآبؐ اور شہِ دو جہاں
پاک نام آپ کا لے یہ گندی زباں
ہے مجال اس کی کیا اور جرأت کہاں
اک خیال آگیا اور آنسو رواں

سید ولدِ آدم وہ خیرُ الانام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

کیسا وہ جوہرِ فرد پیدا ہوا
سارے عالم میں پھیلی ہے اس کی ضیا
گنگنانے لگے ہیں یہ ارض و سما
آگیا جانِ کون و مکاں آگیا

کہہ اُٹھے یک زباں رات دن صبح و شام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

آمنہ کا وہ پیارا وہ دُرِّ یتیم
بیکسوں کا سہارا وہ لُطفِ عمیم
سب کی آنکھوں کا تارا وہ ذاتِ کریم
جان و دل ماہ پارا وہ خُلقِ عظیم

جس کی ہر ہر ادا واجب الاحترام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کی آمد سے بادِ نسیم آگئی
رحمتِ حق کی ہر سو گھٹا چھاگئی
چھاگئی اور پھر نور برسا گئی
غم کی ماری تھی دُنیا سکوں پاگئی

زندگی بھر پلایا محبت کا جام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

کارواں گم تھا تاریک اور رات تھی
خوفناک ایک جنگل تھا برسات تھی
ساری دنیا تھی کیا بحرِ ظلمات تھی
بدحواسی تھی بگڑی ہوئی بات تھی

آگیا ظلمتِ شب میں ماہِ تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

زندہ در گور ہوتی تھیں اُف لڑکیاں　　کفر خنداں تھا اور ظلم آتش فشاں
آگ کی ایک بھٹی بنا تھا جہاں　　ظلم وہ! لے رہا تھا ہر اک سسکیاں
بخشی مُردہ دلوں کو حیاتِ دوام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جاہلیت میں عورت تھی اک جانور　　ٹھوکریں کھاتی پھرتی تھی وہ در بدر
راہ و منزل سے اپنی تھی وہ بے خبر　　کوئی اس کا نہ تھا، شام تھی بے سحر
عورتوں کو دیا حُریّت کا مقام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس نے کُندن بنایا مسِ خام کو　　جس نے قُرباں کیا حق پہ آرام کو
صبح سے جس نے بدلا ہر اک شام کو　　سارے عالم میں پھیلایا اسلام کو
جس پہ نازل ہوا ہے خدا کا کلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

معجزہ جس کا ادنیٰ تھا شقُّ القمر　　جس کی آمد جہاں میں نسیمِ سحر
اس کی آمد نہ ہوتی جہاں میں اگر　　ٹھوکریں کھاتی انسانیت در بدر
لے کے آیا محبت کا دل کش پیام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

گالیاں جس نے دیں اس کو تحفے دیے　　زخم جس کے لگے، زخم اس کے سیے
عافیت کی دُعا مانگی سب کے لیے　　کی جفا جس نے بدلے وفا سے دیے
جس نے سب کو پلایا محبت کا جام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ خدا کا نبی خاتم المُرسلیں　　مطلعِ نور تھی جس کی پیاری جبیں
ذات ایسی ملے گی بتاؤ کہیں؟　　ہو جو اتنی عظیم و وَجیہ وحَسیں
جس کی ہر بزم، جس کے سبو، جس کے جام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

جس پہ جانیں فدا، جس پہ قربان دل — آسمان وزمیں، رنگ و بو، آب و گِل
رہ گیا مٹ کے وہ، ہوگیا جو مخِل — کفر بھی سرنگوں، شرک بھی ہے خجل

خاک پا کے برابر خواص و عوام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جس کی آمد سے پہلے تھے گھر گھر صنم — مرکزِ شرک سارا بنا تھا حرم
رکھ دیے شرک پر اپنے دونوں قدم — جس کی عظمت کے شاہد ہیں لوح و قلم

جس کا دونوں جہاں میں ہے اعلیٰ مقام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

پاک دامان و پاکیزہ قلب و نگاہ — اس کی عِفت پہ اپنے پرائے گواہ
کیمیا بن گیا جس پہ ڈالی نگاہ — رکھ دیا مٹا کر ہر خطا و گناہ

وہ عفیف و کریم اور عالی مقام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

حُسن ایسا نہیں جس کا کوئی جواب — وہ جبیں جو کہ ہے مطلعِ آفتاب
ایسے دنداں، ملی جن سے موتی کو آب — روئے انور کہ ہے گرد تک ماہتاب

حُسنِ عالم اسی پر ہوا ہے تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ تبسم لبوں پر سراپا بہار — وہ تکلم کہ جیسے گلوں کا نکھار
کھل گئی جو کبھی زُلف بھی ایک بار — ہوگئی پھر ہوا اور فضا مشک بار

جس کی ہر سانس پر ہے تصدُّق مشام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ رسولوں میں آخر جو مُرسَل ہوا — جس پہ قرآن سارا منزّل ہوا
جس کا ہر لفظ و جملہ مُدَلّل ہوا — دینِ اسلام جس پر مکمّل ہوا

ہوگئے جس پہ دین و شریعت تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

تھا جہاں بحرِ ظلمات میں تہ نشیں   لات وعزیٰ کے آگے پڑی تھی جبیں
اس پہ صدقے دیا ہم کو دینِ مبیں   اس نے بخشی ہمیں ایک شرعِ متیں
جس نے سب کو بتایا حلال و حرام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

بات مانی جنہوں نے ستائے گئے   آگ کے فرش پر کچھ لٹائے گئے
کھینچ کر کچھ سرِ دار لائے گئے   حق کی آواز پھر بھی لگائے گئے
تھے خبیبؓ اور خبابؓ جس کے غلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ صہیبؓ اور سلمانؓ و یاسرؓ، بلالؓ   زیدؓ و عمارؓ بھی خوش خیال و خصال
جن کو حاصل یقیں تھا تمام و کمال   جن پہ قربان شاہی جمال و جلال
ہیں اسی کے سبھی خوبرو و مشک فام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

جن کی کوشش سے بادِ بہاری چلی   جن سے ہر شاخ گلشن کی پھولی پھلی
چٹکی اسلام کی جن سے ہر ہر کلی   وہ ابو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ
جس کے ادنیٰ غلام فاتحِ مصر و شام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

فاطمہؓ پیاری بیٹی، حسینؓ و حسنؓ   پارۂ دل جگر گوشۂ جزوِ بدن
جن سے آراستہ ہے نبیؐ کا چمن   ہیں چمن کے گل و لالہ و نسترن
ایک ہے سیفِ حق ایک صلح تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ دیارِ نبی رشکِ ارض و سما   پاک جس کی زمیں پاک جس کی فضا
جس کا شیریں ہے پانی معطر ہوا   خاک کو جس کی کہتے ہیں خاکِ شفا
شوق ہے اس کی جانب چلوں تیز گام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

رشک تجھ پر ہے مجھ کو بہت اے صبا تو مدینہ کو جاتی ہے صبح و مسا
ایک میں ہوں سَراپا گناہ و خطا کاش مجھ کو بھی حاصل ہو خاکِ شفا

میرے لب پر یہی رات دن صبح و شام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

آتشِ شوق ہے تیز سے تیز تر میں ہوں گرمِ سفر ہر نفَس ہر نظر
ہے حسیں رہ گزر عشق ہے راہ بر روضۂ پاک ہے منزلِ معتبر

میری قسمت کہ ہوں زائر و ہم کلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

دیر سے کہہ رہی ہے درود وسلام آگیا اے زباں فدویت کا مقام
اب نبیٔ مکرم کا لے پاک نام ہاں مگر باادب اور بصد احترام

جس کے صدقے میں عالم کا سارا نظام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ حبیبِ خدا، طاہر و مصطفےٰ قاسم و حامد و محمد و مرتضےٰ
صادق و رحمۃ و طیب و مجتبےٰ طٰہٰ، یٰسین، مکی، وہ خیر الوریٰ

وہ شفیع و منیر و شہید و امام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ حجازی، تہامی، یتیم و غنی وہ رؤف و بشیر و نذیر و نبی
وہ رسول و مذکر امیں ہاشمی وہ ہے اُمی لقب ابطحی، متقی

جس کے محمود، احمد محمد ہیں نام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

جہانِ رنگ و بُو نے ڈیرے اپنے ڈالے تھے
تھیں راتیں بھی اندھیری، اور دن بھی کالے کالے تھے
درندوں کے حوالے تھے جو انساں بھولے بھالے تھے
غریبوں، بیکسوں کی ہر طرف آہیں تھیں نالے تھے
درود اس پر جو بن کر راحت قلب حزیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

خدائے دو جہاں کے باغ کا پاکیزہ دل مالی
وہ جس کے دم سے آئی گلشن عالم میں ہریالی
وہ جس نے خار کی گل سے محبت کی بنا ڈالی
وہ آیا تو پھلی پھولی گلستاں کی ہر اک ڈالی
درود اس پر جو بن کر مظہرِ نور مبیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

وہ محبوب خدا جس کا محمد نام نامی تھا
ہزاروں نام صدقے جس پہ وہ اسم گرامی تھا
غریبوں، بیکسوں کا اور لاچاروں کا حامی تھا
وہ جس کی ذاتِ پُر انوار کا فیض تمامی تھا
درود اس پر جو بن کر مہبط روح الامیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں جس کے حسن کے پرتو ثوابت اور سیارے
بنے جس کی نظر سے خاک کے ذرے بھی مہ پارے
ہر اک سے بڑھ کے محبوب و عزیز و دلبر و پیارے
"پری پیکر نگارے سرو قدے لالہ رخسارے"

درود اس پر جو بن کر چاند سے زیادہ حسیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، محبوب سبحانی
جلائی کفر کی ظلمت میں جس نے شمع ایمانی
جو اونٹوں کو چراتے تھے، انہیں بخشی جہاں بانی
عطا شاہوں کو درویشی کی درویشوں کو سلطانی

درود اس پر جو بن کر صاحب عزم و یقیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

اشارہ سے ہی جس نے چاند کے دو ٹکڑے فرمائے
جنہوں نے پھینکے پتھر ان سبھوں پر پھول برسائے
دعائیں ان کے حق میں کیں جنہوں نے زخم پہنچائے
گئے جو قتل کرنے چوم کر قدموں کو وہ آئے

درود اس پر جو بن کر خندہ رو روشن جبیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ تھے چار یار اس کے
تھے چاروں جانشیں اسکے تھے چاروں جاں نثار اس کے
وہی تھے غمگسار اس کے، وہی تھے راز دار اس کے
خدا رحمت کرے ان پر کہ تھے طاعت گزار اس کے

درود اس پر جو بن کر سرور اہل یقیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں دنیا میں جن کا کوئی وہ اہل وعیال اس کے
غریب اس کے شکستہ قلب اس کے خستہ حال اس کے
خبیبؓ و یاسرؓ و عمارؓ وخبابؓ و بلالؓ اس کے
صہیبؓ و زیدؓ وسلمانؓ واسامہؓ خوش خصال اس کے
درود اس پر جو بن کر خاک کا مسند نشیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

محمدؐ شمع محفل، اور صحابہؓ ان کے پروانے
انہی کی پاک صحبت سے بنے وہ حق کے دیوانے
وہ چھلکاتے تھے ہر سو بادۂ عرفاں کے پیمانے
وہ کیا جانیں انہیں جو ان کی عظمت سے ہیں بیگانے
درود اس پر کہ اُس جیسا کوئی بن کر نہیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

مسلماں ہم ہیں، گلہائے گلستانِ محمدؐ ہیں
خدا کے نام لیوا ہیں، غلامانِ محمدؐ ہیں
زبانِ گل فشاں سے ہم ثنا خوانِ محمدؐ ہیں
لئے ہاتھوں میں اپنے شمعِ عرفان محمدؐ ہیں
درود اس پر جو بن کر شمعِ بزمِ مرسلیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

محمدؐ گر ملیں ہم کو تو پلکوں کو بچھائیں ہم
کفِ پائے مبارک کو پھر آنکھوں سے لگائیں ہم
ثنا ان کی کریں ہر دم، انھیں کے گیت گائیں ہم
ادائیں لاکھ ان کی، ہر ادا پر صدقہ جائیں ہم
درود اس پر جو بن کر صادق الوعدٗ امیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

www.abulhasanalinadwi.org

مدینہ جب بھی پہونچیں ہم، گریباں چاک ہو جائیں
در اقدس پہ قرباں شہ لولاک ہو جائیں
بقیع پاک میں پھر ہم سپرد خاک ہو جائیں
تو مل کر اس مبارک خاک میں ہم پاک ہو جائیں

درود اس پر جو بن کر سبز گنبد کا مکیں آیا
سلام اس پر جو بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

درود اُن پر سلام اُن پر

محمد افضلؐ و برتر، درود ان پر سلام ان پر
خدا کی رحمتیں جن پر، درود ان پر سلام ان پر

وہ سرکار دوعالم ہیں، وہ فخر ولد آدم ہیں
فدا ان پر مہ و اختر، درود ان پر سلام ان پر

دکھائی راہ حق ہم کو بچایا راہ باطل سے
ہے احساں ان کا ہم سب پر، درود ان پر سلام ان پر

بلا شک ان کے قدموں میں ہے تختِ قیصر و کسریٰ
مگر ہے خاک کا بستر، درود ان پر سلام ان پر

انہیں پر تکیہ کرتے ہیں، غریب و بے کس و بے بس
کہ ہیں وہ رحمت داور، درود ان پر سلام ان پر

یتیموں کے وہ والی ہیں، غلاموں کے وہ مولیٰ ہیں
ہیں ان کے اصغر و اکبر، درود ان پر سلام ان پر

نہیں کوئی نبی بعد ان کے آئے گا قیامت تک
نبوت ختم ہے ان پر، درود ان پر سلام ان پر

مقیم طابہ و طیبہ مکین گنبدِ خضراء
دفینِ روضۂ اطہر، درود ان پر سلام ان پر

زمیں میں جتنے ذرے ہیں فلک پر جتنے تارے ہیں
برابر اُن کے کیا اکثر، درود اُن پر سلام اُن پر

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں دیکھا کسی نے آج تک ان سا حسیں کوئی
ہے رشکِ مہ روئے انور، درود ان پر سلام ان پر
ہم ایسے تشنہ کاموں کو مبارک ہو مبارک ہو
کہ ہیں وہ ساقیِ کوثر، درود ان پر سلام ان پر
خطاؤں پر پکڑ، لیکن خطا کاروں کے حامی پر
وہی ہیں شافعِ محشر، درود ان پر سلام ان پر
زبانوں پر ہر اک مخلوق کی آدم سے محشر تک
مسلسل رات بھر دن بھر، درود ان پر سلام ان پر

www.abulhasanalinadwi.org

آپ پر لاکھوں سلام

اے حبیب کردگار رحمتِ پروردگار
صاحب عز و وقار دو جہاں کے تاجدار
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح وشام

سرگروہ انبیاء صدر بزم اتقیا
سرور اہل صفا شافع روزِ جزا
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح وشام

آپ ہیں اعلیٰ مقام آپ اماموں کے امام
آپ ہیں خیر الانام آپ کا عالم تمام
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح وشام

آپ سرتاج بشر آپ شاہ بحرو بر
آپ ہیں رشک قمر آپ ہیں انجم نگر
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح وشام

آپ کے زیر قدم قیصر و دارا و جم
کیا عرب اور کیا عجم آج بھی سر بخم
آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح وشام

www.abulhasanalinadwi.org

آپ صدر بزم دیں سرور اہل یقیں
سرگروہ مرسلیں زینت خلد بریں

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ پاکیزہ صفات پاکباز و عالی ذات
آپ رمز کائنات جان من جان حیات

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ آنکھوں کا سرور آپ سرتاپا ہیں نور
آپ ہیں میرے حضور میں سراپا ہوں قصور

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ ہیں گل پیرہن خندہ رو نسریں بدن
یاسمن رشک سمن روح گل جان چمن

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ کا جیسا حسیں کوئی دنیا میں نہیں
آپ کی پیاری جبیں مطلع نورِ مبیں

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ جان آرزو آپ سب کی جستجو
دو جہاں کی آبرو مہ جبیں و ماہ رو

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

www.abulhasanalinadwi.org

آپ کے دم سے نمود — آپ کے دم سے وجود
آپ کے دم سے شہود — آپ کے دم سے کشود

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ مہدیٔ اور مکیں — رحمۃ للعالمیں
صادق و طٰہٰ امیں — ہادیٔ دینِ مبیں

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ ہیں پاکیزہ تن — یاسمن رشک سمن
صاحب خُلق حسن — شاہ شاہان زمن

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

خاتم پیغمبراں — سرور اہل جہاں
صدر بزم قدسیاں — مہربان عاصیاں

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

آپ آنکھوں کا سرور — آپ سرتاپا ہیں نور
آپ ہیں میرے حضور — شافع یوم النشور

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح و شام

www.abulhasanalinadwi.org

ہوں لاکھوں سلام ان پر

وہ شاہ مدینہ ہیں، ہوں لاکھوں سلام ان پر
ہر دل کا سکینہ ہیں، ہوں لاکھوں سلام ان پر

وہ شافعِ محشر ہیں، وہ ساقیِ کوثر ہیں
نازِ مہ و اختر ہیں، ہوں لاکھوں سلام ان پر

سرکار دوعالم ہیں، ہر ایک کے ہمدم ہیں
وہ نازشِ آدم ہیں، ہوں لاکھوں سلام ان پر

ہر ایک غلام ان کا، عالی ہے مقام ان کا
ہر لب پہ ہے نام ان کا، ہوں لاکھوں سلام ان پر

وہ اعظم و افضل ہیں، وہ اکرم و اکمل ہیں
وہ احسن و اجمل ہیں، ہوں لاکھوں سلام ان پر

www.abulhasanalinadwi.org

نغمات سحر

www.abulhasanalinadwi.org

سبحان اللہ

حمد سرا ہیں سنبل و ریحاں انجم و ماہ و مہر تاباں
شمعِ شبستاں صبح درخشاں جن و ملائک انساں حیواں
اللہ اللہ، سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

صحنِ گلستاں کی ہر یالی پتّہ پتّہ، ڈالی ڈالی
قُمری و بلبل گلچیں مالی سب کے لبوں پر ذکرِ جمالی
اللہ اللہ، سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

ذکر یہی ہے مرغ چمن کا لالہ وگل کا سرو و سمن کا
نیل وفرات اور گنگ وجمن کا ساحل و طوفاں کوہ و دمن کا
اللہ اللہ، سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

آندھی بارش، بجلی بادل دریا، صحرا گلشن جنگل
پھول، کلی، پھل، غنچہ، کونپل نغمہ سرا ہیں ہر دم ہر پل
اللہ اللہ، سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

محوِ ثنا، فقر سلطانی حاضر و غائب باقی و فانی
قول و عمل الفاظ و معانی آگ، ہَوا اور مٹی پانی
اللہ اللہ، سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

حمد سرا اور مست و غزل خواں توراۃ انجیل اور یہ قرآں
حور و غلماں مالک و رضواں ہر دل شاداں ہر لب خنداں

اللہ اللہ، سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

شبلی و رازی، حافظ و جامی ہندی و ترکی مصری و شامی
بے کس و عاجز نامی گرامی سب کے لبوں پر ذکرِ دوامی

اللہ اللہ، سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

بزم ہے اس کی بزمِ ہستی اس کی بلندی اس کی پستی
دین ہے اس کی کیف و مستی ذکر ہے اس کا بستی بستی

اللہ اللہ، سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

الحمد للہ

ہم ہیں مسلماں الحمد للہ ہم اہل ایماں الحمد للہ
ہم اہل قرآں الحمد للہ ہم اہل عرفاں الحمد للہ
ہم ہیں مسلماں الحمدللہ الحمد للہ، الحمد للہ
ہے رب ہمارا صرف ایک اللہ زیبا اسی کو ہے حشمت و جاہ
الملکُ للہ، الحکمُ للہ اس کی حکومت ہر لحظہ ہر گاہ
ہم ہیں مسلماں الحمدللہ الحمد للہ الحمد للہ
حضرت محمدؐ سچے پیمبر سب سے مکرم سب سے موقر
سب کچھ ہمارا ان پر نچھاور رحمت خدا کی ہر لحہ اُن پر
ہم ہیں مسلماں الحمدللہ الحمد للہ الحمد للہ
ہم حاملان شرع متیں ہیں ہم اہل دِل ہیں اہل یقیں ہیں
پاکیزہ رو ہیں روشن جبیں ہیں ہم صاحبان دنیا و دیں ہیں
ہم ہیں مسلماں الحمدللہ الحمد للہ الحمد للہ
قلب ونظر کے ہم ہیں حجازی زاہد مجاہد، غازی نمازی
رومی غزالی، شبلی و رازی شیوہ ہمارا ہے پاکبازی
ہم ہیں مسلماں الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ
رہبر ہمارا عشق بلالی عزم مجدد روح غزالی
مقصد مبارک منزل ہے عالی اللہ مالک اللہ والی
ہم ہیں مسلماں الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ
ہم ظالموں سے ڈرتے نہیں ہیں ان کا کبھی دم بھرتے نہیں ہیں
عیش وطرب پر مرتے نہیں ہیں باطل کی عزت کرتے نہیں ہیں
ہم ہیں مسلماں الحمد للہ
الحمد للہ الحمد للہ

www.abulhasanalinadwi.org

لا الہ الا اللہ

ہے نشان لافانی نسخۂ جہانبانی
ہے شکوہ سلطانی شمع بزم نورانی
لآ الٰـــــہ الّا اللہ
لآ الٰـــــہ الّا اللہ

جامِ بادۂ عرفاں زیب و زینت قرآں
ذکر خاصۂ خاصاں نقش پرچم ایماں
لآ الٰـــــہ الّا اللہ
لآ الٰـــــہ الّا اللہ

کلمہ ہر مسلماں کا نیک فطرت انساں کا
ہر رگِ دل و جاں کا ہر گلِ گلستاں کا
لآ الٰـــــہ الّا اللہ
لآ الٰـــــہ الّا اللہ

ضربتِ ید اللٰہی نغمۂ سحر گاہی
کلمۂ حق آگاہی نکتۂ شہنشاہی
لآ الٰـــــہ الّا اللہ
لآ الٰـــــہ الّا اللہ

لوح عرش اعظم ہے سوز و ساز آدم ہے
برگ گل ہے شبنم ہے زخم دل کا مرہم ہے
لآ الٰـــــہ الّا اللہ
لآ الٰـــــہ الّا اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

آب و گوہر تاباں نغمۂ دلِ شاداں
نکہت گل خنداں مشکبار ونور افشاں
لا الٰـــــــہ الّا اللہ
لا الٰـــــــہ الّا اللہ

رمزِ پاکبازی ہے دستِ مرد غازی ہے
تاجِ سرفرازی ہے خوئے دل نوازی ہے
لا الٰـــــــہ الّا اللہ
لا الٰـــــــہ الّا اللہ

کلمہ یہ ہے لاثانی ذکر فقر و سلطانی
ذکر باد بستانی ذکر بر لب ثانی
لا الٰـــــــہ الّا اللہ
لا الٰـــــــہ الّا اللہ

لا الٰـــہ الّا اللہ، مُـحَـمَّـد رَّسُـول اللہ

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ اکبر اللہ اکبر

ہے ذکرِ بہتر اللہ اکبر ہے ذکرِ انور اللہ اکبر
ہے ذکرِ برتر اللہ اکبر ہے ذکرِ اطہر اللہ اکبر
ذکر معنبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ تعالیٰ ہے پاک و برتر ہے سب کا خالق، ہے بندہ پرور
حضرت محمدؐ اس کے پیمبر جسم منور روح مطہر
عزت تصدق دولت نچھاور
اللہ اکبر اللہ اکبر

ہم اہلِ ایماں ہم ہیں مسلماں حق کے پیامی حق کے حدی خواں
تھامے ہوئے ہیں ہم شمعِ ایماں رکھیں گے ہر دم اس کو فروزاں
یہ ذکر کتنا ہے روح پرور
اللہ اکبر اللہ اکبر

اسلام ہم کو ہے دل سے پیارا راحت ہے دل کی آنکھوں کا تارا
اس کے ہیں ہم سب وہ ہے ہمارا چمکے گا اس کا ہر سو ستارا
پھیلے گا انشاء اللہ گھر گھر
اللہ اکبر اللہ اکبر

مردانِ حق ہم اور خیر امت دستور اپنا قرآن و سنت
ہم کو خدا نے بخشی ہے عزت کیا خوب دولت کیا خوب نعمت
کتنا ہے رب کا احسان ہم پر
اللہ اکبر اللہ اکبر

www.abulhasanalinadwi.org

دبستان دیں کے گلہائے تر ہم   ابر بہاری باد سحر ہم
حق کے لئے ہیں گرم سفر ہم   منزل بہ منزل ہیں تیز تر ہم
ہم کو ملی ہے پرواز شہپر
اللہ اکبر اللہ اکبر

ہم ہوں مجاہد اللہ والے   ہم شیر دل ہوں ہم ہوں جیالے
کیا سنگِ خارا کیا تیغ و بھالے   ہوں ٹھوکروں پر لاکھوں ہمالے
ہم ہوں نشانِ بوبکرؓ و حیدرؓ
اللہ اکبر اللہ اکبر

ہم کو خدا دے وصف حجازی   ہوں شب کے زاہد ہوں دن کے غازی
دے ہوش مندی دے پاکبازی   دنیا و دیں کی دے سرفرازی
دنیا بھی بہتر عقبیٰ بھی بہتر
اللہ اکبر اللہ اکبر

www.abulhasanalinadwi.org

پیامِ رحمت

ماہ رحمت و برکت رمضان المبارک

سے متعلق نظمیں

www.abulhasanalinadwi.org

رحمت کا پیام آیا

زہے قسمت مسلمانو! کہ پھر ماہ صیام آیا
گنہگاروں کے حق میں بن کے رحمت کا پیام آیا

ادھر سے اک ہوائے رحمتِ پروردگار آئی
ادھر ابر کرم چھاتا برستا صبح و شام آیا

چلے پیمانے لے لے کر مئے عرفاں کے متوالے
نگہ ڈالی جو ساقی نے تو پھر گردش میں جام آیا

نہ پوچھو آج کتنا ہے عمومی فیض ساقی کا
گیا جو تشنہ لب در پر تو وہ پھر شاد کام آیا

جو آیا دور جامِ معرفت تو تشنہ کاموں کے
لبوں پر مرحبا اہلاً وسہلاً کا کلام آیا

نظر آیا جسے بھی چاند تو فرط مسرت سے
مبارک باد دینے اپنے گھر وہ تیز گام آیا

چلی باد بہاری ہوگئے ابواب جنت وا
جہنم کے ہوئے در بند شیطاں زیر دام آیا

زمیں سے آسمانوں تک فضا کتنی ہے نور افزا
کہ جیسے چودھویں کی رات میں ماہِ تمام آیا

ہوا نازل کلام اللہ اسی ماہِ مبارک میں
اسی ماہِ مقدس میں خداوندی نظام آیا

www.abulhasanalinadwi.org

فدا جس پر ہزاروں ماہ صدہا سال لاکھوں دن
وہی ماہِ مبارک قابل صد احترام آیا

ہزاروں برکتیں لے کر ہزاروں رحمتیں لے کر
مسلسل نور برساتا ہوا ماہِ صیام آیا

کرے جتنا بھی ناز و فخر اس پر ملتِ بیضا
اسی کے واسطے یہ تحفۂ خیر الانام آیا

تحائف بھیجئے حضرت محمدؐ کو سلاموں کے
خوشالب پر حضور سرور عالم کا نام آیا

www.abulhasanalinadwi.org

بادِ نسیم مشکبار

ہو مبارک آگئی باد نسیم مشکبار
دیر ہی ہے وہ خبر آنے کو ہے فصل بہار

مست و بے خود ہو رہے ہیں آج مرغان چمن
مدتوں سے کر رہے تھے فصل گل کا انتظار

فصل گل آنے کو ہے لیکر بہار بے خزاں
آنے والا ہے گلستاں کے ہر اک گل پر نکھار

فصل گل ہے ماہ رمضاں، اہل ایماں کیلئے
ماہ یہ ہے اہل دل کے واسطے فصلِ بہار

اہل ایماں کے دلوں کی کھلنے والی ہے کلی
آرہی ہے جوش پر اب رحمتِ پروردگار

زیب تن کرنے کو ہیں اصحاب دل نوری قبا
ہونے والی ہے ردائے شیطنیت تار تار

دن کو روزہ شام کو افطار پھر شب کو قیام
اہل دل کا اس مہینہ میں ہے یہی اک روزگار

بے خبر کیا جانے لذت سحری و افطار کی
روزہ داروں پر ہے صرف اسکی حقیقت آشکار

اس مہینہ میں جن پر ہوگی تیری رحمت کی نگاہ
اے خدا ان خوش نصیبوں میں ہمارا ہو شمار

www.abulhasanalinadwi.org

ماہِ رحمت ماہِ نور

مرحبا اے ماہِ نور — مرحبا ماہِ سرور
ماہ رمضاں مرحبا — مرحبا خیر الشہور
مرحبا صد مرحبا — ماہ افطار و سحور
نو بہار جان و دل — تجھ سے تابندہ شعور
شام تیری شام کیف — صبح تیری صبح نور
تیری آمد سے ہوا — خیر و برکت کا ظہور
تیری آمد کیا ہوئی — سر جھکے رب کے حضور
جانے کن کن کے ہوئے — دل گناہوں سے نفور
خاک میں تجھ سے ملا — شیطنیت کا غرور
اہل ایماں کے لئے — تو ہے مثل نخل طور
تو ہے ہم سب کے لئے — تحفۂ رب غفور
ہے دعا گو ہر نفس — مرد حق، مرد غیور
خیر و برکت لے کے تو — آئے تا یوم النشور
نور کی پھوٹے کرن! — ہر طرف نزدیک و دور

مرحبا صد آفریں
ماہِ رحمت ماہِ نور

www.abulhasanalinadwi.org

آگیا ماہِ صیام

آگیا ماہ صیام — لے کے رحمت کا پیام
روح پرور روز و شب — برکتوں کے صبح و شام
اک بہار جاں فزا — آگئی مستِ خرام
ہر قدم نور و سرور — ہر نفس صدقے مشام
رحمتیں ہی رحمتیں — مغفرت کا اذنِ عام
وا ہوئے جنت کے در — آتشِ دوزخ حرام
شر ذلیل و خوار ہے — ہیں شیاطین زیرِ دام
دل میں مستی جذب و شوق — لب پہ پاکیزہ کلام
دن کو روزہ کا عمل — رات کو ذکر و قیام
سحری و افطار کا — انتظام و اہتمام
روزہ داروں کا یہی — مشغلہ ہے صبح و شام
اک سراپا خیر شب — ہے شب قدر اس کا نام
لیلۃ عفو و کرم — فجر تک امن و سلام
مژدۂ رحمت لئے — برکتوں کے لے کے جام
صف بصف روح و ملک — ہوتے ہیں نازل تمام
طالب خیر و کرم — اٹھ کے لے کاس الکرام
کر لے اپنی آج تو! — مغفرت کا انتظام

لے کے رحمت کی بہار
آگیا ماہِ صیام

www.abulhasanalinadwi.org

شب قدر

لمحہ لمحہ خیر و برکت، ذرہ ذرہ نور بار
ہے فضا ساری معطر اور ہوا ہے مشکبار

سر بسجدہ ہیں زمین و آسماں شمس و قمر
ذکر میں اللہ کے مشغول ہیں لیل و نہار

نور کی چادر بچھی ہے ظلمتیں کافور ہیں
کھِل اُٹھیں مرجھائی کلیاں آگئی کیسی بہار

ہے شب قدر آج جو ہے لیلۃِ عفو و کرم
سایہ فگن ہے سروں پر رحمت پروردگار

یہ ہے شب جس میں ہوا نازل کلام اللہ کا
جس کی عظمت پر ہوا کون و مکاں سارا نثار

اس مقدس شب پہ قرباں ہیں ہزاروں روز و شب
اس مبارک رات پر صدقے مہینے یک ہزار

نور پر اس رات کے قربان ہے نور قمر
اور اس شب کی مہک پر ہے فدا مشک تتار

صبح صادق تک، فرشتے اور جبرئیل امیں
آسماں سے سب اترتے ہیں قطار اندر قطار

رات ساری خیر و برکت اور امن و عافیت
تا طلوع فجر ان کی ہے بہار اندر بہار

اللہ اللہ کتنی قدر و منزلت کی رات ہے
کون کرسکتا ہے اس کی خیر و برکت کا شمار

عابدوں کا آج پوچھو تم نہ کچھ سوز و گداز
کیف میں ڈوبا ہوا ہے آج ہر شب زندہ دار

عابد و زاہد کی آنکھوں کی ہے ٹھنڈک اور سرور
قلب مومن کے لئے ہے وجہِ تسکین و قرار

وہ سمجھ سکتا نہیں اس شب کی عظمت کو کبھی
جو ہے بے سوز و گداز و بے یقیں، غفلت شعار

نورِ ایمان و یقیں سے جسکا دل معمور ہے
ہے اسی پر اس مبارک شب کی عظمت آشکار

قلب مومن کی تمنا، چشم زاہد کی دعا!
اے خدا تو لائے شب یہ زندگی میں بار بار

صاحب عفو و کرم (۱) محبوب تجھ کو عفو ہے
فضل سے اپنے مٹا میرے گناہوں کا غبار

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں شب قدر پہچان لوں تو اس وقت کیا دعا کروں آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہو: "اَللّٰھم انك عفوٌ تحب العفو فاعف عنی" (اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے، تو مجھے معاف کردے۔)

www.abulhasanalinadwi.org

وداعِ رمضان

رحمتِ حق آئی قسمت ور چلے — سجدہ ریزی کو خدا کے گھر چلے
نعمتوں سے گود بھرنے خوش نصیب — زاہدانِ با صفا بڑھ کر چلے
وا ہوئے در بزم رحمت کے تمام — اہل درد و سوز کھنچ کھنچ کر چلے
گلشن رحمت کی ہر دم سیر کی — اپنے دامن کو گلوں سے بھر چلے
رہ گئے محروم ہم ہی کم نصیب — جھاڑ کر دامن کو اپنے گھر چلے
''شمع کی مانند اس کی بزم میں — چشم تر آئے تھے دامن تر چلے''
قدر نعمت کی نہ کچھ ہم کر سکے — بوجھ عصیاں کا لئے سر پر چلے
ہائے رے حسرت نصیبی وائے غم — ''کس لئے آئے تھے اور کیا کر چلے''
نور سمٹا چاندنی پھیکی پڑی — سر چھپانے کو مہ و اختر چلے
ماہ رحمت کے شب و روز و سحر — ہر طرف تم نور برسا کر چلے
تم سے ملتی تھی دلوں کو تازگی — تم چلے ارمان سارے مر چلے
الفراق اے ماہ رمضاں الفراق — زخمِ دل پر کیا لگے نشتر چلے
آئے رحمت کو لئے ہر سال تو — تیری رحمت کی ہو اکھر گھر چلے
ایک جھونکا تیری رحمت کا ادھر — بحر الطاف اے کرم گستر چلے
ہوں نہ ہوں یہ لطف کے دن پھر نصیب — اور دورِ بادۂ کوثر چلے
اور بھی کچھ اور بھی کچھ اور بھی — جانے کب در بند ساقی کر چلے

''ساقیا اب لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے''

www.abulhasanalinadwi.org

وصیت رمضان

ماہ رحمت ماہ عفو و مغفرت ماہ صیام
جاتے جاتے دے گیا ہے ہم سبھوں کو یہ پیام
عید کی خوشیاں میسر ہوں تمہیں شام و سحر
اس جہاں رنگ و بو میں تم پھلو پھولو مدام
بھولنا مت عید میں میرے مبارک روز و شب
یاد رکھنا عید میں تم برکتوں کے صبح و شام
سحری و افطار وہ ذکر و دعا حسن سلوک
دن کو روزہ اور قیام شب کا ہر شب اہتمام
صبر و تقویٰ کا دیا میں نے تمہیں زادِ سفر
لے کے یہ زادِ سفر کرنا سفر اپنا تمام
عید لاتی ہے حقیقت میں خوشی ان کے لئے
جو سدا رہتے ہیں بن کر نیک طینت نیک نام
جب نئے کپڑے پہن کر تم چلوگے عیدگاہ
راہ میں تم کو کریں گے ہر قدم مفلس سلام
بھولنا مت عید کی خوشیوں میں ناداروں کو تم
ہیں تمہارے ہیں سبھی افلاس کے مارے عوام
صدقۂ فطر ان کو دے کر ہو نہ جانا مطمئن
ذمہ داری ہے تمہاری ہر دم آؤ ان کے کام

www.abulhasanalinadwi.org

عید والو! عید کے مسرور کن لمحات میں
تم یتیموں اور بیواؤں کو رکھنا شاد کام

آج کتنے گھر لٹے، کتنوں کی دولت چھن گئی
ہو گئے سلطاں بھکاری بن گئے آقا غلام

یہ شکستہ حال ہیں نادار ہیں مجبور ہیں
دیکھنا ان کو حقارت کی نظر سے ہے حرام

تم خدارا سچ کہو یہ کون سا انصاف ہے
قطرہ قطرہ کو وہ ترسیں تم پیو جاموں پہ جام

تم چنو میزوں پہ کھانے مختلف انواع کے
اور پریشاں حال ہوں ہر روز محروم طعام

دل ہوں ٹوٹے مفلسوں کے فاقہ مستی سے ادھر
اہلِ ثروت میں ادھر ہو قہقہوں کا شغل عام

عید والو! یہ طریقہ تم نہ اپنانا کبھی
تم کو حاصل ہے مبارک نسبتِ خیر الانام

www.abulhasanalinadwi.org

ملی تأثرات
وجذبات

www.abulhasanalinadwi.org

سلام ان پر جنھوں نے قدس پر جانیں نچھاور کیں ☆

(یہ اشعار ۱۹۶۷ء میں بیت المقدس اور دوسرے عرب مقامات پر یہودیوں کے قبضہ اور ان کے مظالم سے متاثر ہو کر کہے گئے۔)

کیا شکوہ کسی نے جا کے یوں مرد قلندر سے (۱)
عطا ہو غیر کو عزت جو اپنا ہے وہی ترسے؟

جس امت نے خدا سے خیر امت کا لقب پایا
اٹھا رحمت کا سایہ کیوں اسی امت کے سر پر سے؟

وہ جن کو مل چکا تھا انتم الأعلون کا مژدہ
نگاہِ غیر میں کیوں ہیں ذلیل و خوار بدتر سے؟

یہ کیوں بکھرے پڑے ہیں جا بجا تسبیح کے دانے
یہ کیوں توڑے گیے ہیں گوہر نایاب آج پتھر سے؟

ہما کے لشکروں پر زاغ کی کیوں حکمرانی ہے
یہ کیسے کھا گیا ہے مات شیر نیستاں خر سے؟

یہ کتنا روح فرسا انقلابِ شرق اوسط ہے
عرب کے سورما پسپا ہوئے صہیونی لشکر سے

گیا غزہ بھی، شرم الشیخ بھی، صحرائے سینا بھی
الٰہی خیر ہو پالا پڑا خونخوار اجگر سے

---

(۱) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی خدمت میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے "سقوط قدس" کے المناک سانحہ سے متاثر ہو کر اپنا درد پیش کیا تھا، جس پر انھوں نے خود اپنا درد سنایا اور خط کے ذریعہ بھی اپنا حال دل کہا، "شکوہ جواب شکوہ" کے طور پر یہ نظم حالات کی صحیح عکاسی کرتی ہے، اور درد کا مداوا پیش کرتی ہے۔ (م)

www.abulhasanalinadwi.org

سقوط قدس کا جس دم تصور مجھ کو آتا ہے
رواں بیساختہ ہوتے ہیں آنسو دیدۂ تر سے
کلیجہ شق ہے کتنا آہ صیہونی مظالم سے
غموں سے چور ہو کر لگ گیا ہوں اپنے بستر سے
خدا کا ہو غضب نازل مظالم ڈھانے والوں پر
قیامت ان پہ ٹوٹے بجلیاں تڑپیں لہو برسے
تڑپتا رات دن ہوں مرغ بسمل کی طرح لیکن
نہیں ملتا ہے مجھ کو زخم کا مرہم کسی در سے
بتائیں آپ ہی کوئی دوا اے مرد حق مجھ کو
ملی ہے آپ کو دینی فراست رب اکبر سے
قلندر نے یہ فرمایا تم اس کے پاس آئے ہو
کہ جس کے دل میں خود ناسور ہے اس حالِ ابتر سے
دکھاؤں کیا تمہیں آشوب گاہ حشر شام اپنی
کہ میری صبح بھی کچھ کم نہیں ہے صبح محشر سے
گری ہیں بجلیاں اتنی کہ دل کو راکھ کر ڈالا
قیامت ایک کیا، گذری ہیں، لاکھوں میرے سر پر سے
مگر ہوتا ہے کیا اب رونے دھونے شکوہ کرنے سے
نہ حاصل ہو سبق جو اس قیامت خیز منظر سے
ذرا اتنا تو سوچو یہ مصیبت کیوں کر آئی ہے
خدا کو دشمنی ہے کیا ہمارے ہی مقدر سے
عرب کے رہنماؤں کے ابھی تک دل نہیں بدلے
نہیں پیدا ہوئی اب تک کوئی تبدیلی اندر سے
ملی تھی جن کو استغنائے بوذرؓ فقر سلمانی
وہ جا جا کر کے مانگیں بھیک کسریٰ او رقیصر سے

www.abulhasanalinadwi.org

عزیز ان کو ہیں اب تک اشتراکیت کے پیمانے
چھلکتی ہے ابھی تک بادہ قومیت کے ساغر سے

دیا زہر ہلاہل جس نے ان سادہ مزاجوں کو
دوا لیتے ہیں جا جا کر اسی عطار کے گھر سے

متاع دین و دانش لوٹ لی صیاد نے جس کی
خدا محفوظ رکھے رہروؤں کو ایسے رہبر سے

ہے اب تک مغربی بازی گروں کی فتنہ انگیزی
کہیں برپا نہ ہو پھر حشر ان کے فتنہ و شر سے

ضرورت ہے صلاح الدین ایوبی سے قائد کی!
صلیبی طاقتوں کو توڑ دے جو ایک ٹھوکر سے؟

جو ہو خود دار و پاکیزہ نگاہ و دل خدا والا
جو ٹکرا جائے بے خوف و خطر باطل کے لشکر سے

ضرورت ہے، محمد فاتح والپ ارسلاں کی اب
اٹھائیں جو نہ ہاتھ اپنا کبھی تیغ و تبر پر سے

سلام ان پر جنہوں نے قدس پر جانیں نچھاور کیں
شہادت کے لئے نکلے کفن کو باندھ کر سر سے

انہیں جیسے جوانوں کی اب امت کو ضرورت ہے
نہائیں جو خدا کے راستے میں آب خنجر سے

دلوں میں جن کے روشن ہوں یقین وعزم کی شمعیں
محبت ہو خدا سے عشق ہو اس کے پیمبر سے

چھٹے گی کفر کی ظلمت انہیں کے اک اشارہ سے
اندھیرا جیسے چھٹتا ہے طلوع ماہ و اختر سے

نوید نصرت حق لے کے اتریں گے ملائک تک
فضا گونجے گی جب بھی نعرۂ اللہ اکبر سے

www.abulhasanalinadwi.org

ایک قلب دردمند اور ایک فکر ارجمند

(تحریک ندوۃ العلماء)

شاد باش اے ندوۂ اصحاب فکرِ ارجمند
شاد باش اے ندوۂ اصحاب دل اہل قلم
شاد باشِ اے ندوۂ اہل زبان ہوشمند
شاد باش اے ندوہ اہل قلوب درد مند
کتنے مرد باخدا تھے، کتنے دانا، ہوش مند
درد سے معمور تھے دل اور فطرت ارجمند
جن کے دل میں موجزن تحریک ندوہ کی ہوئی
ڈال کر بنیاد ندوہ کی کیا اس کو بلند
اہل دیں پر چھا رہا تھا اک تعطل اک جمود
اہل باطل بے خطر ان پر لگاتے تھے زقند
ہوگئے بے چین و بے کل دیکھ کر یہ حال زار
اہل علم اور اہل دیں اور قوم کے کچھ درد مند
متفق ہو کر بنا یا اہل حق نے اک نظام
تا کہ پھر اسلام پر حملوں کا دروازہ ہو بند
چند اہل درد نے تحریکِ ندوہ پیش کی
کہ یہی تحریک ملت کے لیے تھی سود مند
اُن کی نیت نیک تھی اور خوب تھا اُن کا عمل
اس لیے اللہ کو ان کا عمل آیا پسند

www.abulhasanalinadwi.org

شیخ کامل حضرت امداد تاجِ اولیاء
جن کے دامن سے ہی وابستہ ہے سارا دیوبند
آپ نے تائید فرمائی تھی اس تحریک کی
آپ کی تائید کا ندوہ بہت احسان مند
چل پڑی تحریک یہ پھر آگ پانی کی طرح
اہل حق ہونے لگے ہر ہر قدم پر فتح مند
ہر قدم ملتے رہے تحریک کو وہ رہنما
تھے یقیں محکم، سراپا درد مند و فکر مند
شبلی نعمانی، مونگیریؔ شیروانیؔ عبدحیؔ
ان میں ہر ہر ایک کا تھا مرتبہ کتنا بلند
آسمان علم میں سب نے لگائے چار چاند
علم ظاہر ہو کہ باطن کردیا سب کو دو چند
آج تک سید سلیماں کی دلوں میں یاد ہے
صاحب قلب و نظر تھے اور زبانِ ہوش مند
درسگاہ ندوہ کہتے ہیں جسے دارالعلوم
علم کے معیار کو کتنا کیا اس نے بلند
کیا ادب، تاریخ کیا، اور کیا سلوک و معرفت
جس کی چاہو اس ادارہ سے ملے گی تم کو قند
میں بتاتا ہوں تمہیں اس دور میں ندوہ ہے کیا
ایک قلب درد مند اور ایک فکر ارجمند
اس ادارہ پر ہے اب اللہ کی نظر کرم
اس لیے اس کو کوئی پہنچا نہیں سکتا گزند

قائدین ملک وملت سے

قائدین ملک و ملت رہنمایان کرام
اک گزارش ہے مری آج آپ سے با احترام
کیا کروں مجبور ہوں میں عرض کرنے کے لئے
ہے زباں میری مگر ہے آرزوئے خاص و عام
آپ خود ملت کے دردو کرب سے بے چین ہیں
اس لئے اس کی بقا کا ہے نہایت اہتمام!
غور کرنے کے لئے ہیں سیکڑوں ہی مسئلے
بے قرینہ ہوچکا ہے آج ملت کا نظام
ہے مزاج اس ملتِ مرحوم کا سب سے الگ
دوسری قوموں سے بالکل ہے جدا اس کا مقام
ہے مسلمانوں کی امّت امتِ خیر الامم
اس کو حاصل ہے مبارک نسبت خیر الانام
ہے زباں پر جس کے ہر دم اشہد ان لاإلٰہ
رہ نہیں سکتا کبھی بھی وہ من و تو کا غلام
بھیک مانگے غیر سے بن کر گدائے بے نوا
مدتوں تک جو رہا ہے ساری قوموں کا امام
یہ ہے شاہیں اس کے حق میں خاکبازی مرگ ہے
کرگسوں کی زندگی تا حشر ہے اس پر حرام

www.abulhasanalinadwi.org

کیا کہوں اس کی متاع دین و دانش لٹ گئی
کھو گئی تیغ خودی اور رہ گئی خالی نیام

ملت اسلام کا اب کارواں بے میر ہے
لے قیادت کا علم بڑھ کر کوئی عالی مقام

ہے ضرورت آج ملت کو کلیمؑ طور کی
جو بیانگ دہل اس کو لاتخف کا دے پیام

جو بھی کودے آتش نمرود میں مثل خلیلؑ
اس کے ہی ہاتھوں میں ہوگی آج ملت کی زمام

حکمتیں بھی عام ہیں ہوش و خرد بھی عام ہے
اس کی کوشش چاہیے ''ہوشیوۂ رندانہ عام''

زور حیدرؓ چاہیے اور فقر بو ذرؓ چاہیے
آج کی دنیا میں امت کا بنے گا جب ہی کام

ہے اگر پیش نظر پوری حقیقت آپ کے
کامرانی لے قدم میری دعا ہے صبح و شام

ہو مبارک آپ کا یہ مشورہ یہ اجتماع
اس مبارک کام کی برکت کو حاصل ہو دوام

www.abulhasanalinadwi.org

ایک دن خونِ شہیداں رنگ لائے گا ضرور

(یہ اشعار جمشید پور کے ہولناک فساد ۱۹۶۴ء سے متاثر ہو کر کہے گئے۔)

لے ہی پہنچا مجھ کو آخر آج قلب نا صبور
قتل گاہ راوڑ کیلا، مشہد جمشید پور
عبرتوں کا تھا مرقع ذرہ ذرہ خاک کا
حسرتیں چھائی ہوئی تھیں ہر طرف نزدیک و دور
غم میں ڈوبی تھی فضا آب و ہوا مسموم تھی
رنج میں خاموش بیٹھے تھے درختوں پر طیور
رہگذر سہمی ہوئی تھی قافلے بہکے ہوئے
لاشۂ بے جان کچھ تھے اور کچھ زخموں سے چور
چپہ چپہ پر بنے تھے خون کے نقش و نگار
قتل و غارت کی تھی کندہ داستاں بین السطور
ایک ذرہ خاک کا با چشم نم گویا ہوا
ہے نوا میری سراپا درد اے مردِ "غیور"
جس زمیں کا میں ہوں ذرہ وہ ہے کتنی بدنصیب
گود میں اس کے ہوئے ہیں قتل کتنے بے قصور
کیا جوانِ صف شکن اور کیا ضعیف و ناتواں
اور کیا معصوم بچے خورد سال و بے شعور
پھول جیسے جسم شعلوں کے حوالے ہوگئے
عصمتوں کے آبگینے تک ہوئے اُف چور چور

www.abulhasanalinadwi.org

ہوگئے گم قہقہے آہ و بکا میں ڈوب کر
دھوکا ہوتا تھا کہ برپا ہوگیا شورِ نشور
ظلم وہ، حیوانیت بھی سر جھکائے شرم سے
بربریت، جس پہ دل ہوں خود درندوں کے نفور
عہد حاضر کی ترقی؟ حال تو اس کا نہ پوچھ
آگیا اب آدمی کی آدمیت میں فتور!
اے مسلماں تیرے دل سے ایک کرتا ہوں سوال
اس تباہی میں بتا پوشیدہ ہے کس کا قصور؟
اس ہلاکت پر بھی محو خواب ہے تیری خودی
آنکھ تیری نم نہیں ہے دل ہے تیرا بے حضور
کارواں تیرا لٹا احساس بھی رخصت ہوا
آج تیری ہر ادا سے ہے ہلاکت کا ظہور
ہے ضرورت آج تجھ کو جرأت رندانہ کی
پیکر عزم و یقیں بن، توڑ باطل کا غرور
آتش نمرود بنتی ہے گلستان خلیلؑ
جب کہ ہوتا ہے دلوں میں جلوہ گر ایماں کا نور
ہوگیا جو نذر شعلوں کے چمن تو کیا ہوا
پھر ترو تازہ انہیں شعلوں سے ہوگا نخل طور
جا نہیں سکتا کبھی بھی خون نا حق رائے گاں
ایک دن خونِ شہیداں رنگ لائے گا ضرور

www.abulhasanalinadwi.org

زندہ باد اے آیا صوفیا زندہ باد!

لائی باد صبا صبح نو کا پیام
ختم آخر ہوئی رنج و کلفت کی شام
ہو مبارک تجھے اے آیا صوفیا
ہوگیا تیرا دورِ غلامی تمام

یاد تجھکو ہے کیا دور رفتہ (۱) کی بات
سب سے بڑھ کر تھا تثلیث کا تو مقام
تجھ میں بے انتہا تھے صلیبی نشاں
تجھ میں ہوتا تھا ان کی پرستش کا کام
سینکڑوں سال گذرے اسی حال میں
اُف یہ دور غلامی یہ دور ظلام

ایک دین محمدؐ کا ادنیٰ غلام
جس کا فاتح لقب تھا محمد تھا نام
ظلمتوں میں تھی جس کی خرد راہ میں
کانپ اٹھا جس کی سطوت سے یورپ تمام
دین کا غازی اسلام کا شہسوار
صاحب عزم روشن جبیں نیک نام
پاک تجھ کو کیا اس نے تثلیث سے
کردیا تجھ کو مانند (۲) بیت الحرام
دین اسلام کی تجھ میں محفلِ جمی
بادِ عشق نبی کا چلا دور جام
اس نے گرجا سے مسجد بنایا تجھے
تجھ میں ہونے لگا پھر عبادت کا کام
سینکڑوں سال تجھ میں نمازیں ہوئیں
ذکر تجھ میں ہوا رات دن صبح و شام

آگیا ارض ترکی پر اک انقلاب (۳)
جس نے پھیلایا لا مذہبیت کا دام
ختم ترکی سے دور خلافت ہوا
اہلِ دین مبیں پر ہوا ظلم عام

---

(۱) ۱۰۲۶ء میں آیا صوفیا کے نام سے گرجا تعمیر کیا گیا تھا
(۲) محمد فاتح نے ۱۴۵۲ء میں اس گرجے کو مسجد میں تبدیل کردیا۔
(۳) مصطفی کمال پاشا نے ۱۹۲۵ء میں عجائب گھر بنادیا۔ اور نماز وغیرہ ممنوع قرار دی

www.abulhasanalinadwi.org

تجھ پہ پڑنے لگی دشمنوں کی نگاہ　　لٹ گئی تیری عزت، گیا احترام
اہلِ دیں پر مصیبت کے دن آگئے　　ہوگئیں ان کی راتوں کی نیندیں حرام
پاک تیری فضا ہوگئی بے اذاں　　ہوگیا جرم تجھ میں سجود و قیام
ہوگیا آہ منبر ترا بے خطیب　　تیرا محراب بھی ہوگیا بے امام
تو تھی مسجد مگر بن گئی سیر گاہ　　تجھ میں گھسنے لگے بےادب خاص وعام
اہل ایماں کے دل ٹوٹ کر رہ گئے　　ہوگیا اس سے افسردہ عالم تمام
تیرے گلشن پہ پھر سے خزاں چھا گئی　　صبح رخصت ہوئی آگئی پھر سے شام

لائی باد صبا صبح نو کا پیام　　ختم آخر ہوئی رنج و کلفت کی شام
رحمتیں ہوں خدا کی سلیمان(۱) پر　　ملک کا جس نے آکر کے بدلا نظام
بندشیں اہل ایماں کی ڈھیلی ہوئیں　　اہل حق کو ملا حُریت کا پیام
کھل گئے تیرے در ایک مدت کے بعد　　مل گیا اہل حق کو ترا انتظام
دی مؤذن نے چڑھ کر کے مینار پر　　وہ اذاں کانپ اٹھا جس سے یورپ تمام
سن کے اللہ اکبر کی آواز کو　　ہوگیا بے خود و مست ہر خاص وعام
سوئے مسجد چلے کیف و مستی میں سب　　آنکھیں نمناک لب پر خدا کا کلام
فخر سے اہل حق نے اٹھایا ہے سر　　سرنگوں ہوگئے اہل باطل تمام
آگیا لوٹ کر تیرا عہد کہن　　مل گیا تجھ کو پھر تیرا عالی مقام
تیرے گلشن میں کیسی بہار آگئی　　سبز پتے ہوئے کھل اٹھے گل تمام
لگ نہیں سکتی تجھ کو کبھی اب نظر　　تجھ کو بخشے گا اللہ نقش دوام
صبح نو تجھ کو لے اپنی آغوش میں　　اب نہ آئے کبھی تجھ پہ منحوس شام
مرحبا، مرحبا، مرحبا، مرحبا　　حریت سے ترے ہیں سبھی شاد کام

زندہ باد اے آیا صوفیا زندہ باد
تیری عظمت تری شان پائندہ باد

(۱) ۱۹۶۵ء میں سلیمان ڈیمرل کی سرکردگی میں نئی وزارت قائم ہوئی، اس نے اس کو دوبارہ مسجد بنانے کی کوششیں کی۔

www.abulhasanalinadwi.org

اخوان المسلمین٭

(مصر کی مشہور اسلامی تحریک جس کے بانی امام حسن البنا شہیدؒ (شہادت ۱۹۴۸) تھے۔)

جماعت ایک مصر میں بڑی ہی باوقار ہے
بڑی ہی حق پسند ہے بڑی ہی حق شعار ہے
کیا عرب کی سر زمین پر بلند نام حق
قبائے قومیت اسی کے دم سے تار تار ہے
اسی وجہ سے پھر گئی نگاہ اقتدار کی
نہ جانے کب سے ناصری عتاب کا شکار ہے
اٹھا رہی ہے کب سے قید وبند کی وہ سختیاں
مگر قدم جہاں پہ تھا وہیں پہ استوار ہے
ہے پیکر یقین و عزم، پیکر عمل ہے وہ
وہ اس جہان رنگ و بو میں عزم کا منار ہے
یہ ظلم و جورِ ناصری کہ الحفیظ و الاماں
زمین و آسمان کیا فلک تک اشکبار ہے
ہر اک نے کردی یاد تازہ حضرت خبیبؓ کی
پیام موت سن کے بھی خوشی سے ہمکنار ہے
کمال ذوق وشوق سے بڑھے وہ نذر جاں لئے
خدا کے راستہ کا سر سے پا تلک غبار ہے
سرور و کیف سے چلے خوشی سے سر کٹادیے
وہ دیکھو ان کے خون سے زمیں لالہ زار ہے

www.abulhasanalinadwi.org

مبارک ان کی زندگی مبارک ان کی موت ہے
کہ جن کا حق پہ سر کٹا لباس تار تار ہے
نہ پوچھ مجھ سے رتبہ شیخ عودۃ الشہید (۱) کا
زمانہ سوگیا ہے اب بھی علم سوگوار ہے
شہید فرغلیِ (۲) تھے کون ان کا مرتبہ ہے کیا
خدا کی رحمت ان پہ بے حساب و بیشمار ہے
خدا سے عہد جو کیا تھا پورا کردیا اسے
کسی نے پالی آرزو کسی کو انتظار ہے
شہادت ان کو کیا ملی حیات جاوداں ملی
تصدق اس حیات پر حیات مستعار ہے
کبھی بھی ان کا پاک خون رائیگاں نہ جائے گا
وہ رنگ لائے گا ضرور اسی کا انتظار ہے
خدا کے نیک بندوں پر ستم کے ڈھانے والے سن
ستالے جتنا چاہے حاصل آج اقتدار ہے
مٹائے مٹ سکیں گے یہ نہ تیری زندگی تلک
لہو سے ان کے تیرا دامن ایسا داغدار ہے
بہار تیری تا بکے کہ گردشوں کا دور ہے
خزاں میں وہ بدل نہ جائے جو تری بہار ہے

(۱) شیخ عبدالقادر عودۃ شہیدؒ، امام حسن البنا شہید کے دست راست اور تحریک اخوان کے عظیم رہنما۔

www.abulhasanalinadwi.org

یادِ ایامِ بہار

(ملک کی بگڑتی صورتحال سے متاثر ہو کر کہی گئی نظم)

آتا ہے یاد ہم کو رہ رہ کے وہ زمانہ ✧ مامون آفتوں سے تھا جب کہ آشیانا
آباد تھا چمن جب بے خار تھا نشیمن ✧ اہل چمن تھے گاتے خوشیوں کا جب ترانا
ہائے چمن کو ظالم صیاد نے اُجاڑا ✧ کانٹوں سے بھر دیا ہے پھولوں کا آشیانا
آباد جو چمن تھا ویران ہوگیا ہے ✧ مرغ چمن بنا ہے صیاد کا نشانا
اپنے چمن میں ایسے بیگانے بن گئے ہم ✧ سارا جہاں پرایا اپنا نہیں زمانا
معمور جن کے دل تھے اہل چمن کے غم سے ✧ افسوس ہو چکے وہ سوئے عدم روانہ
ہے آج حد بھی کوئی غربت کی بے کسی کی ✧ اپنا چمن ہے لیکن پھر بھی نہیں ٹھکانا
اے کاش کوئی کہہ دے صیاد سے یہ جا کر ✧ اچھا نہیں ہے ظالم حد سے سوا ستانا

انجام سے تو ظالم شاید کہ بے خبر ہے
تجھ کو بھی ایک دن ہے رخت سفر اٹھانا

www.abulhasanalinadwi.org

باغباں ہی جب کرے ویراں چمن

ہر نفس ہوتی ہے کانٹوں کی چبھن
یہ ہے گلشن یا ہے صحرا یا کہ بَن؟
کیا کرے شکوہ کوئی صیاد کا
باغباں ہی جب کرے ویراں چمن
کارواں بھٹکا ہے دشتِ خار میں
ہر قدم ملتے ہیں اس کو راہزن
لوٹ لی اک اک متاع کارواں
پر نہ آئی ان کے ماتھوں پر شکن
آہ ملت خانہ ویراں ہوئی
اک رہی آباد ان کی انجمن
کوئی کردار و ضمیر ان کا نہیں
ان کی دنیا سود و سودا مکر و فن
قوم بربادی پہ اپنی چشم تر
ہیں مگر وہ اپنے عہدوں پر مگن
رہبروں کے بھیس میں ملت فروش
ملت مرحوم کے ہیں گورکن
آدمیت نام کو ان میں نہیں
بس چلے تو بیچ کھائیں وہ کفن
بے ضمیر و بے وفا و بے حیا
ننگ آدم، ننگ دیں، ننگ وطن
ہوشیار اے ملت بیضائے ما
کروٹیں لے کر اٹھا پھر اہرمن
آدمی کو آدمی کھاتا ہے اب
کتنا بگڑا ہے زمانہ کا چلن

"الاماں از جعفران ایں زماں"
الــــحـــــذر صد بار ازیں دور فتن

اک مسلماں نام کی آج ''امت مرحوم'' ہے

اک مسلماں نام کی آج ''امت مرحوم'' ہے
زخم خوردہ، بے سہارا، بے کس و مظلوم ہے
غم رسیدہ، ہوش رفتہ، بے دم و ناشاد ہے
مدتوں سے وہ اسیر پنجۂ صیاد ہے
کیا شکایت غیر کی اپنے دغا دینے لگے
''جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے''
باغباں صیاد بن کر لوٹتا ہے اپنا باغ
گھر جلاتا ہے خود اپنا آہ! گھر کا ہی چراغ
درد ہے لیکن کوئی درد آشنا باقی نہیں
ہیں بہت جام و سبو لیکن کوئی ساقی نہیں
ہے حجازی قافلہ لیکن نہیں اس میں حسینؓ
اب کسی کو یاد تک آتے نہیں بدرؔ و حنینؔ
ہر قدم پر بولہب ہیں مصطفیٰ کوئی نہیں
رہزنوں سے واسطہ ہے رہنما کوئی نہیں
کم نہیں ہیں آج بھی ملت میں مار آستیں
جعفرؔ و صادقؔ کے جیسے ننگ ملت ننگ دیں
بس چلے تو بیچ ڈالیں یہ حرم تک کا غلاف
کیا ہوئی پاکی نظر کی کیا ہوا دل کا عفاف

www.abulhasanalinadwi.org

مرچکا آنکھوں کا پانی ہوگیا دل بے حیا
چاک کرتے ہیں خود اپنے جسم کی زریں قبا

بے حمیت، بے ضمیر و بے وفا ملت فروش
جی حضور و چاپلوس و ننگ ایماں عیش کوش

بربریت وہ کہ ہے انسانیت تک نوحہ خواں
ظلم وہ جن پر زمین و آسماں ماتم کناں

ذرّہ ذرّہ خاک کا یاں آج خون آشام ہے
ہے مگر ارشاد ان کا "ہر طرح آرام" ہے

نام ہے جس کا حمیت ان سے رخصت ہوگئی
اور ذلیل و خوار ان سے ساری ملت ہوگئی

رہ گئی سینے میں باقی اک فغانِ بے شرر
ہوگیا دل سوز سے خالی زباں بھی بے اثر

جو محیط بے کراں تھا ہے ذرا سی آبجو
گردشِ ایام نے لوٹی گھر کی آبرو

خون کے آنسو رلاتا ہے ہمیں یہ انقلاب
سنگِ خارا میں بدل کر رہ گئے ہیں لعلِ ناب

خیر ہو قلب و نظر کی لہریاں بیداد ہے
اے خدا تجھ سے مری فریاد ہے فریاد ہے

اب تو ہی اسلام کا ویران دل آباد کر
جو دل نازک کو توڑے تو اسے برباد کر

www.abulhasanalinadwi.org

ہے جان کشی منظور مگر ایمان کشی منظور نہیں

بے درد دلوں کی دنیا میں رہنا ہی مجھے منظور نہیں
وہ جن کے یہاں مظلوموں کی فریاد کا کچھ دستور نہیں

ارباب وطن کو تاج ملا تو اہل وطن کو بھول گئے
ہے ظلم و جفا کے بندوں کا دل درد سے کچھ معمور نہیں

ہے عرض ہماری اتنی کچھ ارباب وطن کی خدمت میں
ہم لوگ تمہارے تاج و نگیں سے شاد نہیں مسرور نہیں

ہے تم کو خیال اتنا شاید دنیا میں ہمارا کوئی نہیں
ہم ایک خدا کے بندے ہیں جو دور نہیں مجبور نہیں

جو تم نے قیامت برپا کی جو ظلم و ستم تم نے ڈھائے
قدرت کی جبیں پر بل آئے انجام تمہارا دور نہیں

چھیڑو نہ ہمیں مظلوم ہیں ہم باقی ہے ابھی آہوں میں اثر
سمجھے ہو ہمیں مجبور بہت ہم اتنے مگر مجبور نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

ارباب ستم اتنا تو سنو بے چین دلوں کی آہیں نہ لو
وہ تاج تمہارا پھونک نہ دیں سنتے ہیں کہ وہ دن دور نہیں

گو لاکھ گرے بجلی ہم پر گو ظلم وستم حد سے گذرے
ہے جان کشی منظور مگر ایمان کشی منظور نہیں

ہر ظلمت شب کے پردہ میں ایک نور سحر پوشیدہ ہے
کل نور سحر پیدا ہوگا گر آج سحر کا نور نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

شاہنامہ
بالاکوٹ

www.abulhasanalinadwi.org

شاہنامۂ بالاکوٹ

(۲۴/ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ میں قصبہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ (سرحد) کے میدان میں حضرت سید احمد شہیدؒ اور آپ کے جاں نثار مجاہدین نے کثیر تعداد میں جام شہادت نوش کیا تھا اس جہاد کی ایک مختصر داستان اشعار میں پیش خدمت ہے۔)

مشہد بالاکوٹ

ہم سنائیں آج تم کو ایک ایسی داستاں
جس کے دامن میں ہیں سمٹیں سیکڑوں قربانیاں
داستاں وہ داستاں جو ہے بہت ہی خونچکاں
آج تک آنسو بہاتے ہیں زمین و آسماں
یہ شہادت گاہِ بالاکوٹ کی ہے داستاں
چپّہ چپّہ پر جہاں للّٰہیت کے ہیں نشاں
کون بالاکوٹ؟ جو ہے مخزن لعل و گہر
مطلع انوار جو ہے مدفنِ شمس و قمر
مختصر سی ایک بستی نام بالاکوٹ ہے
اور قریب اس کے ذرا سا ایک مٹی کوٹ ہے
چاروں جانب اونچی نیچی ہے پہاڑوں کی قطار
بہہ رہا ہے شور کرتا کتنا دریائے کنہار
راستے ہیں پیچدار اور وادیاں دشوار ہیں
منزلیں ہیں سخت بے حد گھاٹیاں خمدار ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

عبرت کی نگاہ سے

داستاں یہ ہے جہاں کی وہ دکھائیں ہم تمہیں
داستاں ہے جن کی یہ اُن سے ملائیں ہم تمہیں
آج ہے تاریخ چوبیس اور ذی قعدہ کا ماہ
سن ہے بارہ سو چھیالیس اور ہجری سال و ماہ
آہ! بالاکوٹ کی کیسی شب دیجور ہے
اللہ جانے آج کیا اللہ کو منظور ہے

یہ غازیانِ دیں

ہیں جمع کتنے مجاہد باندھ کر سر سے کفن
شوق میں کتنے شہادت کے ہیں سرشار و مگن
وہ مجاہد سربکف اور جاں سپار و سرفروش
جان دینے کا جنہیں ہے بے پنہ جوش و خروش
وہ مجاہد ناز ہے جن پر بڑا اسلام کو
تج دیا حق پر جنہوں نے راحت و آرام کو
وہ مجاہد ہیں شہادت کے تصور سے نہال
نور سے معمور چہرے، خوش خصال و خوش نہال
وہ مجاہد جن کا تقویٰ میں نہیں کوئی مثیل
جن کے اعلیٰ ہیں مقاصد اور امیدیں قلیل
وہ مجاہد رات میں کرتے ہیں اشکوں سے وضو
اور دِن میں راہِ مولیٰ میں گراتے ہیں لہو
وہ مجاہد جن پہ خود تلوار کو بھی ناز ہے
جن کا ہر فرد و سپاہی اک عقاب و باز ہے

www.abulhasanalinadwi.org

نغمۂ شوقِ شہادت گنگناتا ہے کوئی
زیرِ لب اک بے خودی میں مسکراتا ہے کوئی
آیتیں قرآن کی پڑھ کر سناتا ہے کوئی
کیا فضائل ہیں شہادت کے بتاتا ہے کوئی
دیدہ و دِل پر ہے طاری اک شہادت کا نشہ
عشق مولیٰ نے بنایا اس کو پھر دو آتشہ
جس کو دیکھو عشقِ مولیٰ کے نشہ میں چور ہے
اور شہادت کے نشہ میں بے خود و مخمور ہے
ہے ہر اک کا پاک دامن پاک ہیں قلب و نظر
صاحبِ عقل و خرد اور صاحب دِل، دیدہ ور
الغرض ٹھہرا یہاں ہے ایک ایسا کارواں
جو ہے حق کا پاسباں، حق بھی ہے اس کا پاسباں

حضرت سیّد احمد شہیدؒ

ہیں امیرِ کارواں حضرت امام المتقیں
رہبر راہِ طریقت ہادیٔ دینِ مبیں
فخر سادات و امیر المومنین عالی مقام
سیّد احمد جو کہ ہیں اللہ والوں کے امام
پیکر صدق و صفا اور صاحب حلم و حیا
معدن عدل و ورع اور مصدرِ جود و سخا
ہند میں حق کا جنھوں نے بول بالا کردیا
بے خدا انسان کو اللہ والا کردیا

www.abulhasanalinadwi.org

زندگی بخشی جہاد فی سبیل اللہ کو
حق کا متوالا بنایا رند کو گمراہ کو
جو بھی بیٹھا ایک لمحہ صحبت اکسیر میں
رہ گیا وہ عمر بھر پھر عشق کی زنجیر میں
اللہ اللہ ہے کشش کتنی رخِ تنویر میں
جملہ جملہ وعظ کا ڈوبا ہوا تاثیر میں
اِک نظر جس نے بھی دیکھا ہوگیا اُن کا غلام
ہوگیا پکّا موحّد کی عبادت صبح و شام
آپ سے سب کا تعلق خادمانہ ہوگیا
غازیوں کو عشق ایسا والہانہ ہوگیا
دیکھتے ہیں روز و شب پُر نور صورت آپ کی
قدر ایسی! کیا کرے گا کوئی اپنے باپ کی
دیکھتے ہیں اور خوشی سے پھول جاتے ہیں سبھی
دیکھتے ہیں، ما سوا کو بھول جاتے ہیں سبھی
کتنی صورت ہے پیاری کیا ادا ہے دلربا
دیکھ کر یہ پیاری صورت یاد آتا ہے خدا
اک اشارہ ہو اگر تو جان دیدیں سب ابھی
کردیں قرباں مال سارا آن دے دیں سب ابھی
گلشنِ اسلام میں ہے جن کے دم سے آب و تاب
آسمانِ ہند کا وہ ایک روشن آفتاب
جن کی پیاری ہر ادا پر زندگی کو ناز ہے
رحمت ہر نفس ہم راز ہے دم ساز ہے

www.abulhasanalinadwi.org

شاہ اسماعیل شہیدؒ

اور امیر کارواں کے ہیں رفیق و ہم رکاب
شاہ اسمٰعیل صاحبؒ ہند کے وہ ماہتاب
سنت و توحید کے علم و عمل کے آفتاب
جن کے دم سے شرک و بدعت کا ہوا خانہ خراب
وہ عظیم المرتبت انسان حق کے پاسباں
مرکز علم و عمل ہیں اور شریعت کے نشاں
جو ہیں واعظ شبنم افشاں، ہیں خطیب شعلہ بار
مرد دانا، مرد حق اور زہد و تقویٰ کے شعار
خاندانِ شاہ ولی اللہؒ کے چشم و چراغ
جن کی کوشش سے ہوا اسلام کا شاداب باغ

فدا کارانِ حق

ایک ہی عالم نہیں ہے سیکڑوں عالم ہیں ساتھ
اور جن پر علم کو ہے ناز وہ عالم ہیں ساتھ
ساتھ وہ بھی جو رہے تھے صاحبانِ دل کبھی
ساتھ وہ بھی جو بنے تھے ساقیٔ محفل کبھی
ساتھ ہیں اصحابِ دولت اور ہیں مزدور بھی
شوکت و قوت کے مالک اور ہیں مجبور بھی
الغرض سب ہی جمع ہیں وہ فدا کارانِ حق
دشمنانِ شرک و باطل اور پرستارانِ حق
ان میں ادنیٰ اور اعلیٰ سب کے سب ممتاز ہیں
غمگسار اک دوسرے کے ہمدم ودمساز ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

معرکہ ہونے کو ہے

حق و باطل کا یہاں اب معرکہ ہونے کو ہے
ہر مجاہد اپنا چہرہ خون سے دھونے کو ہے
یا تو جنت ہی ملے گی ہو گی یا فتح مبیں
آسماں بن کر رہیں گے یا تو پھر زیر زمیں
لو شب تاریک گذری ہوگئی آخر سحر
آگیا وہ وقت کردیں شوق سے جانیں نذر
چھا گئے یک لخت دشمن کتنے مٹی کوٹ پر
زور سے تاکہ کریں وہ حملہ بالا کوٹ پر
ناگہاں آمد پہ ان کے سب کو حیرت ہوگئی
پھر بھی حضرت کی وجہ سے سب کو ہمت ہوگئی
جو نظر آئی مسلمانوں کو فوج دشمناں
ہوگئے تیار آخر لے کے شمشیر و سناں
کررہے ہیں تیز کتنے اپنی تلواروں کی دھار
آج ٹکرا کے رہیں گے اس جگہ پر نور و نار
اپنی آنکھوں ہر مجاہد نے شہادت دیکھ لی
اور شہادت کے پسِ پردہ ہی جنت دیکھ لی
خوف طاری کچھ نہیں ان کے قلوب پاک پر
ان کا ایماں ہے یہ فرمانِ شہہ لولاک پر
بس حرام اس ذات پر ہوگی جہنم کی یہ نار
جسم پر جس کے پڑے گا راہ مولیٰ کا غبار

www.abulhasanalinadwi.org

اصل خدا کی رضا

اک مقامی شخص بولا کتنی زیادہ فوج ہے
دشمنوں کی ہائے کتنی یہ مسلح فوج ہے
بولے حضرت خان بھائی تم نے کیا یہ کہہ دیا!
قلت و کثرت ہے کیسی شوکت و قوت ہے کیا؟
اصل میں مقصود ہے حاصل خدا کی ہو رضا
ہو اگر راضی خدا تو ہار بھی ہے حق بجا
ہو نہ بالکل جو بھروسہ اس خدائے پاک پر
جیت جائیں ہم اگر تو جیت ایسی خاک پر
دیکھتے ہی خون سب کا آگیا ہے جوش پر
ہے لبوں پر ذکر مولیٰ اور ساماں دوش پر

ارباب بہرام خاں

باوفا حضرت کے ہیں ارباب اک بہرام خاں
جاں نثاری ہے شعار ان کا اور ہمت ہے جواں
صرف ہے شوقِ شہادت ان کے دل میں موجزن
جان دیدوں حق پہ میں یہ ان کے دل میں ہے لگن
بولے یہ بہرام خاں آکر کے حضرت کے حضور
میں ہوں اک ناچیز بندہ، میں ہوں سر تاپا قصور
اے امیر المؤمنیں عالی مقام و عالی قدر!
راہِ مولیٰ میں ہے حاضر لیجیے یہ میرا سر
ایک کیا ہر ہر مجاہد حاضر خدمت ہوا
وعظ کا ہر ایک جملہ باعث قوت ہوا

www.abulhasanalinadwi.org

آخری نماز

مسجد بالا میں حضرت سید عالی مقام
غازیانِ دینِ حق کے آج ہیں آخر امام
کتنا با برکت قیام ہے کتنا بابرکت سجود
پھر نصیب ہو گا نہیں ایسا قیام ایسا قعود
اقتدا میں آپ کی آج آخری ہے یہ نماز
ہیں فدا کارانِ حق میں کتنے محمود و ایاز
مسجد بالا میں حضرت دیر تک ٹھہرے رہے
بند دروازہ کیا دل سے دعا کرتے رہے
اور باہر غازیانِ دین بھی تیار ہیں
لیس ہتھیاروں سے ہیں اور بر سر پیکار ہیں

بالاکوٹ کا پہلا شہید

ایک غازی کا سنو تم کتنا پیارا حال ہے
رشک کے قابل ہے سب کے جو کہ اسکا حال ہے
ایک جانب ہے پکاتا دیگچی میں کھیر کو
ہے مگر منظور کچھ اور کاتب تقدیر کو
رنگ چہرے کا خوشی سے اس کا بدلا ناگہاں
اور بولا دیکھ کر غازی وہ سوئے آسماں
سُرخ کپڑوں میں یہ دیکھو سامنے اک حور ہے
روح پرور ہے سماں، کتنی فضا پر نور ہے
اے دلِ بے صبر! کیا ہے لطف اتنی دور سے
اب تو کھاؤں گا وہیں جاکر دست حور سے

www.abulhasanalinadwi.org

یہ کہا پھر پھینک کر یکدم اٹھا آگے بڑھا
کود کر میدان میں بڑھتا رہا لڑتا رہا
ہو گیا آخر وہ بالا کوٹ کا پہلا شہید
جان دیدی راہ مولیٰ میں ہوئی پھر اس کی عید

شہادت کا شوق

ایک غازی نے کہا کس شوق سے با چشم تر
اب تلک کتنا تھا میں ناقص خیال و بے نظر
تھا ستاتا اب تلک مجھ کو خیالِ اہلِ وطن
ہیچ ہے اب یہ وطن، بیکار ہے اب مال و تن
اب تو مجھ کو ایک ہی رہ رہ کے آتا ہے خیال
جلد میری ہو ملاقات خدائے ذو الجلال
جلد یا رب نوش میں جام شہادت کو کروں
آنکھیں پھر مخمور ہوں تیری زیارت جو کروں

کس نے مجھے آواز دی

مسجد بالا میں حضرت کا ادھر حجرہ کھلا
غور سے دیکھا سبھوں کو اور مبارک لب کھلا
پھر یہ فرمایا، سنو! کس نے مجھے آواز دی؟
بولے یا حضرت! کسی نے بھی نہیں آواز دی
دیر میں فرمایا پھر کس نے پکارا ہے مجھے
یا خدائے ذو الکرم کا اک اشارا ہے مجھے

www.abulhasanalinadwi.org

مسجد زیریں میں

الغرض پھر آپ نکلے اور تیزی سے چلے
پیچھے پیچھے غازیانِ دیں بھی پھر ہولیے
مسجد بالا سے اترے مسجد زیریں گئے
با سکون و عزو شان و شوکت و تمکیں گئے
مسجدِ زیریں میں حضرت دیر تک ٹھہرے رہے
غازیوں سے قیمتی اور مشورے کرتے رہے

اچانک حملہ

مسجد زیریں کے آگے ہیں بہت دھانوں کے کھیت
بن گئے وہ جیسے دلدل بھیگ کر پانی سے کھیت
پھر اچانک آپ دوڑے اور آگے بڑھ گئے
جا گھسے دلدل میں حضرت اور اوپر چڑھ گئے
آپ کھیتوں سے چلے، پھرتی ہے کتنی آپ میں
بے پناہ شوقِ شہادت موجزن ہے آپ میں
ہوگئے پھر آپ مٹی کوٹ کے نالہ کے پار
آڑ لی پھر ایک پتھر کی کریں پھر تاکہ وار
غازیوں کی اک جماعت لے کے شمشیر و تبر
اس طرف کو تیز دوڑی عالی حضرت ہیں جدھر
چند نمازی ساتھ ہیں اور ساتھ ہیں بہرام خاں
سر کیے بندوق ریفل اور فرا بیں و سناں
پھر مسلسل غازیوں کی ٹولیاں چلنے لگیں
پڑگیا گھمسان کا رَن گولیاں چلنے لگیں

www.abulhasanalinadwi.org

اک نظر جھپکی تو حضرت پارِ دلدل ہوگئے
دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہوگئے

فتح ونصرت

غازیوں نے بڑھ کے آگے دشمنوں کو جالیا
جو بھی بھاگا دشمنوں سے اس کو جا کر پالیا
سامنے جتنے بھی دشمن آئے سب مارے گئے
ہوگئے واصل جہنم آگ میں سارے گئے
جو بچے واپس وہ مٹی کوٹ پر چڑھنے لگے
غازیوں کی گولیوں سے گر کے پھر مرنے لگے
جو پہاڑی پر ہیں دشمن گولی برسانے لگے
گولیوں کے ساتھ پتھر بھی وہ برسانے لگے
بھر گیا پوری فضا میں کار توسوں کا دھواں
گولیوں کی اتنی بارش الحفیظ والاماں!
غازیوں کو الغرض جب فتح و نصرت ہوگئی
پھر خدا کی اور ہی کچھ یہ مشیت ہوگئی

حضرت شہید ہوگئے

شور اٹھا ہر طرف حضرت نظر آتے نہیں
ڈھونڈتے ہیں آپ کو لیکن کہیں پاتے نہیں
کوئی کہتا ہے کہ حضرت ہوگئے آخر شہید
بد نصیبی ہے ہماری ہوگئے محرومِ دید

www.abulhasanalinadwi.org

وہ امیرِ کارواں عالی مقام و عالی قدر
وہ امیر المؤمنین و نائب خیر البشر
آہ رخصت ہوگیا ہے عام تھا جس کا کرم!
کارواں کے دل سے پوچھو ہوگیا کتنا ستم!
کارواں کو چھوڑ میر کارواں جاتا رہا
گلستاں اجڑا امینِ گلستاں جاتا رہا
کیسے پہونچیں گے بتاؤ دور منزل ہوگئی
اس کے جانے سے ہماری سرد محفل ہوگئی
آہ وہ جاتا رہا جو نازشِ اسلام تھا
اور جہاد فی سبیل اللہ جس کا کام تھا
دیکھتے ہی دیکھتے ہائے خدا کیا ہوگیا
وہ گئے کیا کارواں کا بخت سارا سوگیا
سر زمین کوٹ کتنی آج خوں آشام ہے
ہر مجاہد آج کتنا کشتۂ آلام ہے

بدحواسی کا عالم

چھوڑ کر حملہ کو غازی بد حواس و بے قرار
ڈھونڈھنے کو چل پڑے حضرت کو ہو کر اشکبار
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں غازی گولیوں کی چھاؤں میں
زخم خوردہ جسم ان کے آبلے ہیں پاؤں میں
الغرض ہر ایک غازی پر اداسی چھاگئی
سب کو حضرت کی عدم موجودگی تڑپاگئی
ہوگیا ہر اک بے خود بے سکت بے اختیار
مضطرب بے چین و بے کل بد حواس و بے قرار

www.abulhasanalinadwi.org

شاہ اسمٰعیلؒ کی بے چینی

شاہ اسمٰعیلؒ نے بے چین ہو کر یہ کہا
کیا ہوا حضرت کو میرے اے رفیقو! کیا ہوا؟
زندگی بیکار ہے اب میں بھی جاتا ہوں وہاں
میرے آقا، میرے رہبر، میرے حضرت ہیں جہاں
جب کہ حضرت ہی نہیں تو جی کے ہم سب کیا کریں
آؤ ملکر سب چلیں بابِ شہادت وا کریں
یہ کہا آگے بڑھے اور بے جھجک لڑتے رہے
دشمنوں سے دو بدو وہ بے کمک لڑتے رہے

شاہ اسمٰعیلؒ شہید ہو گئے

ان کے ماتھے پر اچانک ایک گولی پڑ گئی
تر کیا ڈاڑھی لہو سے کام اپنا کر گئی
مسکرا کر جان دیدی پھر تو پائے یار پر
فتح پائی در حقیقت اپنی ظاہر ہار پر
رحمتِ باری تعالیٰ کو پیار آ ہی گیا
"عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا"
کر لیا حاصل خدا کے بے شمار اکرام کو
ہوگیا نقصان لیکن ملتِ اسلام کو
آہ! وہ مرد خدا اور حق نما رخصت ہوا
مرد دانا چھوڑ کر دارِ فنا رخصت ہوا
وہ گیا، مرجھا گیا اسلام کا شاداب باغ
حق پرستوں کے دلوں کو کر گیا وہ داغ داغ

www.abulhasanalinadwi.org

آہ! حضرت شہید اور شاہِ شہید

حضرت سید شہیدؒ اک قافلہ سالار تھے
شاہ اسمٰعیل صاحبؒ نائب سالار تھے
ہوگیا کتنا خسارا، چھپ گیا وہ آفتاب
غم پہ غم اس پر چلا روپوش ہو کر ماہتاب
ان کے جانے سے جہاں پر اک سیاہی چھا گئی
وہ گئے دنیا سے کیا سب پر تباہی چھا گئی
جن سے یہ سارا چمن سر سبز تھا شاداب تھا
جن کے دم سے سارا گلشن گلشنِ نایاب تھا
ان کے جانے سے چمن کی ہر کلی کمھلا گئی
گلستاں میں آج کیا آندھی چلی جھلسا گئی
حادثہ ایسا ہوا سب اس پہ ہیں ماتم کناں
یہ فضا آب و ہوا اور یہ زمین و آسماں

پانسہ پلٹ گیا

بدحواسی دیکھ کر دشمن نے حملہ کردیا
زخم خوردہ، دل شکستوں پر یہ ہلّہ کردیا
غازیوں نے دیکھا پلٹے اور مقابل ہوگئے
اس قلیل عرصہ میں کتنے منہ لہو سے دھو گئے
حادثہ سے غازیوں پر سکتہ طاری ہوگیا
پھر تو کیا ہے دشمنوں کا پلّہ بھاری ہوگیا
قتل و غارت کا پھر ایسا ایک چکر سا چلا
بن گیا میدان بالا کوٹ مثل کربلا

www.abulhasanalinadwi.org

کیا لڑیں غازی یہاں پر کوئی رہبر ہے نہیں
دل کو تھامے کون اُن کے کوئی دلبر ہے نہیں
منتشر ہو ہو کے غازی ہر طرف لڑنے لگے
اور دشمن راہ پا کر ہر طرف بڑھنے لگے

عام شہادت

آسماں سے ٹوٹ کر کتنے ستارے گر گئے
مہر و ماہ و آفتاب و ماہ پارے گر گئے
آہ! کتنے آج مردانِ خدا رخصت ہوئے
حق پہ دے کر جان کو دار بقاء رخصت ہوئے
خون سے لت پت ہیں لاشیں غازیانِ دین کی
پاگئیں آرام روحیں داعیانِ دین کی

باقی خدا کا نام ہے

جو کہ دیکھا خواب تھا وہ آج بے تعبیر ہے
کتنی یہ تدبیر سے روٹھی ہوئی تقدیر ہے
مرکز ظلم و ستم ہے آہ بالا کوٹ آج
آہ! کیسا لٹ گیا ہے شرع و دیں کا تخت و تاج
تین سو لاشیں پڑی ہیں آج بے گور و کفن
آہ! یہ مظلوم کتنے ہیں غریبانِ وطن
دیکھ کر آنکھوں پہ سب کے اک اندھیرا چھا گیا
رو رہے ہیں سارے دل، منہ کو کلیجہ آگیا

www.abulhasanalinadwi.org

کتنا بالا کوٹ کا منظر یہ ہیبت ناک ہے
شور تھا کل کیا یہاں پر آج اڑتی خاک ہے
اس جہانِ رنگ و بو میں گردشِ ایام ہے
سب کو لازم ہے فنا باقی خدا کا نام ہے

بالاکوٹ کہتا ہے

سن لی تم نے آج میری داستان خونچکاں
دیکھ کر کے جس کو لرزے کیا زمیں کیا آسماں
داستاں سن کر کے تم ہو کتنے زیادہ اشکبار
دیکھ کر دھرتی کو میرے ہوگئے ہو بے قرار
موت سے گھبرا گئے تم خون سے لرزاں ہوئے
اتنی جانیں جو گئیں تم ان پہ کیوں ترساں ہوئے
میں نے مانا حادثہ یہ ہے بہت ہی دل خراش
اس کو سن کر ہوگیا ہے سخت دل بھی پاش پاش
میں نے مانا یہ شہیدانِ وفا مظلوم ہیں
یہ خدا کے لاڈلے ہیں کتنے یہ معصوم ہیں
ہوگئی سیراب خوں سے آہ یہ میری زمیں!
ہوگئی کتنی شکن آلود یہ میری جبیں!
میں نے دیکھا جو بھی منظر میں بتا سکتا نہیں
میں زباں پر آہ اس کو آج لا سکتا نہیں
مجھ سے بڑھ کر غم زدہ تم ہو نہیں سکتے کبھی
رو چکا ہوں جتنا میں تم رو نہیں سکتے کبھی
مجھ پہ غم اتنا پڑا کہ میرا سینہ پھٹ گیا
ہوگیا دل ٹکڑے ٹکڑے اور کلیجہ کٹ گیا

www.abulhasanalinadwi.org

کچھ نہیں لیکن سنو تم اتنے غم سے فائدہ
ہائے واویلا غلط ہے چشم نم بے فائدہ
شک نہیں اس میں ذرا بھی، موت سب کو آئیگی
بچ نہیں سکتا ہے کوئی، کھینچ کر لے جائے گی
کتنے مرتے ہیں گھروں میں مبتلا اس حال میں
دل پھنسا رہتا ہے ان کا مال و زر کے جال میں
رشک کے قابل ہے وہ کہ جس نے حق پر جان دی
پی لیا جامِ شہادت مسکرا کر جان دی
یہ مبارک ہستیاں جامِ شہادت پی گئیں
جان دیدی حق پہ سب نے اور حق پر جی گئیں
دین کے خاطر انھوں نے دیں بہت قربانیاں
چھوڑ کر کے مال و دولت، عیش و تن آسانیاں
کوئی ان کے کارناموں کو مٹا سکتا نہیں
بھولنا چاہے اگر پھر بھی بھلا سکتا نہیں
خون کا ہر قطرہ ان کا رنگ لائے گا ضرور
اپنی محنت کا صلہ ہر ایک پائے گا ضرور
تھی تمنا جو بھی ان کی ان کو حاصل ہوگئی
رحمت حق سے ہر اک کی روح واصل ہوگئی
جان دے کر حق پہ تم کو دے گئے درسِ حیات
کردیا ہے ان سبھوں نے حق سے روشن کائنات
خون کا ہر قطرہ کہتا ہے زبانِ حال سے
نکلو تم للہ قیل و قال کے جنجال سے
شوکت و قوت ہے کیا یہ مال و زر کچھ بھی نہیں
بے خدا شام و سحر علم و ہنر کچھ بھی نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

زندگی وہ موت ہے جس میں نہ ہوں قربانیاں
ہیچ ہے یہ عیش کوشی، ہیچ تن آسانیاں
موت کی مانند جانو مت شہادت تم کبھی
اس کی سمجھا ہے نہ سمجھو گے حقیقت تم کبھی
زندگی ہے یہ شہادت اور ایسی زندگی
جس کو حاصل ہے سنو دونوں جہاں تابندگی
عارضی ہے یہ جہاں کیسی خزاں کیسی بہار
زندگی سے پیار چھوڑو موت سے ہو ہم کنار
زندگی اپنی بناؤ تم سراپا انقلاب
ہے اندھیری ساری دنیا بن کے نکلو آفتاب
سید احمدؒ اور اسماعیلؒ کیا بیکار تھے؟
زندگی سے یا وہ اپنی ناخوش و بیزار تھے؟
یا یہاں دولت کی لالچ کھینچ لائی تھی انھیں
یا حکومت کی طمع اور حرص لائی تھی انھیں؟
راحت و آرام کو وہ چھوڑ کر آئے تھے کیوں؟
دور اتنی، بے وطن تیرو تبر کھائے تھے کیوں؟
دوسرے غازی بھی تھے کیا بے زرو اہل و عیال
ہر طرف ان کے نہیں تھا کیا کبھی دنیا کا جال؟
میں سمجھتا ہوں کہ تھے سارے کے سارے کام کے
ہاں مگر تھے عاشقِ صادق خدا کے نام کے
جب کہ دیکھا گلشنِ اسلام پر آئی خزاں
کفر تک لینے لگا اسلام کی جب چٹکیاں
ہوگیا اسلام جب جبرو تشدد کا شکار
تنگ مسلم پر ہوا جب ہند کا سارا دیار

www.abulhasanalinadwi.org

اشکبار ہو کر کے نکلے وہ گھروں کو چھوڑ کر
بے قرار ہو کر نکلے بندھنوں کو توڑ کر
ہوگئے قربان سب حق کی رضا کے واسطے
مسکرا کر جان دیدی اک خدا کے راستے
چاہتے ہو تم اگر اللہ کو راضی کرو
فکرِ جان و مال کو پھر قصۂ ماضی کرو
زندگی اپنی لگاؤ اس پیارے کام پر
روشنی حاصل کرو تم ان سے ہر ہر گام پر
ہیں ابھی موجود وہ ابھرے ہوئے نقش قدم
اور ابھی تک خوں سے بالا کوٹ کی مٹی ہے نم
نقش پا پر ان کے چل کر پاؤ گے منزل کو تم
کھیل کر طوفان سے پا جاؤگے ساحل کو تم

www.abulhasanalinadwi.org

طبعی مناظر

(منظر کشی و تاثرات)

www.abulhasanalinadwi.org

مکہ مکرمہ میں

مجھ پر خدا کا بے شمار فضل و کرم ہے آج کل
لیل و نہار بار بار طوف حرم ہے آج کل

زمزم کا جام ہاتھ میں ذکر خدا ہے ساتھ میں
میری نظر کے سامنے باب حرم ہے آج کل

تھامے ہوئے غلاف کو بہر دعا حطیم میں
ناچیز بندہ یہ ترا طالب کرم ہے آج کل

ذکرِ خدا زبان پر گرم طواف روز و شب
رو کر چمٹنا بار بار بہر ملتزم ہے آج کل

اسود حجر کا چومنا ہے شغل میرا روز و شب
اور ہاتھ میرے ہیں بلند اور چشم نم ہے آج کل

شکر خدا ادا کرے مجھ سا نحیف و ناتواں
مجھ پر تو فضل ایزدی بے کیف وکم ہے آج کل

رب العلا کے سامنے شام و سحر نیاز
بندہ ترا درِ حضور تسلیم خم ہے آج کل

تیرا کرم میں گن سکوں میرے لئے محال ہے
میرے خیال سے بلند تیرا کرم ہے آج کل

میری دعا تو کر قبول آنا مرا نہ ہو فضول
لب پر دعا ہے تیز تر اور دم بدم ہے آج کل

ہاتف نے دی صدا مجھے کچھ غم نہ کر دلِ حزیں
تیرا مقام تو بلند بیت السلم ہے آج کل

www.abulhasanalinadwi.org

ایک زائرِ حرم کے تاثرات

(برادرِ عزیز مولوی سید محمد الحسنیؒ کو حج کی نعمت نصیب ہوئی، جب وہ حج سے واپس آئے تو اپنے تاثرات بیان کیے، وہ تاثرات حسب ذیل اشعار میں بیان کیے جاتے ہیں)

زہے بخت ہم بھی حرم دیکھ آئے / خدا کا کرم تھا کہ ہم دیکھ آئے
خوشا کعبۂ محترم دیکھ آئے / طواف اس کا ہم دم بدم دیکھ آئے
لپٹ کر اور آنکھوں سے آنسو بہا کر / درِ کعبہ و ملتزم دیکھ آئے
مقامِ براہیم اور سنگِ اسود / انہیں دیدہ و دل بہم دیکھ آئے
صفا اور مروہ حطیم اور زمزم / مطاف اور صحنِ حرم دیکھ آئے
کھڑے ہو کے میزابِ رحمت کے نیچے / گھٹا رحمتِ حق کی ہم دیکھ آئے
منیٰ اور مزدلفہ عرفات جا کر / خدا کا کرم ہر قدم دیکھ آئے
خدا کے حضور اہلِ ہوش و خرد کو / بچشم تر و سر بہ خم دیکھ آئے
مدینہ کی پاکیزہ گلیوں میں پھر کر / مدینہ کے اہلِ کرم دیکھ آئے
بقیع و احد کے مقابر مشاہد / انہیں جا کے با چشم نم دیکھ آئے
وہ منبر سے تا روضہ جنت کی کیاری / اسے دیکھا گویا، اِرم دیکھ آئے
لبوں پر درود و سلامِ مسلسل / حضورِ شفیع الامم دیکھ آئے
بیاں کر نہیں سکتے کیفیت اس کی / مواجہ پہ جا کر جو ہم دیکھ آئے
جسے کہتے ہیں کیف و مستی کا عالم / وہ عالم خدا کی قسم دیکھ آئے

دیارِ حرم الغرض ہم پہونچ کر
خدا کا کرم ہی کرم دیکھ آئے

www.abulhasanalinadwi.org

یہ حج اور زیارت دیارِ نبی کی

(مولانا سید محمد مرتضیٰ صاحب کی سفرِ حج سے واپسی کے موقع پر مندرجہ ذیل اشعار کہے گئے)

زہے قسمت آئی گھڑی وہ خوشی کی — کہ حج سے ہوئی آج آمد کسی کی (۱)
تمہیں مولوی مرتضیٰ ہو مبارک — بخیرو سلامت خوشی واپسی کی
صدیق مکرم، ہو مقبول بے حد — یہ حج اور زیارت دیارِ نبیؐ کی
نکالے بہت دل کے ارمان تم نے — ہوئیں پوری سب حسرتیں زندگی کی
نظر بھر کے دیکھا ہے تم نے وہ کعبہ — جو اپنی مثال آپ ہے دل کشی کی
لپٹ کر کے روئے بہت ملتزم پر — دعاؤں میں تم نے نہیں کچھ کمی کی
دیا صبح و شام حجر اسود کو بوسہ — زیارت مقام براہیم کی، کی
طوافوں کا دن رات اک مشغلہ تھا — صفا اور مروہ پہ جا کر سعی کی
منیٰ اور عرفات کی سر زمیں پر — بہت چشم پُر آب سے بندگی کی
روانہ ہوئے جب دیارِ مدینہ — پئے شوق دیدار، حد بے کلی کی
بتاؤ جو پہنچے تھے بئرِ علی پر — تو کیا انتہا تھی تمہاری خوشی کی
نظر تم کو آیا تھا جب سبز گنبد — تھی کتنی مبارک گھڑی زندگی کی
لگائی تھی جب خاک آنکھوں سے تم نے — مدینہ کی پیاری گلی در گلی کی
وہ لرزیدہ لرزیدہ چلنا حرم میں — کہ پیشی ہے دربار میں امتی کی

(۱) مولانا سید محمد مرتضیٰ صاحب بستوی سابق ناظر کتب خانہ علامہ شبلی نعمانی دار العلوم ندوۃ العلماء

www.abulhasanalinadwi.org

وہ جنت کی کیاری کے پُر کیف لمحے ۔۔۔ جہاں ہر گھڑی ہوگی دل بستگی کی
سلاموں کے تحفے کیے پیش تم نے ۔۔۔ مواجہ پہ خدمت میں پیارے نبیؐ کی
محبت میں آنکھوں سے آنسو تھے جاری ۔۔۔ زہے بخت بن آئی دل کی کلی کی
خدارا بتاؤ کہ ان حالتوں میں ۔۔۔ تمہیں یاد آئی کبھی کیا کسی کی(۱)
کہا کیا؟ کہ تم ہر جگہ یاد آئے ۔۔۔ یہ تھا حق بھی مجھ پر تھی خواہش بھی جی کی
بہت شکر یہ، میں تمہیں یاد آیا ۔۔۔ ہے سچی علامت یہی دوستی کی

کیا حج، بفضلِ خدالوٹ آئے
خوشی، پھر کوئی انتہا ہے خوشی کی

(۱) مولانا محمد ثانی حسنیؒ مراد ہیں (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

جس جہاں کا ذرہ ذرہ ذکر سے معمور ہے

(خانقاہِ رائے پور سے واپسی پر دلی تأثرات کا اظہار)

اک شہر آباد شہروں میں سہارنپور ہے
اور قصبہ رائے پور اس سے ذرا سا دور ہے

نہر ہے اس کے کنارے باغ کے سایہ تلے
ذاکروں کا مختصر سا اک جہاں مستور ہے

جس جہاں میں اللہ اللہ کرنے والے ہیں مقیم
جس جہاں کا ذرہ ذرہ ذکر سے معمور ہے

ایک مرد با خدا اللہ والوں کا امام
جو خدا کی خلق کی اصلاح پر مامور ہے

شاہ عبد القادرِ ذی شان عالی مرتبت
جن کی ہستی مسند آرائے جہان نور ہے

جن کی صحبت سے یقیں ہوتا ہے دل میں موجزن
زہد و تقویٰ جن کا عالم میں بہت مشہور ہے

ان کی مجلس میں جو بیٹھا تو ملا دل کو سکوں
ان کی صحبت میں رہا جو، وہ بہت مسرور ہے

ان کی خدمت میں چلو تم ان کی صحبت میں رہو
گر تمہیں اصلاح باطن اپنی کچھ منظور ہے

مت کرو ضائع خدارا قیمتی لمحات کو
بجھ نہ جائے وہ کسی دم جو چراغ نور ہے

صبر و ہمت اور توکل فقر و ایثار و غنا
راہ حق پر چلنے والوں کا یہی دستور ہے

رہروِ راہ طریقت تیز کر اپنے قدم
شام تو ہونے لگی منزل ابھی کچھ دور ہے

تو جہان رنگ و بو کی ظلمتوں کا ہے شکار
اُس جہاں کی فکر کر تو، جو سراپا نور ہے

ہردم و لحظہ تجھے اب فکرِ عقبیٰ چاہیے
جس پہ تکیہ ہے تیرا وہ زندگی کافور ہے

کر عطا تو یا الٰہی دیدۂ عبرت نگاہ
رونقِ بزم جہاں سے چشم و دل مسحور ہے

خیر کر یا رب بڑی ہے گردش لیل و نہار
تیرا بندہ بے سہارا بے بس و مجبور ہے

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے مرقد پر

(شہادت ۱۲۴۶ھ)

(۱۹۵۵ء میں پہلی بار بالاکوٹ جانا ہوا تو عین مغرب کے وقت حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے مرقد پر حاضری دی۔ ان کی زندگی اور راہِ خدا میں شہادت کا نقشہ آنکھوں میں آ گیا اور دل بے حد متاثر ہوا اور وہ اثر اشعار کی شکل میں زبان سے ظاہر ہوا۔)

ارض بالاکوٹ پر بہتا ہے دریائے کنہار
مغربی جانب ہے اس کے ایک گرتا آبشار
متصل کچھ کھیت ہیں اور ایک نالہ ہے قریب
چار دیواری کے اندر ایک واقع ہے مزار
تھی فضا خاموش بے حد پر سکوں ماحول تھا
وقت مغرب ہو رہا تھا سامنے تھا سبزہ زار
قبر پر چادر نہ تھی روشن نہ تھا کوئی دیا
اور پھولوں کا مجھے کوئی نظر آیا نہ ہار
تھی مگر اتنی کشش اتنا جمال اتنا جلال
ٹھیرتی آنکھیں نہ تھیں دل ہو گیا بے اختیار
یہ ہے مرقد حضرتِ مولانا اسمٰعیلؒ کا
مردِ مومن علم کے دریائے ناپیدا کنار
وہ عظیم المرتبت انسان، حق کا پاسباں
جو شریعت کا نشاں تھا زہد و تقویٰ کا شعار

www.abulhasanalinadwi.org

خاک میں جس نے ملا یا کفر کا سارا غرور
کردیا جس نے ردائے شرک و بدعت تار تار
خاندانِ شاہ ولی اللہ کا چشم و چراغ
معترف تھا جس کے علم و فضل کا سارا دیار
نائب ختم رسالت، ہادی راہِ ہدیٰ
مرد دانا، مرد حق، علم و عمل کا تاجدار
سارے خطے ہند کے ہیں اس کی عظمت کے گواہ
سرحد و پنجاب و یوپی، اور بنگال و بہار
دل پذیری جس کی تقریروں کی ابتک یاد ہے
تو بہ کرنے والیوں کی وہ قطار اندر قطار
جب پکارا سید احمدؒ مردِ حق آگاہ نے
پڑگیا قدموں میں ان کے چھوڑکر اپنا دیار
اللہ اللہ عشق کیسا ہوگیا تھا شیخ سے
شیخ کے دامن کو تھاما پھر چلا مستانہ وار
ہند میں وہ مردِ حق اللہ کی تلوار تھا
ہوگئے حملے سے اس کے کتنے طاغوتی شکار
دربدر اس کو لئے پھرتا رہا شوق جہاد
شہر و قریہ وادیاں جنگل بیاباں کوہسار
ہوگیا آخر شہید آکر کے بالا کوٹ میں
جھومتا بڑھتا ہوا وہ شوق میں دیوانہ وار

www.abulhasanalinadwi.org

زندگی بھر جس نے توڑا شرک و بدعت کا صنم
اس کے مرقد پر پڑے پھر شرک و بدعت کا غبار؟
ظلم کتنا ہے اسے کچھ لوگ کہتے ہیں برا
جس نے حق پر جان دی اور کردیا تن من نثار
نفس کے بندے اسے دیتے ہیں جتنی گالیاں
اتنا آتا ہے خدا کو اس مجاہد پر پیار
فاتحہ کے واسطے میں نے اٹھایا ہاتھ کو
اور یہ الفاظ تھے میری زباں پر بار بار
اے عظیم المرتبت انسان! تجھ پر ہو سلام
آفتاب علم و تقویٰ! اے خلیق و بردبار
خاک وخوں میں تھا تڑپنا صرف حق کے واسطے
تجھ پہ نازل رات دن ہو رحمتِ پروردگار
دے جزا تجھ کو قیامت میں خداوند کریم
ساری ملت کی طرف سے بے حساب و بے شمار
ہے ضرورت آج تیری جرأت بیدار کی
دین پر پھر سے کیا ہے شرک نے بھر پور وار
میں نے اتنا ہی کہا تھا غیب سے آئی صدا
دیر سے اس قبر پر تو ہورہا ہے اشکبار
بات تو جب ہے کہ تو اس مرد دانا کی طرح
بے جھجھک آگے بڑھے حق پر کرے تن من نثار

www.abulhasanalinadwi.org

آج پھر دینِ خدا پر آندھیوں کا زور ہے
گلشنِ اسلام سے روٹھی ہوئی ہے پھر بہار
بد نصیبی ہے کہ خود اپنے پرائے ہوگئے
آج پھر اسلام ہے جبرو تشدد کا شکار
خوب ہے وہ مرد جس کو درد ہو اسلام کا
دین کا خادم ہو دن میں اور ہو شب زندہ دار
تجھ کو سیدؒ اور اسماعیلؒ دیتے ہیں پیام
عیش کی کیا زندگانی موت سے ہو ہم کنار

www.abulhasanalinadwi.org

منقبت

www.abulhasanalinadwi.org

ہوئے اشرف وہ بن کر نائب خیر البشر پیدا

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

(متوفی ۱۶؍رجب ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۹؍جولائی ۱۹۴۳ء)

خدا نے اپنی قدرت سے کیے شمس و قمر پیدا
کیے لعل و گہر تھانہ بھون کی خاک پر پیدا

انہیں میں ایک تھا لعل بدخشاں لُولُوئے لالا
دعا ہے لعل، ایسا ہو ہر اک مومن کے گھر پیدا

مبارک ہے وہ گھر جس میں ہوا ایسا بشر پیدا
مبارک ہے شجر جس میں ہوا ایسا ثمر پیدا

مبارک نام تھا اشرف علی اس مردِ حق بیں کا
محبت دل میں ہوجاتی تھی جس کو دیکھ کر پیدا

متانت بھی سخاوت بھی، کمال و فضل و صورت بھی
خدا نے ہر صفت کی، پاک سے پاکیزہ تر پیدا

ہوئی جس کے قدم سے دور ظلمت شرک و بدعت کی
کیا اللہ نے توحید و سنت کی سحر پیدا

تصوّف کے گلستاں میں بہارِ بے خزاں لایا
ہر اک شاخ نشیمن پر کیے گلہائے تر پیدا

بکھیرے جس نے موتی معرفت کے اور حکمت کے
خس و خاشاک سے جس نے کیے لعل و گہر پیدا

www.abulhasanalinadwi.org

نہ جانے کتنے لوگوں نے بدل دی زندگی اپنی
کیا جس کے مواعظ نے دلوں میں وہ اثر پیدا

کیا سیراب جس نے تشنگانِ علم و عرفاں کو
ہوئے جس کی نظر سے بے شمار اہل نظر پیدا

زہے قسمت ہزاروں راہ رو منزل پہ جا پہنچے
کیا ہم میں خدا نے ایک ایسا راہبر پیدا

خدا کے ایسے بندوں کی محبت عین ایماں ہے
انہیں کے غم میں رونے کو ہوئی ہے چشم تر پیدا

زمانہ سر جھکا دیتا ہے جس کے پاک قدموں پر
نہیں ہوتا جہاں میں روز روز ایسا بشر پیدا

یہ برکت ہے فقط حضرت محمدؐ فخر عالم کی
کہ ان کے ہی غلاموں میں ہوئے اہل نظر پیدا

جو اشرف نام تھا ان کا تو اشرف کام کرتے تھے
ہوئے اشرف وہ بن کر نائب خیر البشر پیدا

جہانِ اہل دل ان کو ہمیشہ یاد رکھے گا
کہ کم ہوتا ہے ایسا عشق کا پیغامبر پیدا

”ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا“

www.abulhasanalinadwi.org

شرق سے تا غرب جس کا آج ہے سکّہ رواں

بانی جماعت تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ

(متوفی ۱۱؍رجب ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۳؍جولائی ۱۹۴۴ء)

خاندانِ کاندھلہ ہے کیا مبارک خانداں
حکمت و دانائی و علم و عمل کا کہکشاں

حضرتِ مولانا الیاسؒ اک حکیم نکتہ داں
ہیں اسی پاکیزہ خصلت خانداں کے جانِ جاں

جسمِ نازک ناتواں تھا، عزم تھا لیکن جواں
تھی زباں لکنت زدہ ہر دم مگر گوہر فشاں

عابد و زاہد، مجاہد، دین حق کے پاسباں
نازشِ اہلِ یقیں، اصحاب دل، اہلِ زباں

ایک عالم ایک مرشد راہ حق کے راہ داں
جن کے دم سے کھل اٹھا دین خدا کا گلستاں

وہ سراپا کیف و مستی درد و سوز و جذب و شوق
صاحب درد نہاں سوز عیاں عشق تپاں

دین کی خاطر تڑپنا مرغ بسمل کی طرح
آہ دل میں آہ لب پر اشک آنکھوں سے رواں

دعوت و تبلیغ کی تحریک کے بانی تھے وہ
شرق سے تا غرب جس کا آج ہے سکّہ رواں

www.abulhasanalinadwi.org

کردیا پیدا وہ جذبہ دعوت و تبلیغ کا
دین حق کے واسطے پھرنے لگے خورد و کلاں

بدلے دل بدلی نگاہیں اور بدلیں صورتیں
بن گئے بدنیک دل اور بدزباں شیریں زباں

جو خدا نا آشنا تھے ہوگئے شب زندہ دار
نور چہروں سے عیاں ماتھوں پہ سجدوں کے نشاں

لا اللہ کی صدا سے گونج اٹھے دشت و جبل
سر جھکا باطل کا جبکہ اس نے دی حق کی اذاں

مسجدیں ہر ہر جگہ بھرنے لگیں بہر نماز
دیکھنے والوں نے علم و ذکر کا دیکھا سماں

اختیار اکرام مسلم جو کیا لوگوں نے تو
حسنِ نیت سے مجلّٰی ہوگئیں سب نیکیاں

چھوڑ کر اپنے گھروں کے راحت و آرام کو
ہوگئے گرمِ سفر تبلیغ دیں کے کارواں

ترکِ لایعنی سے ہر ہر داعیِ دین مبین
مستحق رحمت داور ہوا دونوں جہاں

اے خدا اس مرد حق پر کھول دے رحمت کے در
کیوں کہ تھا یہ جانشینِ خاتم پیغمبراں

www.abulhasanalinadwi.org

وہ سلیماں جو کہ تھا اسرار دیں کا راز داں

سید الطائفہ علامہ سید سلیمان ندویؒ

(متوفی ۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء)

شاد باش! اے ندوۂ اصحاب فکر ارجمند | شاد باش! اے ندوۂ اہلِ زبان ہوشمند
شاد باش! اے ندوۂ اصحاب دل اہلِ قلم | شاد باش! اے ندوۂ اہل کمال اہل کرم
ہے ترا دار العلوم اک مرکز علم و ادب | معترف جس کے ہیں سب اہلِ عجم اہلِ عرب
درسگاہِ علم ایسی غالباً کمیاب ہے | وہ جہانِ علم میں اک گوہر نایاب ہے
اس کا اک فرزند ہے سیّد سلیماں نام کا | سارے عالم میں ہے شہرہ جس کے علمی کام کا
وہ سلیماں فخر ندوہ نازش دار العلوم | وہ سلیماں عالم ہندو حجاز مصر و روم
وہ سلیماں جن کے چہرہ سے عیاں نورِ یقیں | وہ سلیماں صاحب دل، خندہ رُو، روشن جبیں
وہ سلیماں جو کہ تھا علمِ نبوّت کا امیں | وہ سلیماں سرگروہ اہلِ عقل دوربیں
وہ سلیماں نیک دل، شیریں زباں وخوب رُو | وہ سلیماں خوش خصال، پاک رُو، آہستہ خو
وہ سلیماں قلب میں رکھتا تھا جو عزم جواں | وہ سلیماں جو کہ تھا علم وفضیلت کا نشاں
وہ سلیماں قصر علم و فضل کا معمار تھا | وہ سلیماں جو عمل کے حسن کا شہ کار تھا
وہ سلیماں بے مثال و بے بدل سیرت نگار | وہ سلیماں اہل دل کا قافلہ سالار تھا
وہ سلیماں جو کہ تھا اسرار دیں کا راز داں | وہ سلیماں پاک داماں وہ خطیب دُر فشاں
وہ سلیماں صاحب علم وقلم سیرت نگار | وہ سلیماں جس کا ہر نقش قلم تھا شاہکار
وہ سلیماں جانشین شبلی مرحوم تھا | وہ سلیماں اہل علم و فضل کا مخدوم تھا
وہ سلیماں جو کہ تھا استاذ مسعود (۱) وعلی (۲) | وہ سلیماں کارنامے جن کے روشن اور جلی

(۱) مولانا مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم (۲) مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

www.abulhasanalinadwi.org

وہ سلیماں دور حاضر کا جہاں دیدہ ولی وہ سلیماں معرفت میں نائب اشرف علی
وہ سلیماں صاحب ذہن رسا قلب کشاد وہ سلیماں جن پہ اہل فضل کو تھا اعتماد
وہ سلیماں مرد حق مرد خدا مرد غیور وہ سلیماں صاحب علم وعمل عرفانِ دیں عقل وشعور
وہ سلیماں جن پہ رحمت ہو خدا کی بے شمار وہ سلیماں علم کی جن سے چلی باد بہار
وہ ادائے دلکش اس کی وہ زبانِ گلفشاں وہ لب خنداں بلا کا نور چہرے سے عیاں
وہ سلیماں جس کو مالک نے دیا ذوقِ جمال وہ سلیماں جس کو خالق نے دیا حسنِ خیال
وہ سلیماں جس کو مالک نے دیا حُسن وجمال وہ سلیماں جس کو مالک نے دیا فضل وکمال
وہ سلیماں علم میں انجم کا ہم قسمت بنا اہلِ ندوہ کے لئے سرمایۂ عزت بنا
ناز کرتے ہیں ہم اہلِ علم اس کی ذات پر اس کے ہر دینی عمل پر علم کی ہر بات پر
آہ وہ سید سلیماں آج ہم میں ہے نہیں ہوگیا وہ چھوڑ کر دنیا کو جنت میں مکیں
اس پہ مالک شفقتوں کی اپنی ارزانی کرے مغفرت کی اور رحمت کی فراوانی کرے

"آسماں اس کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے"

بے غرض بے باک وحق گو خندہ رُو روشن جبیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

(متوفی ۱۲ر جمادی الاولیٰ مطابق ۵ر نومبر ۱۹۵۷ء)

یاد آتا ہے مجھے رہ رہ کے وہ عہد کہن — ہند میں جب عام تھا رشد و ہدایت کا چلن
کیا سہارنپور، دہلی، رائے پور و دیوبند — کاندھلہ، گنگوہ، منگلور اور کیا تھانہ بھون
رونق افروزان سبھی خطوں میں تھے مردانِ حق — چپہ چپہ پر مہکتا تھا ولایت کا چمن
ہر بزرگ اپنی جگہ تھا آفتاب و ماہتاب — ظلمتوں کو کردیا تھا دور رہ کر ضو فگن
ان میں مولانا حسین احمد فرید عصر تھے — جن کو مالک نے دیا تھا مرد حق کا بانکپن
راحت قلب رشید احمد(۱) امام الأتقیاء — مسند آرائے جہان دل امیر انجمن
بے غرض، بیباک وحق گو، خندہ رُو، روشن جبیں — جانشینِ خاص شیخ الہند محمود حسن
صاحب جذب دروں وعشق ومستی درد وسوز — خوش مزاج و پاکباز، نیک خو، شیریں سخن
سرگروہ اہل دل اہل یقیں اہل نظر — صاحب صدق و صفا حلم و حیا خلق حسن
جن کے فیض تربیت سے سینکڑوں کامل بنے — جن کے دامن سے ہیں وابستہ ہزاروں مرد و زن
عمر بھر دیتے رہے درسِ حدیث مصطفیٰ — علم دیں کے ہر طرف جاری کیے گنگ و جمن
جن سے حاصل تھا ہزاروں کو تلمذ کا شرف — جا بجا پھیلے ہوئے ہیں از مراکش تا ختن
سرور اہل طریقت خاصۂ خاصان حق — جامع دین و سیاست، نازش ملک و وطن

”درکفے جام شریعت برکفے سندان عشق
ہر ہوسنا کے نداند جام و سنداں باختن“

---

(۱) حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی (متوفی ۱۳۲۳ھ)

www.abulhasanalinadwi.org

تھا جو قرآں کا مفسر اور حکیم نکتہ داں

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

(متوفی ۱۸ر رمضان ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳ر فروری ۱۹۶۲ء)

میں نے دیکھا ہے خدا کا ایک ایسا بھی ولی جس کے دم سے خیر و برکت کی ہوا گھر گھر چلی
رشد و عرفاں کی چلی بادِ بہارِ جانفزا ڈالی ڈالی گلشن اسلام کی پھولی پھلی
اس ولی کی زندگی تھی پاک سے پاکیزہ تر زندگی وہ نور کے سانچہ میں ہو جیسے ڈھلی
اس کی صحبت میں ہر اک کو یاد آتا تھا خدا اک نظر میں دور، ہو جاتی تھی دل کی بے کلی
صاحبِ علم و فضیلت، زاہد شب زندہ دار ہر عمل جس کا تھا پیارا ہر ادا جس کی بھلی
تھا جو قرآں کا مفسّر اور حکیمِ نکتہ داں جس نے بتلایا ہر اک نکتہ خفی ہو یا جلی
مرد خود آگاہ و حق بیں با خدا مردِ غیور جس نے قصرِ سلطنت میں ڈالدی تھی کھلبلی
جس کے دم سے شرک و بدعت کا اندھیرا چھٹ گیا مشعلِ توحید و سنت ہر قدم ہر دم جلی
انجمن خدام دیں لاہور کا بانی تھا وہ تھا خدا کا برگزیدہ حق رسیدہ وہ ولی
وہ ولی کیا تھا ولی گر تھا ولایت کا امام جس سے مہکی تھی ولایت کے چمن کی ہر کلی
تذکرہ ہے جس کے اوصافِ حمیدہ کا یہاں اس مبارک شخصیت کا نام ہے احمد علی

وہ امیر کاروانِ عشق و مستی درد و سوز
آفتاب رشد و عرفاں حضرتِ احمد علی

www.abulhasanalinadwi.org

ان سے ٹوٹا رفض کا کبر و غرور

امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ

(متوفی ۱۷/ ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳/ اپریل ۱۹۶۲ء)

مرد حق مرد خدا مرد غیور — خاصۂ خاصان حق عبد الشکور
نور عین حضرت عین القضاۃ (۱) — جان جانِ اہل دل اہل حضور
نائب بو احمد (۲) و عبدالسلام (۳) — جن سے پھیلا علم کا، عرفاں کا نور
صاحب علم و عمل زہد و ورع — صاحب جذب دروں عقل و شعور
ان کی ضرب موسوی نے کردیا — رفض و شیعیت کا کاسہ چور چور
لکھنؤ میں ان سے سرسبز و نہال — سنت و توحید کا ہے نخل طور
جس پہ کرتے تھے نگاہ التفات — شرک و بدعت سے وہ ہوتا تھا نفور
آج جو ہے مدح اصحاب نبی — ہے انہیں کی خیر و برکت کا ظہور
ان کا علم و فضل تھا مانا ہوا — شہرت ان کے زہد کی ہے دور دور
ہیں امام اہلسنت بالیقیں — ان سے ٹوٹا رفض کا کبر و غرور
بے شک ان کی صحبت پاکیزہ بھی — باعث تسکین قلب نا صبور
ان کی تقریروں نے تصنیفات نے — کردیا ایمان کا پیدا شعور
ان کی عظمت کو نہ سمجھیں گے کبھی — بے خدا بے دین و بے عقل و شعور
معترف ہے ان کی عظمت کا وہی — جسکے دل میں ہے بسا ایماں کا نور
میں دعا اللہ سے کرتا ہوں یہ — ہو منور مرقد عبد الشکور
اپنی رحمت کی فراوانی کرے — مالک دنیا و دیں رب غفور

دے جزا ان کو خدا بہتر جزا
سرخرو ان کو کرے یوم النشور

(۱) حضرت مولانا شاہ عین القضاۃؒ بانی مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ (۲) حضرت مولانا شاہ ابو احمدؒ مجددی بھوپالی (والد ماجد) (۳) حضرت مولانا شاہ عبدالسلام ہنسویؒ (م ۱۲۹۹ھ)

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ اللہ ہمیں اب سکھائے گا کون؟

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ

(متوفی ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۶؍اگست ۱۹۶۲ء)

آہ وہ خضر راہ طریقت گیا
جس سے حاصل تھی دل کو سکینت گیا

راہ احسان پر جو چلاتا رہا
آہ! وہ آج ناز مشیخت گیا

دین کے جس سے پائے جہاں نے نشاں
مشعل راہ دین و شریعت گیا

جس سے تقویٰ کا سیکھا تھا سب نے سبق
وہ سراپا یقین و خشیت گیا

جس نے ایثار میں زندگی کی بسر
پیکر صبر و ہمت عزیمت گیا

عمر بھر جس نے کی پیرویٔ رسول
رہبر راہ قرآن و سنت گیا

ذکر کی مجلسیں جس سے آباد تھیں
مجلس ذکر و تقویٰ کی زینت گیا

www.abulhasanalinadwi.org

جس کی صحبت میں ملتا تھا دل کو جلا
پاک دل خوش زباں نیک طینت گیا

جس کی خدمت میں ہوتا تھا دل کو سکوں
سادہ دل نیک خو خوش طبیعت گیا

فیض پاتے تھے جس ذات سے خاص و عام
جس کی اکسیر تھی نیک صحبت گیا

جس سے شاداب تھا باغ عبد الرحیم
لے کے وہ باغ کی ساری نکہت گیا

عبد قادر جہاں دیدہ و ہوش مند
مسکراتا ہوا آج جنت گیا

جس کو شیخ المشائخ کہیں تو بجا
وہ ہی قطب جہاں قطب ملت گیا

اس کے جانے سے اجڑا دلوں کا چمن
آہ! سرتا بہ پا خیر و برکت گیا

ڈھونڈتی ہیں نگاہیں جسے دم بدم
آج وہ مونس رنج و کلفت گیا

اللہ اللہ ہمیں اب سکھائے گا کون؟
ذکر کی لے کے وہ ساری لذت گیا

www.abulhasanalinadwi.org

داعی تبلیغ دیں راہِ یقیں کے راہبر

داعی الی اللہ حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

(متوفی ۲۹/ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲/اپریل ۱۹۶۵ء)

حضرتِ مولانا یوسف پاک رو نیکو سیر
داعی تبلیغ دیں راہ یقیں کے راہبر
جلوت ان کی خوب تھی اور خلوت انکی خوب تر
زندگی تھی پاک ان کی پاک سے پاکیزہ تر
تھے کریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم!
اہل دیں اہلِ نظر کے جانِ جاں نورِ نظر
والد ماجد سے ورثہ میں انہیں حاصل ہوا
قلب مضطر، چشم تر، آہِ سحر، سوز جگر
رات کو رونا بلکنا دن کو پیہم بولنا
یوں بسر ہوتے تھے ان کے رات دن شام وسحر
تھی زباں ان کی دل ان کا ذہن ان کا وقفِ دیں
دعوتِ دیں کے لیے رہتے تھے وہ گرم سفر
راہ مولیٰ میں دیا دل کردیا جاں کو نثار
گھر لٹایا کردیا قربان اپنا مال و زر
وصف ان کا خاص تھا محکم یقیں، پیہم عمل
ان کی نظروں میں خس و خاشاک تھے برق و شرر

www.abulhasanalinadwi.org

حق کے کہنے میں کسی سے بھی نہیں ڈرتے تھے وہ
بادشاہ وقت ہو یا صاحب تیغ و تبر
جس سے ہر دل مست ہو ہر آنکھ ہو اشکوں سے تر
وہ یقیں پرور خطابت وہ دعائے پر اثر
ان کی محنت سے ہوا تبلیغ کی گھر گھر چلی
یعنی از ارض مراکش تا بخاک کاشغر
چل کے دیکھو گھوم پھر کر خطۂ میوات میں
ان کی دعوت کا اگر تم دیکھنا چاہو اثر
جو اڑا دیتے تھے گردن اک ذرا سی بات پر
ہوگئے سفاک وہ باہم دگر شیر وشکر
یاد کرتے ہیں انہیں با چشم تر شام وسحر
گلستانِ دعوت و تبلیغ کے گلہائے تر
ہے دعا تجھ سے ہماری ہر نفَس شام و سحر
رحم کر تو خوب یا رب یوسفِ گم گشتہ پر

www.abulhasanalinadwi.org

میں نے پایا ان کو رہبر معرفت کی راہ کا

مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ فتح پوریؒ

(متوفی ۲۱؍شعبان ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۴؍نومبر ۱۹۶۷ء)

پوچھنا کیا حضرتِ شاہِ وصی اللہ کا
مردِ حق مردِ غیور و مردِ خود آگاہ کا

جلوت وخلوت میں دیکھا ان کو میں نے بارہا
میں نے پایا اُن کو رہبر معرفت کی راہ کا

ظلمت دل دور کرتے تھے وہ بن کر نورِ حق
ظلمت شب میں ہو جیسے نور کامل ماہ کا

جو بھی بیٹھا ان کی صحبت میں ذرا سی دیر بھی
دل کو اپنے کردیا رہرو خدا کی راہ کا

ان کی خدمت میں سکوں پاتا تھا ان کا خیر خواہ
موم ہوجاتا تھا پتھر دل ہر اک بد خواہ کا

ڈالدی اپنی توجہ کی نظر جس پر اگر
حال بہتر ہوگیا اس کے دلِ گمراہ کا

تھی کشش ان کی نظر میں دل میں میٹھے بول میں
موہ لیتے تھے ہر اک دل ہو گدا یا شاہ کا

ہے بجا ان کو کہیں ہم مصلحِ امت اگر
کردیا اللہ والا دل ہر اک بد راہ کا

www.abulhasanalinadwi.org

ان کے قدموں میں ٹھکانا تھا مقام افتخار
اہل دنیا اہل سطوت اہل مال و جاہ کا

کوئی نسبت ہی نہیں ہے واصف و موصوف میں
وصف شیر نیستاں کا اور قلم روباہ کا

دے جزا بہتر خدا شاہِ وصی اللہ کو
ان پہ خاص الخاص ہو فضل و کرم اللہ کا

ہے دعا اللہ سے بخشے انہیں قرب و رضا
تحفۂ انمول بخشے ان کو اپنی چاہ کا

ان کی برکت سے مجھے بھی جادۂ منزل ملے
کیونکہ میں بھی ہوں مسافر معرفت کی راہ کا

www.abulhasanalinadwi.org

جن کی صحبت سے تھا حاصل بے قراروں کو قرار

حضرت شاہ محمد یعقوب مجددی بھوپالیؒ

(متوفی ۱۳؍ربیع الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۰؍مئی ۱۹۷۰ء)

ایک تھی بھوپال میں علم و یقیں کی بارگاہ
سب کو ملتی تھی جہاں سے پاکیِ قلب و نگاہ
بارگاہِ نور تھی وہ ایک عالی خانقاہ
خانقاہِ دیں پناہ و جلوہ گاہ مہر و ماہ
صدر بزم نور کے حضرت شہِ یعقوب تھے
اہل عرفان و یقیں کو دل سے جو محبوب تھے
خوبرو، خندہ جبیں، شیریں ادا، شیریں مقال
پاک صورت، نیک سیرت، خوش خصال وخوش خیال
خاندان احمد سرہند کے چشم و چراغ
نقشبندی سلسلہ کے پاک دل روشن دماغ
اہلِ دل کے واسطے وہ نقطۂ پرکار تھے
طالبان معرفت پر ابر گوہر بار تھے
اس جہاں سے اف شہ یعقوب بھی رخصت ہوئے
ہو کے پیارے وہ خدا کو داخلِ جنت ہوئے
کیا مبارک حال تھا ان کا بوقت ارتحال
رو بقبلہ تھے اور غرق بادۂ عشق بلال

www.abulhasanalinadwi.org

چھا رہی تھی کیفیت دل پر نیاز و ناز کی
بس اسی عالم میں ان کی روح نے پرواز کی

جن کی صحبت سے تھا حاصل بے قراروں کو قرار
جن کی خدمت سے میسر تھی حیاتِ نو بہار

جن کے ملفوظات سے ملتی تھی سب کو زندگی
بندگی تابندگی فرخندگی رخشندگی

ایسے مردِ حق سے دنیا ہوگئی محروم آہ!
خاک سے بھوپال کی، گوہر ہوا معدوم آہ!

مرد حق رخصت ہوا تو خیر و برکت اٹھ گئی
قدر جس کی کی نہ ہم نے وہ ہی نعمت اٹھ گئی

جان کر منجملۂ خاصان رب العالمیں
مدتوں رویا کریں گے اہل دل اہل یقیں

"آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے"

www.abulhasanalinadwi.org

اہل باطل کے لئے - ایک تیغ بے نیام

قائد اہل سنت مولانا عبدالسلام صاحب فاروقی

(متوفی ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۹۷۳ء)

مولوی عبد السلام — خوش صفات و نیک نام
مرد حق مرد خدا — مرجع ہر خاص و عام
نیک دل سادہ مزاج — خندہ رو شیریں کلام
دین حق کی راہ میں — گرم دم اور تیز گام
اہل باطل کے لئے — ایک تیغ بے نیام
نائب عبد الشکورؒ — اہلسنت کے امام
آج دنیا چھوڑ کر — چل دیئے دار السلام
مدتوں یاد آئیں گے — رات دن اور صبح و شام
ہم دعا کرتے ہیں یہ — ان پہ رحمت ہو مدام
روح ان کی شاد ہو — ہو بہشت ان کا مقام
ہو عطا صبر جمیل — اہل سنت کو تمام
جو مشن ان کا تھا وہ — ہو فزوں تر اور عام
اور ہوں ''عبدالعلیم'' (۱)
نائب عبد السلام

(۱) مولانا عبدالعلیم فاروقی پسر مولانا عبدالسلام فاروقی مہتمم دارالمبلغین لکھنؤ، ورکن مجلس شوریٰ، دارالعلوم دیوبند (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

نازش دیں چلے فخر ملت چلے

تاریخ وصال مولانا عبدالسلام فاروقیؒ

آہ عبد السلام آج ہم میں نہیں
چھوڑ کر ہم کو وہ سوئے جنت چلے

جن کے دم سے عیاں خیر ہی خیر تھا
آہ وہ لے کے سب خیر و برکت چلے

وہ محدث فقیہ و مناظر خطیب
صاحب علم و عرفاں و حکمت چلے

جو تھے نعم الخلف اپنے اسلاف کے
باغ اسلاف کی لے کے نکہت چلے

اہل سنت سبھی کہہ رہے ہیں کہ آہ
جانشین امام اہل سنت چلے

آہ! وہ خادم دین رخصت ہوئے
آہ! وہ ماحیِ شرک و بدعت چلے

جن پہ تھا ناز ملت کو بے انتہا
اپنی ملت کو وہ کر کے رخصت چلے

الغرض دار فانی کو وہ چھوڑ کر
نازش دیں چلے فخر ملت چلے

(۱۳۹۳ھ)

مولوی عبدالسلام نیک نام وخوش صفات
کر گئے چودہ رجب کی نصف شب میں وہ وفات

ہاتفِ غیبی سے چاہی میں نے تاریخِ وصال
تو بچشمِ نم کہا اس نے کہ خیر الناسِ مات

(۱۹۷۳ء)

www.abulhasanalinadwi.org

ہادیِ روشن ضمیر و پاک دل شیریں کلام

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ

(متوفی یکم شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۸۲ء)

(۱)

اے کہ تو شیخ الحدیث آقائے من عالی مقام
در نگاہم تو امام ملت خیر الانام
سرگروہِ اولیاء، سرخیلِ مردانِ خدا
سر براہِ اہل دیں، منجملہ خاصانِ کرام
نازِ اصحابِ حدیث و فقہ و تفسیر و ادب
قدوۂ اہلِ عزیمت فخرِ اسلافِ عظام
اے کہ تو شمع شبستان عمل در راہِ حق
اے کہ تو مردِ بزرگ وبندۂ رب الانام
اے کہ تو در دورِ حاضر نقطۂ پرکار حق
ہادیٔ روشن ضمیر و پاک دل شیریں کلام
صاحب قلب و نظر علم و عمل مہر و وفا
تو مرا آقا و مرشد من ترا ادنیٰ غلام
من حقیرے، بے نوائے خاک پائے آنجناب
غرق ایں دم من شوم دربادۂ عشقت تمام
تادم آخر ترا منت شنا سم ہر نفس
گر توجہ می کنی بر حالِ من از لطفِ عام
در جنابِ حق تعالیٰ من دعائے می کنم
رحمتِ او سایہ گستر بر سر والا مدام

www.abulhasanalinadwi.org

(۲)

وہ شیخ کہ جن کے قدموں سے آباد دلوں کے ویرانے
وہ شیخ کہ جن کی برکت سے ہیں بادۂ حق کے میخانے
وہ شیخ کہ ہیں جو ساقیٔ مے گردش میں جن سے پیمانے
وہ شیخ کہ جنکے بن کر ہم بھولے ہیں جہاں کے افسانے
ہیں شیخ ہمارے شمع ہدیٰ ہم شمع ہدیٰ کے پروانے
ہم ان کی اداؤں پر ہیں فدا ہر ایک ادا پر دیوانے
وہ شیخ کہ جن کو کہتے ہیں ہم مرشد برحق ربانی
وہ شیخ کہ جن کو بخشا ہے اللہ نے قلب سمنانی
وہ شیخ کہ جن کو حاصل ہے پاکیزہ نگاہ جیلانی
وہ شیخ کہ جن کی مجلس ہے پُر کیف و مبارک نورانی
ہیں شیخ ہمارے شمع ہدیٰ ہم شمع ہدیٰ کے پروانے
ہم ان کی اداؤں پر ہیں فدا ہر ایک ادا پر دیوانے
ہیں شیخ ہمارے پاک نظر ہیں خندہ جبیں ہیں شیریں سخن
ہیں شیخ ہمارے مہر مبیں پُر نور ہے جن سے صبح وطن
وہ شیخ کہ جن سے مہکا ہے سنت کے حسیں پھولوں کا چمن
وہ شیخ کہ جن کی جنبش لب ہے لعل بدخشاں دُرّ یمن
ہیں شیخ ہمارے شمع ہدیٰ ہم شمع ہدیٰ کے پروانے
ہم ان کی اداؤں پر ہیں فدا ہر ایک ادا پر دیوانے
اللہ کے بندوں کو ان سے ایمان کی دولت ملتی ہے
ہو دولت دنیا جس پہ فدا وہ دین کی نعمت ملتی ہے

www.abulhasanalinadwi.org

جس دل پہ نظر فرماتے ہیں اس دل کو سکینت ملتی ہے
دل عشق کا سودا پاتا ہے سوغات محبت ملتی ہے
ہیں شیخ ہمارے شمع ہدیٰ ہم شمع ہدیٰ کے پروانے
ہم ان کی اداؤں پر ہیں فدا ہر ایک ادا پر دیوانے
وہ شیخ کہ جن کی صحبت سے ہر ذہن مجلّا بنتا ہے
وہ شیخ کہ جن کی خدمت سے ہر قلب مصفّا بنتا ہے
جو خاک کا ذرّہ ہوتا ہے وہ لُولُوِ لالا بنتا ہے
غافل جو خدا سے ہوتا ہے عاشق وہ خدا کا بنتا ہے
ہیں شیخ ہمارے شمع ہدیٰ ہم شمع ہدیٰ کے پروانے
ہم ان کی اداؤں پر ہیں فدا ہر ایک ادا پر دیوانے
شاداب ہیں جس کے غنچہ وگل وہ شیخ کا گلشن گلشن ہے
ہیں شیخ کی مجلس مجلس دل وہ اہل یقیں کا مخزن ہے
آغوش محبت شیخ کی ہے نایاب گہر کا معدن ہے
جس شمع پہ نازاں شمعیں ہیں وہ شیخ کی شمع روشن ہے
ہیں شیخ ہمارے شمع ہدیٰ ہم شمع ہدیٰ کے پروانے
ہم ان کی اداؤں پر ہیں فدا ہر ایک ادا پر دیوانے
وہ بزم ہے بزم احسانی جس بزم کے ہیں وہ صدر نشیں
اس بزم کی ہے ہر صبح حسیں اس بزم کی ہے ہر شام حسیں
اس بزم میں آکر پاتا ہے ہر ایک متاع علم و یقیں
اس بزم پہ صدقے حشمت وزرا اس بزم پہ صدقے تاج و نگیں
ہیں شیخ ہمارے شمع ہدیٰ ہم شمع ہدیٰ کے پروانے
ہم ان کی اداؤں پر ہیں فدا ہر ایک ادا پر دیوانے

www.abulhasanalinadwi.org

یہ بزم ہے جس میں شام وسحر رحمت کے فرشتے آتے ہیں
وہ بن کے گھٹائیں رحمت کی اس بزم پہ آکر چھاتے ہیں
وہ ذکر مسلسل سُن سُن کر رحمت کا مینہ برساتے ہیں
ویران دلوں کے صحرا میں پھولوں کا چمن مہکاتے ہیں
ہیں شیخ ہمارے شمع ہدیٰ ہم شمع ہدیٰ کے پروانے
ہم ان کی اداؤں پر ہیں فدا ہر ایک ادا پر دیوانے

اللہ کرے یہ ساقی رہے باقی رہے میخانہ رہے
ساقی کی رہے پرلطف نظر گردش میں ہر اک پیانہ رہے
تا دیر رہے یہ شمع ہدیٰ ہونے کو فدا پروانہ رہے
اور دشت جنوں میں گرم سفر بیتاب دل دیوانہ رہے
ہیں شیخ ہمارے شمع ہدیٰ ہم شمع ہدیٰ کے پروانے
ہم ان کی اداؤں پر ہیں فدا ہر ایک ادا پر دیوانے

www.abulhasanalinadwi.org

(۳)

ہیں شیخ حقیقت میں اک مرشد ربانی!
نازاں ہے عمل جن پر وہ عالم حقانی
اعمال ہیں پاکیزہ اخلاق ہیں روحانی
کیا خوب ہے چہرے پر انوار کی تابانی
ہے مجلس پاک ان کی کیا مجلس نورانی
رحمت کی ہے ارزانی برکت کی فراوانی
وہ صحبتِ با برکت پُر کیف و یقین پرور
کرتی ہے ادا دل کو کیفیت احسانی!
کرتی ہے اثر ایسا پاکیزہ نظر اُن کی
ذرہ کو بناتی ہے وہ لعل بدخشانی
کیا زہد و قناعت ہے کیا جود و سخاوت ہے
شاہی میں فقیری ہے اور فقر میں سلطانی
جو علم نبوت ہے سینہ میں نہاں اُن کے
اس علم پہ صدقے ہوں شیرازی و خاقانی
لغزش نہ کوئی آئی قدموں میں کبھی اُن کے
طوفان اٹھے اکثر بولہبی و ہامانی!
اس راہ مبارک کے رہبر بھی ہیں راہی بھی
جس راہ کے رہرو تھے شیبانی و شوکانی
میخانۂ عرفاں کے ہیں ساقیٔ مستانہ
جو کردیں عطا وہ مے جو پھینک دیں وہ پانی
ہیں میری نگاہوں میں دنیائے تصوّف کے
وہ شبلی و جیلانی، ملتانی و سمنانی

www.abulhasanalinadwi.org

الحاد کی ظلمت میں وہ نور محمدؐ ہیں
ہیں نور محمدؐ سے ظلمت کدے نورانی
وہ اپنے زمانے کے امداد ہیں اشرف ہیں
سرسبز و نہال ان سے ہے گلشن عرفانی
گلہائے رشیدی میں ہے نکہت و رنگ ان سے
وہ روح گلستانی وہ باد دبستانی!
بستان خلیلی کے وہ جانِ بہاراں ہیں
ان سے ہے پھلا پھولا ہر گوشۂ بُستانی!
جذبہ ہے انہیں حاصل محمود کا قاسم کا
ہو جذبۂ آزادی یا جذبۂ ایمانی
وہ صبر و عزیمت میں ہیں مثلِ حسین احمد
ہے سر پہ وجاہت کا اک تاجِ سلیمانی
وہ مرد مجاہد ہیں، وہ مردِ قلندر ہیں
ہر ضرب کلیمی ہے ہر نکتہ ہے لقمانی
اللہ نے بخشی ہے خوئے اسد الٰہی
کردار ہے عثمانی اخلاق ہیں سلمانی
عرفان ہے صدیقی فیضان ہے فاروقی
کیا شان ہے صدیقی کیا شان ہے فاروقی
ہو حلقۂ درس ان کا یا مجلس خاص ان کی
کھِلتا ہے چمن جب وہ کرتے ہیں گلفشانی
وہ خلق مجسّم ہیں، وہ علم سراپا ہیں!
وہ مہرِ درخشاں ہیں، وہ شمعِ شبستانی
تادیر رہے سایہ، اس مرشد کاملِ کا
اللہ سے کرتا ہے ہر لحظہ دُعا ثانی

www.abulhasanalinadwi.org

(۴)

ہیں شیخ میرے محبوب و دلبر — مرد مجاہد مرد قلندر!
علم و عمل کے ہیں شیخ پیکر — جاں سے عزیز اور دل سے مؤقر
ان کی نوائیں ان کی ادائیں! — ہیں خوش سے خوش تر بہتر سے بہتر
دل ہے کشادہ شیریں زباں ہے — روشن جبیں ہے چہرہ منوّر
ہر بول ان کا جادو اثر ہے — ہے ان کی مجلس کیا روح پرور
صحبت میں ان کی تاثیر وہ ہے — بگڑا ہوا دل بنتا ہے اکثر
قدموں میں ان کے ہے کج کلاہی — ٹھوکر پہ ان کے تاج سکندر
ان کے قدم سے صحرا ہے گلشن — ان کی نظر سے کانٹے گُلِ تر
آتا ہے کوئی گر زاغ بن کر! — جاتا ہے بن کر شہباز و شہپر
ان کے مصاحب ان کے فدائی — کچھ ہیں کواکب کچھ ماہ و اختر
ان کے ہیں پیرو عاشق خدا کے — ان کی جماعت ہے حق کا لشکر
ہے شغل ان کا شب زندہ داری — ہے ذکر ہر دم جاری لبوں پر
کرتے ہیں جس پر نظرِ کرم وہ — خوش بخت بنتا ہے وہ لعل و گوہر
اللہ رکھے ان کو سلامت! — تعلیم ان کی ہو عام گھر گھر
ثاؔنی ہے ان کا ناچیز خادم — گرچہ ہے کمتر اور بد سے بدتر
ہے فرق ان میں ارض و سما کا — ہے ایک قطرہ ہیں اک سمندر

ہیں شیخ رکھتے کیا شان عالی
اللہ اکبر اللہ اکبر

www.abulhasanalinadwi.org

(۵)

شیخ فخر دین و ملت نازش ملک و وطن
شیخ سے ہے دورِ حاضر میں ہدایت کا چلن

شیخ سے روشن چراغ سنت ختم الرسل
شیخ وارث انبیاء کے نائب شاہ زمن

شیخ سے حاصل ہوئی مردہ دلوں کو زندگی
شیخ کے منت کشاں اہلِ نظر اہل سخن

شیخ سے آباد ویرانے ہوئے دل کے تمام
شیخ کے اعلان حق سے گونج اٹھے کوہ و دمن

شیخ مردانِ خدا کے قافلہ سالار ہیں!
شیخ دل کی انجمن کے ہیں امیر انجمن

شیخ نے شمعیں جلائیں علم دیں کی ہر طرف
شیخ نے جاری کیے عرفان کے گنگ و جمن

شیخ کو کہنا بجا ہے حضرت شیخ الحدیث
شیخ سے علم حدیث پاک کا مہکا چمن

شیخ ہیں نورانی صورت شیخ ہیں پاکیزہ دل
شیخ ہیں روشن جبیں شیریں زباں غنچہ دہن

شیخ کی صحبت یقیناً صحبت اکسیر ہے
شیخ کی ہر ہر نظر خورشید کی نوری کرن

شیخ ہیں شیخ المشائخ قطب ملت قطب دیں
شیخ ہیں اس دور کے صدیق و فاروق و حسن

شیخ کا ہے خوشہ چیں ندوہ، مظاہر، دیوبند
شیخ کا قائل حجاز و سیریا مصر و یمن

شیخ میر صاحبان عشق و مستی درد و سوز!
شیخ کے دم سے ہوا ہر خار دل گل پیرہن

شیخ کی ہر جنبش لب دین کی جھنکار ہے
شیخ کی ہر ہر ادا حق کوش ہے باطل فگن

شیخ کا ثانی نہیں ہے کوئی لاثانی ہیں وہ
شیخ کو بخشا خدا نے مرد حق کا بانکپن

www.abulhasanalinadwi.org

(۶)

ترا میخانہ ہے میخانۂ عرفان اے ساقی
یہاں پیتے ہیں میکش بادۂ عرفان اے ساقی
پلا مجھ کو بھی جام بادۂ عرفان اے ساقی
ترا مجھ پر بہت ہوگا بہت احسان اے ساقی
تجھے ہے خاص نسبت حضرت ساقی کوثر سے
انہیں کے میکدے سے ہے ترا فیضان اے ساقی
تو ساقی ہے وہی ساقی ہے جس کے فیض کا چرچا
ترے اک جام پر ہوں میکدے قربان اے ساقی
شراب معرفت پیتے ہیں ہر دم سینکڑوں مے کش
یہاں پیتے ہیں مے کش بادۂ عرفان اے ساقی
ترے ہاتھوں سے مل جائے جو جام معرفت مجھ کو
تو آجائے مجھ ایسے نیم جاں میں جان اے ساقی
بہار جانفزا ہے فصل گل ہے دین و ایماں کی
حسیں شام و سحر ہیں اور مہ رمضان اے ساقی
چلے ہر لحہ دور بادہ گلگونِ عرفانی
بڑھے ہر لحظہ تیرے میکدے کی شان اے ساقی
"الا یَـا اَیُّهَـا السَّـاقِی اَدِرْ کَـأْسـاً وَنَـاوِلْهَـا"
شراب معرفت پینے کا ہے ارمان اے ساقی
بدہ ساقی مئے نابم کہ یکدم بے خبر کردم
تری نظر عنایت پر ہوں میں قربان اے ساقی
مئے ناب یقین و علم و عرفاں چاہئے مجھ کو
ملے جس سے مجھے اللہ کی پہچان اے ساقی
رہے باقی یہ بزم مے رہیں جام وسبو باقی
بڑھے بڑھتا رہے ہر دم ترا فیضان اے ساقی

www.abulhasanalinadwi.org

(۷)

حضرت شیخ سے ہے عقیدت مجھے
ہے محبت سے بڑھ کر محبت مجھے
ان کی ہر ہر ادا سے ہے الفت مجھے
جان سے ہے عزیز انکی عزت مجھے
وہ دلوں کا سکوں اور آنکھوں کا نور!
اُن سے حاصل ہے دل کی سکینت مجھے
میرے استاد بھی ہیں میرے شیخ بھی
حاصل اُنکی ہے شفقت پہ شفقت مجھے
حضرت شیخ ہی کی بدولت ملی
علم و عرفاں کی انمول نعمت مجھے
ان کی محبت میں کچھ دن رہا تو پڑی
"اللہ اللہ" کہنے کی عادت مجھے!
جب بھی ڈالی محبت کی مجھ پر نظر
مل گئی دین و دُنیا کی دولت مجھے
بخشی مجھ کو انہوں نے متاع یقیں
کی عطا مشعل راہ سنت مجھے
جس سے پیدا ہوا میرے دل میں حضور
ان سے حاصل ہوئی ایسی نسبت مجھے
آہ نا آشنائے حقیقت تھا میں
کردیا آشنائے حقیقت مجھے
مرشد کامل ان کو سمجھتا ہوں میں
حد سے بڑھ کر ہے ان سے عقیدت مجھے
انکی عظمت میرے دل میں کیوں کر نہ ہو
ان سے حاصل ہوئی خیر و برکت مجھے
ہے حقیقت میں لذت میں لذت وہی
ذکر کی جو ملی ان سے لذت مجھے
ان کے احسان کو بھول سکتا نہیں
اے کہ عرفان حق بخشی عزت مجھے
ان کے دشمن کو دشمن سمجھتا ہوں میں
جو انہیں چاہے اس سے ہے چاہت مجھے

www.abulhasanalinadwi.org

(۸)

صاحبِ علم و فضیلت، حضرتِ شیخ الحدیث
نازشِ دین و شریعت، حضرتِ شیخ الحدیث

سرگروہِ اہلِ دل، اہلِ صفا، اہلِ وفا
سرورِ اہلِ عزیمت، حضرت شیخ الحدیث

باعثِ فخرِ جہانِ معرفت جن کا وجود
مرجعِ اہلِ مشیخت، حضرت شیخ الحدیث

سب کو دیتے ہیں متاعِ عشق و مستی دردوسوز
بانٹتے ہیں دل کی دولت، حضرتِ شیخ الحدیث

مرجعِ اصحاب درس فقہ و تفسیر و حدیث
قاسم علم نبوت، حضرت شیخ الحدیث

گلشن عرفان کی بادِ نسیم مُشکبار
نکہت باغ طریقت، حضرت شیخ الحدیث

نقطۂ پرکار حق ان کی مبارک ذات ہے
مرکز اہل خشیت، حضرت شیخ الحدیث

خندہ لب، روشن جبیں، شیریں سخن، شیریں قلم
پاک رو پاکیزہ طینت، حضرت شیخ الحدیث

جن کی صحبت میں رہے تو زاغ بھی شہپر بنے
شیخ ہیں وہ درحقیقت، حضرت شیخ الحدیث

www.abulhasanalinadwi.org

ظلمتوں میں جہل کی کرتے ہیں روشن ہر نفس
مشعل علم و فضیلت، حضرت شیخ الحدیث

شرق سے تا غرب جن کا سلسلہ مقبول ہے
ہیں وہی شیخ طریقت، حضرت شیخ الحدیث

حضرت مفتی الٰہی بخش کے نعم الخلف
دین حق کی شان وشوکت، حضرت شیخ الحدیث

ہے گلستان رشیدی جس سے سرسبز و نہال
ہیں وہی باران رحمت، حضرت شیخ الحدیث

علم و عرفان خلیلی کے گلستاں کی بہار
گلشن یحییٰ کی نکہت، حضرت شیخ الحدیث

ہیں سراپا حُسن دیں، حُسن یقیں، حُسن عمل
صاحب نورِ بصیرت، حضرتِ شیخ الحدیث

صاحب عشق و محبت کیف و مستی درد و سوز
پاک صورت، نیک سیرت، حضرتِ شیخ الحدیث

ہیں نگاہ اہل دل مردان حق آگاہ میں
قابل صد فخر و عزت، حضرت شیخ الحدیث

www.abulhasanalinadwi.org

ترانے

www.abulhasanalinadwi.org

ہم ہیں مسلماں حق کے نگہباں

ہم ہیں مسلماں حق کے نگہباں ہم علم کی ہیں شمع فروزاں
ایمان کی ہم ہیں صبح درخشاں ہم سے عمل کا مہکا گلستاں
ہم نور دیں ہیں حسن یقیں ہیں
حق کے امیں ہیں روشن جبیں ہیں
اس گلستاں کو ہم نے سنوارا باد صبا سے ہر گل نکھارا
ہر پھول اس کا آنکھوں کا تارا اپنا چمن ہے سارا کا سارا
ہم نور دیں ہیں حسن یقیں ہیں
حق کے امیں ہیں روشن جبیں ہیں
مہکائیں گے ہم اپنے چمن کو اپنے چمن کے سرو و سمن کو
مہکائیں گے ہم اپنے وطن کو اپنے وطن کے کوہ و دمن کو
ہم نور دیں ہیں حسن یقیں ہیں
حق کے امیں ہیں روشن جبیں ہیں
ہم نکہت گل رنگ چمن ہیں ہم آبروئے ملک و وطن ہیں
ہم موج آب گنگ وجمن ہیں ہم قوم و ملت کا بانکپن ہیں
ہم نور دیں ہیں حسن یقیں ہیں
حق کے امیں ہیں روشن جبیں ہیں
ہم چشم زاہد ہم دست غازی ہم عشق رومی ہم عقل رازی
ہم ذہن ہندی روح حجازی فطرت ہماری ہے شاہبازی
ہم نور دیں ہیں حسن یقیں ہیں
حق کے امیں ہیں روشن جبیں ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

ہاتھوں میں تھامے ہیں شمع ایماں

(اسلامی ترانہ برائے مکاتب اسلامیہ)

الحمد للہ و اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر
اللہ تعالیٰ ہے پاک و برتر ہے سب کا خالق ہے بندہ پرور
ہے سب کا مالک ہے رب اکبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

حضرت محمد فخر دو عالم بے کس کے والی بے کس کے ہمدم
حسنِ سراپا نور مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلّم
اللہ کے ہیں سچے پیمبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہم ہیں خدا کے ہم ہیں مسلماں حق کے پیامی حق کے حدی خواں
ہاتھوں میں تھامے ہیں شمع ایماں رکھیں گے ہر دم اس کو فروزاں
یہ ذکر کتنا ہے روح پرور
اللہ اکبر، اللہ اکبر

اسلام ہم کو ہے دل سے پیارا راحت ہے دل کی آنکھوں کا تارا
ہے پاک مذہب وہ ہی ہمارا چمکے گا ہر سو اس کا ستارا
پھیلے گا انشاء اللہ گھر گھر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہم مرد مومن ہم خیر امت دستور اپنا قرآن و سنت
ہم کو خدا نے بخشی ہے عزت کیا خوب دولت کیا خوب نعمت
کتنا ہے رب کا احسان ہم پر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

www.abulhasanalinadwi.org

ماں باپ کی ہم عزت کریں گے　　استاد کی ہم عزت کریں گے
اپنے بڑوں کی عظمت کریں گے　　چھوٹوں پہ اپنے شفقت کریں گے
رب کی عبادت لازم ہے ہم پر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

بستانِ دیں کے گلہائے تر ہم　　ابر بہاری باد سحر ہم
حق کے لیے ہیں گرم سفر ہم　　منزل بمنزل ہیں تیز تر ہم
ہم کو ملی ہے پرواز شہ پر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہم فخر گلشن ناز چمن ہوں　　ہم گلستاں کے سرو سمن ہوں
لعل بدخشاں درّ یمن ہوں　　ہم بوئے گل ہوں مشک ختن ہوں
مہکائیں گلشن ہم پھول بن کر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہم ہوں مجاہد اللہ والے　　ہم شیر دل ہوں ہم ہوں جیالے
کیا سنگ و خارا کیا تیغ بھالے　　ہوں ٹھوکروں پر لاکھوں ہمارے
ہم کو عطا ہو بازوئے حیدر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہم کو خدا دے وصف حجازی　　ہوں شب کے زاہد ہوں دن کے غازی
دے ہوشمندی دے پاکبازی　　دنیا و دیں کی دے سرفرازی
دنیا بھی بہتر عقبیٰ بھی بہتر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

باطل پرستو دھوکہ نا کھانا　　آساں نہیں ہے ہم کو مٹانا
ہم کو نہ جانا تو کچھ نہ جانا　　پہچانتا ہے ہم کو زمانہ
بھولے ہو شاید تم فتح خیبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

ہم طالبان دین نبی ہیں　　ہم کاروانِ دینِ نبی ہیں
ہم پاسبان دین نبی ہیں　　ہم عاشقانِ دین نبی ہیں
ہم جان دیں گے دینِ نبی پر
اللہ اکبر، اللہ اکبر

www.abulhasanalinadwi.org

ہم نازش ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن

(ترانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

ہم نازش ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابش دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حسنِ عمل، ہم خلقِ حسن

ہم مست نگاہِ ساقی ہیں، ہم بادہ کشِ صہبائے حرم
ہم نغمۂ اہلِ قلب وزباں، ہم ذہن رسائے اہلِ قلم
ہم عزمِ جواں ہر لحہ دواں، رکھتے ہیں ہمیشہ آگے قدم
ہم آبِ گہر، ہم نورِ سحر، ہم بادِ بہاری ابرِ کرم

ہم نازش ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابش دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حسنِ عمل، ہم خلقِ حسن

جس بزم کے ہیں ہم تخت نشیں وہ بزم ہے بزمِ عرفانی
اس بزم کی ہے ہر صبح حسیں، ہر شام ہے اس کی نورانی
یہ بزم ہے ان شاہینوں کی، فطرت میں ہے جن کی سلطانی
یہ قلب ونظر کی دنیا ہے، ہر نقش ہے اس کا لافانی

ہم نازش ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابش دیں ہم نورِ یقیں، ہم حسن عمل ہم خلقِ حسن

گنجینۂ فضلِ رحمانی (۱) وہ جس نے بلند اسلام کیا
دانش کدۂ شبلی (۲) جس نے پھر ذوقِ سخن کو عام کیا

(۱) حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی (۲) علامہ شبلی نعمانی

www.abulhasanalinadwi.org

وہ بزمِ سلیمانی (۱) جس نے تحقیق و نظر کا کام کیا
انفاسِ علی (۲) نے روشن پھر ندوے کا جہاں میں نام کیا

ہم نازشِ ملک و ملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حسنِ عمل، ہم خلقِ حسن

وہ شمع یہاں پر جلتی ہے جس شمع سے دنیا روشن ہے
وہ پھول یہاں پر کھلتا ہے جس پھول سے گلشن گلشن ہے
یہ اہلِ وفا کا مرکز ہے یہ اہلِ صفا کا مخزن ہے
شہباز یہاں پر پلتے ہیں، یہ لعل و گہر کا معدن ہے

ہم نازشِ ملک و ملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حسنِ عمل، ہم خلقِ حسن

یہ اہل جنوں کی بستی ہے یہ اہلِ خرد کا گہوارہ
ہر چیز یہاں کی شہ پارہ، ہر فرد یہاں کا سیّارا
یاں نُور کی بارش ہوتی ہے یاں علم کا بہتا ہے دھارا
ہر قطرہ یہاں کا موتی ہے ہر ذرّہ یہاں کا مہ پارا

ہم نازشِ ملک و ملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حسنِ عمل، ہم خلقِ حسن

جو ساز یہاں پر چھڑتا ہے، کہتے ہیں حرم کا ساز ہے وہ
سینوں میں ہے جو بھی راز یہاں دراصل حجازی راز ہے وہ
جو گونجتی ہے آواز یہاں جادو سے بھری آواز ہے وہ
جو دل نہ کھنچے اس کی جانب، بے سوز ہے وہ بے ساز ہے وہ

ہم نازشِ ملک و ملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صبحِ وطن
ہم تابشِ دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حسنِ عمل، ہم خلقِ حسن

(۱) علامہ سید سلیمان ندوی (۲) حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

www.abulhasanalinadwi.org

اس بزم کے ہم نے جام پیے اس بزم کے ہم مے خوار بنے
اس بزم میں ہم بیدار ہوئے، اس بزم میں ہم ہشیار بنے
اس بزم میں ہم غیور بنے، بے باک بنے خوددار بنے
اسلام کے حق میں ڈھال بنے باطل کے لئے تلوار بنے

ہم نازش ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صحنِ وطن
ہم تابش دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حسنِ عمل، ہم خلقِ حسن

اس بزم کی برکت سے بخشا فطرت نے پرِ پرواز ہمیں
چلتے ہیں ہوا کے دوش پہ ہم کہتا ہے ہر اک شہباز ہمیں
خود بڑھ کے بناتی ہے فطرت ہمراز ہمیں، دمساز ہمیں
اللہ نے اپنے فضل و کرم سے بخشا یہ اعجاز ہمیں

ہم نازش ملک وملت ہیں، ہم سے ہے درخشاں صحنِ وطن
ہم تابش دیں، ہم نورِ یقیں، ہم حسنِ عمل، ہم خلقِ حسن

www.abulhasanalinadwi.org

ہم ہیں گلہائے گلستانِ فلاح المسلمیں

(۱)

ہم ہیں گلہائے گلستانِ فلاح المسلمیں
ہم بہار علم دیں، حُسنِ عمل، نُورِ یقیں
ہم ہیں مسلم اہل حق ہیں ہم ہیں اہل علم دیں
ہم کتابُ اللہ کے حامل محافظ اور امیں
ہے خدا مالک ہمارا ہم کو ہے اس پر یقیں
ہم خدا کے در پہ رکھتے ہیں سدا اپنی جبیں
ہم ہیں گلہائے گلستانِ فلاح المسلمیں
ہم بہار علم دیں، حُسنِ عمل، نُورِ یقیں
ہم ہیں خاکِ پائے پاکِ حضرتِ خیرُ الانامؐ
ہم خدا کے بعد لیتے ہیں انہیں کا پاک نام
ہم فدا ہوتے ہیں ان پر جان و دل سے صبح شام
ان پہ لاکھوں ہوں درود اور ان پہ لاکھوں ہوں سلام
ہم ہیں گلہائے گلستانِ فلاح المسلمیں
ہم بہار علم دیں، حُسنِ عمل، نُورِ یقیں
درس گاہِ علم دیں ہے یہ ہماری درس گاہ
اس کے ہم فرزند ہیں علم و عمل کے ہیں سپاہ
ہم بنیں گے علم کے روشن کواکب مہرو ماہ
بن کے ہم مردانِ حق دیں گے اذانِ لاالٰہ

www.abulhasanalinadwi.org

ہم ہیں گلہائے گلستانِ فلاح المسلمیں
ہم بہار علمِ دیں، حُسنِ عمل، نُورِ یقیں

ہم مسلماں ہیں مسلماں ہی رہیں گے دم بدم
ہم کھلائیں گے چمن اسلام کا ہر ہر قدم
امتوں میں ہم کو فرمایا گیا خیرُ الاُمَم
ہم پہ ہے بے کیف وکم اللہ کا فضل وکرم

ہم ہیں گلہائے گلستانِ فلاح المسلمیں
ہم بہار علمِ دیں، حُسنِ عمل، نُورِ یقیں

ہم سے مہکے یا الٰہی علم دیں کا یہ چمن
باغباں جس کے ہیں مولانا علی بو الحسن (۱)
اس کا ہر ذرہ بنے لعلِ یمن دُرِّ عدن
ہوں عنادل اس چمن کے نغمہ زن کوہ و دمن

ہم ہیں گلہائے گلستانِ فلاح المسلمیں
ہم بہار علمِ دیں، حُسنِ عمل، نُورِ یقیں

یہ فضا، یہ چاند تارے، یہ شب ماہِ مبیں
مدرسہ، مسجد، نمازیں اور تلاوت دل نشیں
اہلِ علم و فضل کا ہونا یہاں مسند نشیں
ہم سبھی شاہد زبان ودل سے اس پر بالیقیں

ہم ہیں گلہائے گلستانِ فلاح المسلمیں
ہم بہار علمِ دیں، حُسنِ عمل، نُورِ یقیں

(۱) بانی وسرپرست مدرسہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

www.abulhasanalinadwi.org

شاہینِ شہِ لولاک ہیں ہم

(۲)

شاہینِ شہِ لولاک ہیں ہم، ہم آبِ سناں، ہم زورِ قلم
ہم نغمۂ دیں ہم ماہِ مبیں، ہم سوزِ عرب، ہم سازِ عجم

یہ علم وعمل کا گلشن ہے ہر پھول میں ہے یاں رعنائی
یہ فکرِ ونظر کی نگری ہے ہر چیز میں ہے یاں گہرائی
یاں قمری و بلبل کے نغمے یاں دین کی بجتی شہنائی
ہر برق ہے شعلہ سینائی ہر ذرہ میں وشت کی پنہائی

شاہینِ شہِ لولاک ہیں ہم، ہم آبِ سناں، ہم زورِ قلم
ہم نغمۂ دیں ہم ماہِ مبیں، ہم سوزِ عرب، ہم سازِ عجم

اس نور کے حوضِ صافی میں ہم لوگ نہانے آئے ہیں
ہم دین کے چشمۂ حیواں سے یاں پیاس بجھانے آئے ہیں
ہم قلب کی اجڑی بستی کو یاں پھر سے بسانے آئے ہیں
اس گلشنِ علمی میں ہم نے توحید کے نغمے گائے ہیں

شاہینِ شہِ لولاک ہیں ہم، ہم آبِ سناں، ہم زورِ قلم
ہم نغمۂ دیں ہم ماہِ مبیں، ہم سوزِ عرب، ہم سازِ عجم

بجلی بھی چراتی آنکھیں ہیں جب تیری تجلی ہوتی ہے
ایمان کی گرمی سے تیری باطل کی نظر بھی جھکتی ہے
باطل کے محل گر جاتے ہیں جب موج یہاں سے اٹھتی ہے
وہ صبح حسیں بن جاتی ہے جو شام یہاں پر ڈھلتی ہے

www.abulhasanalinadwi.org

شاہینِ شہِ لولاک ہیں ہم، ہم آبِ سناں، ہم زورِ قلم
ہم نغمۂ دیں ہم ماہِ مبیں، ہم سوزِ عرب، ہم سازِ عجم

یہ علم و ادب کی بستی ہے گفتار بھی ہے کردار یہاں
ہے خاک کے ذرہ ذرہ میں اسلام ہی گوہر بار یہاں
یاں نور کا بہتا ہے دریا کہسار بھی ہیں گلزار یہاں
پندار خودی کے جام سے ہے ہر فرد بشر سرشار یہاں

شاہینِ شہِ لولاک ہیں ہم، ہم آبِ سناں، ہم زورِ قلم
ہم نغمۂ دیں ہم ماہِ مبیں، ہم سوزِ عرب، ہم سازِ عجم

رکھ گلشن علمی میں یارب پھولوں کی طرح شاداب ہمیں
جس ساز میں نغمۂ سوز بھی ہو کر ایسی عطا مضراب ہمیں
اس دور کی ظلمت میں تو بنا عالم کے لئے مہتاب ہمیں
میخانۂ علمی سے یارب، ہو خوب عطائے ناب ہمیں

شاہینِ شہِ لولاک ہیں ہم، ہم آبِ سناں، ہم زورِ قلم
ہم نغمۂ دیں ہم ماہِ مبیں، ہم سوزِ عرب، ہم سازِ عجم

اے ہمارے خالق و مالک خدائے ذوالمنن

(۴)

اے ہمارے خالق و مالک خدائے ذوالمنن
تو نے ہم کو عقل دی ہے، تو نے بخشا علم و فن

ہے فلاح المسلمین(۱) تعلیمِ دیں کا اک چمن
باغباں جس کے ہیں مولانا علی بوالحسن
کر عطا یا رب انہیں مردانِ حق کا بانکپن
وہ رہیں ہم پر الٰہی دیر تک سایہ فگن

علم کی اس انجمن کو مدتوں آباد رکھ
اس کے ہر ہر فرد کو کر نازشِ ملک و وطن
قطرہ قطرہ اس کے بحرِ علم کا موتی بنے
اس کے خاکِ علم کا ہر ذرہ ہو لعلِ یمن

ہم فلاح المسلمیں کے طالبان علم ہیں
دے ہمیں ذہن رسا زور قلم شیریں سخن
ہم سے ہر ہر سمت پھیلے نورِ قرآنِ مبیں
زندگی بھر ہم کریں ہر لحظہ احیائے سنن

برکت اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ سے اے خُدا
کر ہمیں تو صاحب علم و یقیں خلقِ حَسَن

اے ہمارے خالق و مالک خدائے ذوالمنن
تو نے ہم کو عقل دی ہے تو نے بخشا علم و فن

---

(۱) مدرسہ فلاح المسلمین امین نگر رائے بریلی جس کے مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ ناظم اول تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

دین حق کے ہوں علمبردار ہم

(۴)

دینِ حق کے ہوں علمبردار ہم — نام لیں اللہ کا ہر بار ہم
ہو زباں پر کلمۂ توحید بس — کفر سے ہر دم رہیں بیزار ہم
ہر نفس ہم شرک سے نفرت کریں — ظلم سے ہوں بر سر پیکار ہم
چپے چپے پر کھلائیں دم بدم — علم دیں کا گلشن بے خار ہم
ہم کریں قائم مکاتب جا بجا — علم کا گھر گھر کریں پرچار ہم
عام کر کے دین کی تعلیم کو — رحمتِ حق کے بنیں حقدار ہم
آج کے دور تذبذب میں بنیں — ثانی اثنین اذھما فی الغار ہم
جاگ اٹھا پھر دیو استبداد کا — لیں عمرؓ کی تیغ جوہر دار ہم
ہوں غنی میں مثل عثمان غنیؓ — ہوں مثیلِ حیدرؓ کرار ہم
فخر میں، علم و ورع میں حلم میں — ہوں جنید و شبلی و عطار ہم
ہم بجھائیں اب شرارِ بولہب — توڑ دیں بو جہل کا پندار ہم
بن کے ہم سرتابہ پا عزم و یقیں — سر کریں ہر منزلِ دشوار ہم
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ — کفر سے ہردم ہیں بیزار ہم

ہم ہیں طلاب فلاحُ المسلمیں
علم دیں کے ہوں نشاں بردار ہم (۱)

---

(۱) مدرسہ فلاح المسلمین کے یہ چاروں ترانے مدرسہ کے استاد مولانا کفیل احمد ندوی (حال استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء) نے مرتب کر کے رسالہ کی شکل میں شائع کرادیئے تھے۔ (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

ہم بادِ بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

(۱)

ہم رونقِ دیں ہم حسن یقیں   ہم علم و عمل کی صبح حسیں
اسلام ہمارا دینِ متیں   وہ نور مبیں ہے نورِ مبیں
وہ نور مبیں وہ نورِ مبیں، وہ نور مبیں ہے نورِ مبیں
ہم بادِ بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں
ہم امتِ احمد خیرِ اُمم   ہم اہل اُمم ہم اہلِ شیم
ہم اہلِ سخن، ہم اہل قلم   ہم ابرِ کرم ہیں ابرکرم
ہم ابرِ کرم ہم ابرکرم ہم ابرِ کرم ہیں ابرکرم
ہم بادِ بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں
ہم رونقِ دیں ہم حسن یقیں   ہم علم و عمل کی صبح حسیں
اسلام ہمارا دینِ متیں   وہ نور مبیں ہے نورِ مبیں
وہ نور مبیں وہ نورِ مبیں، وہ نور مبیں ہے نورِ مبیں
ہم بادِ بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں
ہم نازش ملک و فخر وطن   ہم خندہ جبیں ہم خلق حسن
ہم گلشنِ دیں کے سرو سمن   ہم رشک گل صد رشک چمن
ہم رشک چمن ہیں رشک چمن، ہم رشک گل صد رشک چمن
ہم بادِ بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

ہم حق کی اذاں ہم حق کے نشاں   باطل کے لئے شمشیر و سناں
ہم عزم جواں ہم عزم جواں   ہر لمحہ رواں ہر لحظہ دواں

ہم عزم جواں ہر لمحہ دواں، ہر لحظہ رواں، ہر لحظہ رواں
ہم بادِ بہارِ گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

ہم علم و عمل کی تیغ و سپر   ہم جہل کے حق میں برق و شرر
ہم سے ہے ضیاء شمس و قمر   ہم ظلمت شب میں نور سحر

ہم نور سحر ہیں نور سحر ہم ظلمت شب میں نور سحر
ہم بادِ بہارِ گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

اللہ ہمارا ایک خدا   بے عیب خدا ہے ایک خدا
ہے ایک خدا ہے ایک خدا   ہے ایک خدا صرف ایک خدا

صرف ایک خدا صرف اے خدا ہے ایک خدا صرف اے خدا
ہم بادِ بہارِ گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں (۱)

---

(۱) مدرسہ کے ترانہ کی یہ اصل اس کے ناظم مولانا سید محمد طاہر صاحب منصور پوری کے ہاتھ کی لکھی ہوئی حاصل ہوئی جو جناب محمد شرافت خاں صاحب کے پاس محفوظ تھی۔ اس پر ۱۶-۲-۱۳۹۷ھ کی تاریخ درج ہے (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

ہم ابر کرم ہیں ابر کرم، ہم اہل جہاں پر ابر کرم

(۲)

اللہ کے ہم، اللہ کے ہم بندے ہیں بس اک اللہ کے ہم
شاہان جہاں کے شاہ کے ہم راہی ہیں اس کی راہ کے ہم
اللہ کے ہم، اللہ کے ہم، اللہ کے ہم اللہ کے ہم
ہم صبح بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

ہم امت احمد خیر امم ہم اہلِ جہاں پر ابر کرم
ہم اہل زباں ہم اہلِ قلم ہم اہلِ ہمم ہم اہلِ شیم
ہم ابر کرم ہیں ابر کرم، ہم اہل جہاں پر ابر کرم
ہم صبح بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

ہم رونق دیں ہم حسن یقیں ہم علم و یقیں کے نور مبیں
اسلام ہمارا دین متیں وہ نور مبیں ہے نور مبیں
وہ نور مبیں ہے نور مبیں ہے، ہے نور مبیں ہے وہ نور مبیں
ہم صبح بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

ہم گلشن دیں کے سرو سمن ہم رشک گل صد رشکِ چمن
ہم خندہ جبیں ہم خلق حسن ہم ناز وطن ہیں فخر وطن
ہم فخر وطن ہیں فخر وطن، ہم ناز وطن ہیں فخر وطن
ہم صبح بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

ہم حق کی اذاں ہم حق کے نشاں باطل کیلئے شمشیر و سنان
ہم عزم جوان ہیں عزم جواں ہر لحظہ رواں ہر لحہ رواں
ہر لحلہ دواں، ہر لحظہ رواں، ہر لحظہ رواں ہر لحہ دواں
ہم صبح بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

ہم علم و عمل کی تیغ و سپر ہم سے ہے جہالت زیر و زبر
ہم ظلمت شب میں نور سحر ہم سے ہے ضیائے شمس و قمر
ہم نور سحر ہیں نور سحر ہم ظلمت شب میں نور سحر
ہم صبح بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

اللہ ہمارا ایک خدا بے عیب خدا ہے ایک خدا
ہے سارے جہاں کا ایک خدا ہے ایک خدا صرف ایک خدا
صرف ایک خدا، صرف ایک خدا، صرف ایک خدا، صرف ایک خدا
ہم صبح بہار گلشن ہیں، ہم علم کی شمع روشن ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

تیز ترک گامزن

ہم امیر انجمن
سرورِ اہلِ چمن
نازِ دیں فخرِ وطن
پاک تن پاکیزہ من
خندہ رو شیریں سخن
تیز ترک گامزن منزلِ ما دور نیست

ہم مسلماں تازہ دم
تازہ دم ہر ہر قدم
ہر قدم سوئے حرم
مرکزِ لطف و کرم
جان و دل سے محترم
تیز ترک گامزن منزلِ ما دور نیست

دینِ حق کے ہم امیں
پیکرِ عزم و یقیں
اہلِ عقلِ دور بیں
ہم نہیں محمل نشیں
ہیں ستاروں کے مکیں
تیز ترک گامزن منزلِ ما دور نیست

علم کے ابر بہار
دین کے مشک تتار
عطر بیز و مشکبار
رحمتِ پروردگار
باعثِ صد افتخار
تیز ترک گامزن منزلِ ما دور نیست

ہم چمن کے دیدہ ور
اہلِ دل اہلِ نظر
ہم کریں گے سر بسر
خدمتِ علم و ہنر
رات دن شام و سحر
تیز ترک گامزن منزلِ ما دور نیست

ہم بہارِ بے خزاں
موجِ بحرِ بے کراں
دینِ حق کے پاسباں
ہے ہمارا کارواں
ہر دم و لحظہ رواں
تیز ترک گامزن منزلِ ما دور نیست

حضرتِ خیر الانام
ہے محمدؐ پاک نام

www.abulhasanalinadwi.org

آپ پر لاکھوں سلام
رات دن اور صبح وشام
آپ کے ہم ہیں غلام
تیز ترک گامزن منزلِ مادور نیست

اے ہمارے ہم سفر
دیکھ وہ خلد نظر
سامنے ہے جلوہ گر
ظلمتِ شب سے نہ ڈر
ہونے والی ہے سحر
تیز ترک گامزن منزلِ مادور نیست

بج رہا ہے آج کل
کفر و باطل کا طبل
مردِ حق گھر سے نکل
دے اذاں دشت وجبل
گر پڑیں لات وہبل
تیز ترک گامزن منزلِ مادور نیست

اے خدائے مہرو ماہ
تو شہنشاہوں کا شاہ
ہم پہ رکھ اپنی نگاہ
نَشْہَدُ اَن لَآ اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ
نَشْہَدُ اَن لَآ اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ
تیز ترک گامزن منزلِ مادور نیست

یہ صدائے عام ہے
ہر قدم ہر گام ہے
دین حق اسلام ہے
تیز ترک گامزن منزلِ مادور نیست

منزلِ مادور نیست منزلِ مادور نیست

www.abulhasanalinadwi.org

اسلام ہے ہمارا، اسلام ہے ہمارا

دنیا کے بتکدے میں ہم باخدا مسلماں   رکھتے ہیں جان و دل سے بڑھ کر عزیز ایماں
کرتے ہیں اس پہ ہردم ہم جان ومال قرباں   شاداب ہے ہمیں سے توحید کا گلستاں
کہتے جس کو ''مسلم'' وہ نام ہے ہمارا
اسلام ہے ہمارا، اسلام ہے ہمارا

بخشی ہمیں خدا نے اس ذات کی غلامی   جس ذات کا محمدؐ ہے پاک نام نامی
ان کے ہی پاک دیں کے ہم لوگ ہیں پیامی   دیتے ہیں رات دن ہم اس دین کو سلامی
اس دین کی اشاعت ہے کام ہی ہمارا
اسلام ہے ہمارا، اسلام ہے ہمارا

صدقے میں ہے ہمارے دنیا کی بادشاہی   ٹھوکر میں تخت شاہی قدموں پہ کج کلاہی
دنیا کا چپہ چپہ دیتا ہے یہ گواہی   ہم ہیں خدا کے بندے اسلام کے سپاہی
نقش قدم ہویدا ہر گام ہے ہمارا
اسلام ہے ہمارا، اسلام ہے ہمارا

ہم بن کے ابر رحمت سارے جہاں پہ برسے   خار اور گل کو دیکھا ہے ہم نے اک نظر سے
تاریک شب جب آئی بدلا اسے سحر سے   واقف ہیں سب ہماری پرنور رہ گذر سے
''مسلم'' ہیں دین و مذہب اسلام ہے ہمارا
اسلام ہے ہمارا، اسلام ہے ہمارا

www.abulhasanalinadwi.org

ایمان کی سعادت بخشی ہمیں خدا نے　　عقل و خرد کی دولت بخشی ہمیں خدا نے
علم و عمل کی نعمت بخشی ہمیں خدا نے　　دنیا و دیں کی عزت بخشی ہمیں خدا نے
امن و سلامتی کا پیغام ہے ہمارا
اسلام ہے ہمارا، اسلام ہے ہمارا

ہم جانِ بوستاں ہیں ہم رشک گلستاں ہیں　　ہم صبح دبستاں ہیں، ہم نور کہکشاں ہیں
ہم شمع راہ داں ہیں منزل کے ہم نشاں ہیں　　ہم شیر دل جواں ہیں ہر دم رواں دواں ہیں
ہر بزم ہے ہماری ہر جام ہے ہمارا
اسلام ہے ہمارا، اسلام ہے ہمارا

www.abulhasanalinadwi.org

مسلم ہیں ہم، ہم سے وطن، ہم سے وطن کا بانکپن

مسلم ہیں ہم، ہم سے وطن، ہم سے وطن کا بانکپن
مجلس(۱) ہماری انجمن، ہم ہیں وقار انجمن
صحرا و بن ہم سے چمن، ہم سے رواں گنگ و جمن
ہندوستاں اپنا وطن، اپنا وطن پیارا وطن

مسلم ہیں ہم، ہم سے وطن، ہم سے وطن کا بانکپن ہم بوئے گلہائے چمن ہم مہر تاباں کی کرن

ہم ہیں وطن کے پاسباں، ملت کے ہیں ہم ترجماں
ہم ہیں چمن کے باغباں، باد صبا عنبر فشاں
ہم دین حق کے کارواں علم و عمل کے کہکشاں
ہم نازش ہندوستاں، ہم نازش ہندوستاں

مسلم ہیں ہم، ہم سے وطن، ہم سے وطن کا بانکپن ہم بوئے گلہائے چمن ہم مہر تاباں کی کرن

بے باک ہم، خود دار ہم، حق کے علم بردار ہم
کچلے ہوئے طبقوں کے ہیں ہمدرد ہم غم خوار ہم
کرتے ہیں ظلم و جور کے آتش کدے گل زار ہم
کرتے ہیں بے خوف و خطر حق بات کا اظہار ہم

مسلم ہیں ہم، ہم سے وطن، ہم سے وطن کا بانکپن ہم بوئے گلہائے چمن ہم مہر تاباں کی کرن

---

(۱) مولانا مرحوم نے مسلم مجلس کے ترانہ کے طور پر یہ اشعار کہے تھے۔ مسلم مجلس کے بانی وصدر اول ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی رحمۃ اللہ علیہ (لکھنؤ) سے جنہوں نے بڑے جذبہ اور بلند حوصلہ کے ساتھ مسلمانوں کو سیاسی قوت پہنچانے کے لئے قائم کی تھی، بعد میں مجلس شباب اسلام کا قیام عمل میں آیا، جواب جمعیۃ شباب الاسلام کے نام سے معروف ہے۔ اس ترانہ کو معمولی ترمیم کے ساتھ ترانہ شباب بنالیا گیا۔ اس تنظیم کا مرکز بھی لکھنؤ ہے، مولانا سید سلمان حسینی ندوی جو صاحب کلام کے بھانجہ بھی ہیں۔ اس جمعیۃ کے صدر وامیر ہیں۔ (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

کمزور کے دمساز ہیں لاچار کے ہمراز ہیں
شاہین ہیں، شہباز ہیں، ہم مائل پرواز ہیں
ہم قوم کی آواز ہیں ملک و وطن کا ساز ہیں
ملت کا ہم اعزاز ہیں، سرمایۂ صد ناز ہیں
مسلم ہیں ہم، ہم سے وطن، ہم سے وطن کا بانکپن
ہم بوئے گلہائے چمن ہم مہر تاباں کی کرن

ہم ہیں محبت کے امیں، ہم خندہ رو روشن جبیں
ہم راہ حق راہ مبیں، منزل پہ ہے ہم کو یقیں
مجلس کے ہیں ہم خوشہ چیں پرچم ہمارا ہے حسیں
ہم نور حق نور مبیں صد آفریں صد آفریں
مسلم ہیں ہم، ہم سے وطن، ہم سے وطن کا بانکپن
ہم بوئے گلہائے چمن ہم مہر تاباں کی کرن

بخشا ہمیں اللہ نے سوز عرب، ساز عجم
لیتے ہیں نام اللہ کا ہم کو بہ کو، ہم یم بہ یم
ہم سے ہے عظمت ملک کی ہم سے ہے ملت کا بھرم
ہم برگ گل رنگ چمن نور سحر ابر کرم
مسلم ہیں ہم، ہم سے وطن، ہم سے وطن کا بانکپن
ہم بوئے گلہائے چمن ہم مہر تاباں کی کرن

www.abulhasanalinadwi.org

ترانہ امیر الدولہ اسلامیہ کالج☆

ہم ناز وطن ہم فخر وطن خورشید وطن کی پاک کرن

ہم میکش علم و دانش ہیں ہم ہوش و خرد فرزانوں کا
ہم کیف و سرور پیانہ ہم جوش و جنوں دیوانوں کا
ساحل کا سکوں ہم میں ہے نہاں ہم شور بلا طوفانوں کا
ہم تابش شمع ایماں ہیں ہم عشق تپاں پروانوں کا
ہم ناز وطن ہم فخر وطن خورشید وطن کی پاک کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن صحرا و گلستاں کوہ و دمن
ہم نغمۂ دل، ہم نغمۂ لب ہم قلب نظر کا سنگم ہیں
ہم فہم و ذکا کے موتی ہیں ہم مہر و وفا کی شبنم ہیں
ہم علم و عمل کے لشکر ہیں ہم عزم و یقیں کے پرچم ہیں
ہم آہ رسا مظلوموں کی بے چین دلوں کے ہمدم ہیں
ہم ناز وطن ہم فخر وطن خورشید وطن کی پاک کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن صحرا و گلستاں کوہ و دمن
ہم ناز وطن، ہم فخر وطن، خورشید وطن کی ہم ہیں کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن روشن ہیں ان کے کوہ و دمن
ممنون ہمارے قدموں کی ہے خاک کنار گنگ و جمن
ہم سے ہے چمن میں نکہت گل، ہم سے ہے گلوں میں رنگ چمن

☆ لکھنؤ کا امیر الدولہ اسلامیہ کالج مراد ہے۔ اور آج بھی اس کے پروگراموں میں یہ ترانہ پیش کیا جاتا ہے۔ (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

ہم نازِ وطن ہم فخرِ وطن خورشید وطن کی پاک کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن صحرا و گلستاں کوہ و دمن

ہم سے ہے نوائے سوزِ عرب، ہم سے ہے صدائے سازِ عجم
ہم گرم نفس خوددار نظر بیباک سخن غیور قلم
ہم علم کی پیاسی دنیا میں ہیں بادِ بہاری ابرِ کرم
توفیق خدا کے سایہ میں رکھتے ہیں ہمیشہ آگے قدم

ہم نازِ وطن ہم فخرِ وطن خورشید وطن کی پاک کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن صحرا و گلستاں کوہ و دمن

ہم ابرِ کرم ہیں ابرِ کرم، ہم سارے جہاں پر چھائیں گے
ہم ظلم کی ماری دنیا پر رحمت کا مینہ برسائیں گے
ایمان و عمل کے پھول ہیں ہم مہکیں گے اور مہکائیں گے
ہر شاخ چمن تازہ ہوگی جو بھی ہیں شجر پھل لائیں گے

ہم نازِ وطن ہم فخرِ وطن خورشید وطن کی پاک کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن صحرا و گلستاں کوہ و دمن

ہم عزم جواں ہم عزم جواں، ہم عزم جواں کے سیل رواں
ہم حق و صداقت کی ہیں زباں باطل کے لئے شمشیر و سناں
ہم جرأت و ہمت کی ہیں چٹاں ہم علم و یقیں کے کوہ گراں
ہم خندہ شیریں، ہم شیریں زباں، ہم حسن عمل، ہم حسنِ بیاں

www.abulhasanalinadwi.org

ترانہ بھٹکل مسلم کالج☆

اسلام کی عظمت پہ ہمیں دل سے یقیں ہے

برحق ہے ہراک دین سے اسلام ہمارا — تابندہ اسی نام سے ہے نام ہمارا
اسلام کا پیغام ہے پیغام ہمارا — رہتا ہے شب و روز یہی کام ہمارا

اسلام کی عظمت پہ ہمیں دل سے یقیں ہے
وہ نور مبیں نور مبیں نور مبیں ہے

ہے دل سے عزیز اور ہے وہ جان سے پیارا — ہر دل کا سہارا ہے وہ ہر آنکھ کا تارا
اس دین سے ہم نے چمنِ دل کو سنوارا — وہ دین ہمارا ہے وہی دین ہمارا

اسلام کی عظمت پہ ہمیں دل سے یقیں ہے
وہ نور مبیں نور مبیں نور مبیں ہے

اللہ کا ہم پر ہے بڑا ایک یہ احساں — اپنے ہی کرم سے ہمیں دی دولت ایماں
ایماں سے ملی روشنی سنت و قرآں — قرآن ہمارے لیے ایمان کا گلستاں

اسلام کی عظمت پہ ہمیں دل سے یقیں ہے
وہ نور مبیں نور مبیں نور مبیں ہے

اسلام کے لشکر ہیں ہم اسلام کے لشکر — ہم علم کے پیکر ہیں ایمان کے پیکر
ہم بندے ہیں اللہ کے ہم دل کے تونگر — ہم عزم ابو بکرؓ ہیں ہم قوت حیدرؓ

اسلام کی عظمت پہ ہمیں دل سے یقیں ہے
وہ نور مبیں نور مبیں نور مبیں ہے

☆ بھٹکل مسلم کالج (بھٹکل، کرناٹک) مراد ہے، جس کے ذمہ دار الحاج محی الدین منیریؒ (متوفی ۱۹۹۴ء) تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہم جہل کے دشمن ہیں وہ دشمن ہے ہمارا ہم جہل سے ہوتے ہیں ہر اک لحہ صف آرا
ہو فتح اسے ہم پہ نہیں ہے اسے یارا اب آنے کو ہے جہل کا گردش میں ستارا

اسلام کی عظمت پہ ہمیں دل سے یقیں ہے
وہ نور مبیں نور مبیں نور مبیں ہے

جس مادر علمی نے ہمیں علم سکھایا جس مادر علمی نے رہ حق کو دکھایا
جس مادر علمی سے ملی دین کی مایا جس مادر علمی سے ہی پایا ہے جو پایا

اسلام کی عظمت پہ ہمیں دل سے یقیں ہے
وہ نور مبیں نور مبیں نور مبیں ہے

اس مادر علمی پہ ہو اللہ کی رحمت فرزند ہیں اسکے کریں علم کی خدمت
انفاس منیری(۱) کو خدا رکھے سلامت اسلام کے ہر رکن کی ہوان سے حفاظت

اسلام کی عظمت پہ ہمیں دل سے یقیں ہے
وہ نور مبیں نور مبیں نور مبیں ہے

---

(۱) الحاج محی الدین منیری صاحب بھٹکلی مرحوم یکے از بانیان جامعہ اسلامیہ بھٹکل کرناٹک مراد ہیں، غالباً انہی کی فرمائش پر یہ ترانہ کہا گیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہم نازِ وطن، ہم فخرِ وطن، خورشیدِ وطن کی پاک کرن

ہم نازِ وطن ہم فخرِ وطن، خورشیدِ وطن کی پاک کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن، صحرا و گلستاں کوہ و دمن
ممنون ہمارے قدموں کی ہے خاکِ کنارِ گنگ و جمن
ہم سے ہے چمن میں نکہتِ گل ہم سے ہے گلوں میں رنگِ چمن
ہم نازِ وطن، ہم فخرِ وطن، خورشیدِ وطن کی پاک کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن صحرا و گلستاں کوہ و دمن

ہم جوشِ جنوں دیوانوں کا ہم ہوش و خرد فرزانوں کا
ہم میکشِ علم و دانش ہیں ہم کیف و نشہ پیمانوں کا
ہم تابشِ شمعِ ایماں ہیں ہم عشقِ بتاں پروانوں کا
ہم میں ہے نہاں ساحل کا سکوں ہم شورِ بلا طوفانوں کا
ہم نازِ وطن، ہم فخرِ وطن، خورشیدِ وطن کی پاک کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن صحرا و گلستاں کوہ و دمن

ہم حلم و حیا کے موتی ہیں ہم مہر و وفا کی شبنم ہیں
ہم علم و عمل کا لشکر ہیں ہم عزم و یقیں کا پرچم ہیں
ہم نغمۂ دل ہم نغمۂ لب ہم قلب و نظر کا سنگم ہیں
مغموم دلوں کی راحت ہیں، مجروح دلوں کا مرہم ہیں
ہم نازِ وطن، ہم فخرِ وطن، خورشیدِ وطن کی پاک کرن
روشن ہے ہمارے دم سے وطن صحرا و گلستاں کوہ و دمن

www.abulhasanalinadwi.org

اہل خاندان سے
متعلق نظمیں

www.abulhasanalinadwi.org

صورت وسیرت میں تھے اسلاف کی زندہ مثال

مولانا حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب حسنیؒ☆

(وفات ۲۲/ ذی قعدہ ۱۳۸۰ھ - ۷/ مئی ۱۹۶۱ء)

ڈاکٹر عبد العلی وہ مرکز صدق و صفا
پیکر علم و عمل وہ صاحب مہر و وفا
ڈاکٹر عبد العلی وہ معدنِ لطف و عطا
مشعلِ زہد و ورع وہ منبع جود و سخا
جس کا سینہ پاک تھا جس کا سراپا نور تھا

عمر بھر جو ہر کس وناکس کے کام آتا رہا
جو محبت کے ہر اک پر پھول برساتا رہا
خدمتِ مخلوق شیوہ عمر بھر جس کا رہا
چھوڑ کر ہم کو وہی مرد خدا جاتا رہا
اس کے جانے سے ہر اک دل کی کلی مرجھا گئی

کفر و باطل کی فضا میں جو کبھی کھویا نہ تھا
جو کبھی عیش و طرب کی گود میں سویا نہ تھا
بیج طاعت کے سوا جس نے کبھی بویا نہ تھا
حق کا وہ جویا رہا باطل کا وہ جویا نہ تھا
وہ ہی مردِ حق پرست اللہ کو پیارا ہوا

☆ مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ کے بڑے ماموں اور خاندان کے سرپرست۔ندوۃ العلماء کے سابق ناظم۔

www.abulhasanalinadwi.org

ڈاکٹر کامل تھے وہ اور ماہر طبِ قدیم
صاحبِ دل بھی تھے وہ، اور تھے دانا حکیم
نا امیدی میں مریضوں کے لئے بادِ نسیم
ان کی فطرت پاک تھی اور تھا مزاج ان کا سلیم
یاد کرتا ہے انہیں ہر اک مریضِ نیم جاں

طالبانِ علم کا مرکز بنا تھا ان کا گھر
فیض کا دریا تھا جاری رات دن شام و سحر
خدمتِ مخلوق بھی یادِ خدا بھی سر بہ سر
اب کہاں ہم کو ملے گا ایسا جامع ڈاکٹر
جو کہ دیتا تھا دوا بھی اور دعا بھی ایک ساتھ

ناظمِ ندوہ تھے وہ بیدار مغز و ہوشیار
ان کا تھا دورِ نظامت سب سے زیادہ پائیدار
گتھیاں سلجھائیں ندوہ کی انہوں نے بیشمار
جو ملی ندوہ کو عزت ہے انہیں کی یادگار
آج ندوہ ان کو کھو کر مضطرب بے چین ہے

تھا پسند ان کو عمل وہ جس کو حاصل ہو دوام
ہر قدم پیش نظر تھی سنّتِ خیر الانامؐ
وہ طریقہ جس پہ چلتے تھے بزرگان کرام
اختیار اس کو کیا تھا اور اسی سے رکھا کام
صورت و سیرت میں تھے اسلاف کی زندہ مثال

ان کی صحبت تھی شب تاریک میں نورِ سحر
ان کے فیض تربیت کے ہیں گواہ دیوار و در

www.abulhasanalinadwi.org

دیکھنا ہو تم کو ان کی تربیت کا گر اثر
ڈالو مولانا علی(۱) پر اور محمد(۲) پر نظر
ان کی صحبت میں نہ جانے کتنے عالم ہوگئے
موج بھی دریا بھی ہے، کشتی بھی ہے، ساحل بھی ہے
راہ بھی رہرو بھی ہیں اور جادۂ منزل بھی ہے
جام بھی پیمانہ بھی میخانہ بھی محفل بھی ہے
اور بہ ظاہر ہر طرح آرام یہ حاصل بھی ہے
راہ میں سب کچھ ہے لیکن رہبر منزل نہیں
اس کے جانے سے ہمارے گھر کی برکت اٹھ گئی
سب پہ تھی سایہ فگن جو وہ ہی رحمت اٹھ گئی
عمر بھر جس کو نہ پائیں گے وہ دولت اٹھ گئی
وہ اکیلے کیا گئے گویا کہ ملت اُٹھ گئی
غمزدہ اس حادثہ پر ایک کیا سارے ہوئے
ہے دعا اللہ ان کی قبر نورانی کرے
مغفرت کی اور رحمت کی فراوانی کرے
"آسماں اس کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے"
ہم سبھی تیری رضا پر صابر و شاکر رہیں
ان کو جنت میں ہو حاصل قرب ختم المرسلیں

---

(۱) حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (ڈاکٹر صاحب کے چھوٹے بھائی)
(۲) مولانا سید محمد الحسنیؒ مدیر البعث الاسلامی (ڈاکٹر صاحب کے بیٹے جو اپنی پانچ بہنوں میں ایک بھائی ہیں) سبھی وفات پاچکے ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً

www.abulhasanalinadwi.org

''در کفے جامِ شریعت بر کفے سندانِ عشق''

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ☆

(ولادت ۶/محرم الحرام ۱۳۳۲ھ - ۵/دسمبر ۱۹۱۳ء)

اے خدائے ذوالمنن اے شاہِ شاہانِ زمن!
ہیں ترے صحراء و بن، کوہ و دمن سرو سمن!
ملک میں تیرے ہیں من قدرت میں تن قبضے میں دھن
تجھ سے ہے مہر درخشاں ماہِ تاباں کی کرن!
تیرے در کے ہیں بھکاری بادشاہانِ زمن
سب کا تو خالق ہے سارے تیرے بندے مرد و زن
میرے ماموں جی ہیں مولانا علیؔ بو الحسن
گلشنِ دل کے ہمارے برگِ گل بوئے چمن
ان کے حق میں کر رہا ہوں آج تجھ سے اک دعا
گر قبول افتد زہے عزو شرف خلاقِ من
ان کے علم و فضل میں تو خیر و برکت کر عطا!
وہ رہیں ہم پر الٰہی دیر تک سایہ فگن
میرے مالک کر انہیں منجملۂ خاصانِ حق
کر عطا ان کو خدایا مردِ حق کا بانکپن
دے کمالِ معرفت تو کر عطا قرب و رضا
دے کے خاص الخاص ان کو نسبتِ شاہِ زمن

☆ حضرت مولانا سے متعلق ایک دعائیہ نظم

www.abulhasanalinadwi.org

اپنے لطف خاص سے یا رب ودیعت کر انہیں
صدقِ بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ علیؓ خلق حسنؓ
آل و اصحابِ نبی کا کر انہیں تو جانشین
ان کو پہنا اولیاء و اصفیاء کا پیرہن
ان کو اس دورِ خزاں میں شبلی(۱) و عطار(۲) کر
وہ دلوں کی انجمن کے ہوں امیرِ انجمن
وہ رہِ حضرت مجدد الفِ ثانی پر چلیں
وہ کریں اظہار حق کا باندھ کر سر سے کفن
دے نیابت ان کو تو شاہِ ولی اللہؒ کی
فضل رحماں (۳) کی مبارک راہ پر ہوں گامزن
شادماں ہو روحِ حضرت سید احمد شہیدؒ
ان کو یا رب کر عطا تو دستِ غازی صف شکن
سنت و توحید میں مولانا اسماعیل(۴) ہوں
شرک و بدعت پر رہیں وہ تیغِ برّاں تیغ زن
وہ رشید احمد(۵) بنیں وہ قاسم(۶) و محمود(۷) ہوں
علم و عرفاں کے کھلیں ان سے چمن اندر چمن
لحہ لحہ ہونہال ان سے گلستانِ خلیل (۸)
ان سے مہکیں معرفت کے یاسمین و نسترن
اے خدا صبر و عزیمت میں حسین احمد (۹) بنا
وہ حسین احمد جو تھے زینت دار و رسن
دورِ حاضر کے بنیں وہ اشرف(۱۰) و عبد الشکور(۱۱)
ان سے حق کی معرفت کا اس جہاں میں ہو چلن

---

(۱) حضرت ابوبکر شبلیؒ — (۲) خواجہ فرید الدین عطار
(۳) حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی — (۴) حضرت شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ
(۵) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ — (۶) حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی
(۷) شیخ الہند مولانا محمود الحسن گنگوہیؒ — (۸) حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری
(۹) شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ — (۱۰) حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ
(۱۱) امام اہلسنت مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

www.abulhasanalinadwi.org

جانشینِ عبد قادر(۱) و نائب احمد علی(۲)
بو الحسن ہوں نازِ دیں فخرِ جہاں فخرِ وطن

ہوں نمونہ شاہ یعقوب(۳) و وصی اللہ(۴) کا
وہ بہائیں علم کے، عرفان کے گنگ و جمن

عبدحی(۵) وفخرِ دیں(۶)، عبدالعلی(۷) کے ہوں خلف
حضرتِ شاہِ ضیاء(۸) کے مثل ہوں وہ ضو فگن

معرفت میں ہوں مثالِ حضرت عبد السلام(۹)
عمر بھر کرتے رہیں ہر لحظہ احیائے سنن

ان میں ہو شانِ سلیمان(۱۰) وہلالی(۱۱) وخلیل(۱۲)
ہوں نشاں بردار علم شبلی(۱۳) و حیدر(۱۴) حسن

دعوت و تبلیغِ دیں میں تو انہیں الیاس(۱۵) کر
مثلِ یوسف(۱۶) وہ کریں قربان حق پر اپنا تن

اہلِ دل، اہلِ نظر سے وہ بنیں نعم الخلف
جیسے ہیں شیخ الحدیث (۱۷) پاک اور پاکیزہ تن

چشمۂ صافی سے ان کے اک جہاں سیراب ہو
ہند سے تا کاشغر اور از مراکش تا یمن!

---

(۱) عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر، رائے پوری
(۲) شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری
(۳) حضرت مولانا شاہ محمد یعقوب مجددی بھوپالی
(۴) مصلح الامت مولانا شاہ وصی اللہ الہ آبادی
(۵) حضرت مولانا عبدالحی حسنی (والد ماجد)
(۶) مولانا حکیم سید فخر الدین خیالی (جد بزرگوار)
(۷) مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنیؒ (برادر اکبر)
(۸) عارف باللہ حضرت شاہ سید ضیاء النبی حسنی
(۹) حضرت مولانا شاہ عبدالسلام حسینی واسطی (خاندانی بزرگ)
(۱۰) سید الطائفہ علامہ سید سلیمان ندوی
(۱۱) علامہ تقی الدین، ہلالی مراکشی
(۱۲) شیخ خلیل عرب یمانی بھوپالی
(۱۳) علامہ شبلی نعمانیؒ
(۱۴) شیخ الحدیث مولانا حیدر حسن خاں ٹونکی
(۱۵) حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی
(۱۶) حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی
(۱۷) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی

www.abulhasanalinadwi.org

دم قدم سے ان کے ہوں آباد ویرانے تمام
کھل اٹھیں بن کر گلستاں ہوں وہ صحرا یا کہ بن

شرق سے تا غرب ندوہ کا ہو روشن ان سے نام
ماہِ ندوی ہر طرف پھیلائیں نورانی کرن

کردے ہر ہر سانس ان کی عطر بیز و مشکبار
ہو فدا، ہر سانس پر ہر نفس پر مشکِ ختن

ڈالدیں وہ ذرّہ خاکی پہ گر اپنی نگاہ
تیری قدرت سے بنے وہ ذرہ پھر لعلِ یمن

لب کشائی جب کریں تو ہو زباں گوہر فشاں
کردیں وارفتہ زمانے کو علی(۱) شیریں سخن

ان سے ہو قائم جہاں میں پھر سے شوکت دین کی
گونج اٹھیں ان کی اذانِ حق سے پھر کوہ و دمن

ان کی پھونکوں سے بجھے یا رب شرارِ بولہب
ہر نفس ہو عام دینِ مصطفائی کا چلن

توڑ کر رکھدے طلسمِ سامری ان کی نظر
خاک میں مل جائے فرعونوں کا سارا مکروفن

ان کو عزم و حوصلہ دے اور بلند اقبال کر
ان سے پائے زندگی اسلام کا عہدِ کہن

ان کو یا رب شعر درجِ ذیل کا مصداق کر
از طفیلِ خاتم پیغمبراں شاہ زمنؐ!

”در کفے جامِ شریعت بر کفے سندانِ عشق
ہر ہوسنا کے نداند جام وسنداں باختن“

(۱) حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (صاحب کلام کی وفات کے اٹھارہ سال بعد ۳۱/ دسمبر ۱۹۹۹ء کو وفات پائی)

www.abulhasanalinadwi.org

ان کا نقش قلم حق کی تلوار تھا

مولانا سیّد محمد الحسنی رحمۃ اللہ علیہ ☆

(وفات ۱۷/ رجب ۱۳۹۹ھ - ۱۳/ جون ۱۹۷۹ء)

وہ جگر گوشۂ اہل فضل و کمال
عندلیب چمن قوم کے نونہال
بازوئے بو الحسن جان عبد العلی
نازش خانداں اپنی بہنوں کے لال
میرے محبوب بھائی محمد میاں
جن پہ قرباں مرے جان و دل جاہ و مال
نکتہ رس، خوش طبع، بردبار و حلیم
خندہ رو، خندہ لب، نیک شیریں مقال
نیک خو، پاک رو، خوش دل و خوش نظر
خوش ادا، خوش نوا خوش خیال و خصال
صاحب خیر فیاض، مردِ خدا
شیوۂ خاص تھا ان کا، اخفائے حال
صحبتِ بد سے تا مرگ محفوظ تھے
نیک لوگوں سے ان کا رہا اتصال
نازِ اہل قلم علم دیں کے چراغ
اپنے اسلاف کی ایک زندہ مثال

☆ صاحب کلام کے محبوب (ماموں زاد و نسبتی) بھائی تھے، ان کی وفات کے سانحہ سے متاثر ہو کر یہ نظم کہی گئی۔

www.abulhasanalinadwi.org

مثل دادا کے اپنے تھے مرد غیور
بے حقیقت تھا ان کی نگاہوں میں مال
اپنے والد کے مانند تھے صلح کل
وہ تھے نا آشنائے جدال و قتال

وہ تھے اپنے چچا کے قدم بر قدم
ایک سا تھا خیال ایک سے تھے خصال
فکر بھی ایک تھی طرز بھی ایک تھا
ایک ہی تھا مزاج ایک ہی حال و قال

شہرہ ہر سو ہے ان کے مقالات کا
شرق ہو غرب ہو یا جنوب و شمال
وہ سوانح نگار محمد علی(۱)
جن کی عظمت کے قائل ہیں اہل کمال

جن کی تصنیف ہے "رودادِ چمن"
جس میں ہے جشن ندوہ(۲) کا حسن و جمال
تذکرہ لکھ کے شاہ علَم کا کیا
منکشف اہل ہمت مشائخ کا حال

ہے اَلِاسلام الممتحن وہ کتاب
معترف جس کے ہیں اہل فضل و کمال
ہے کتاب ان کی طوفاں سے ساحل تلک
ترجمہ روڈ ٹو مکہ(۳) کا ہے بے مثال

---

(۱) حضرت مولانا محمد علی مونگیری (بانی ندوۃ العلماء) مراد ہیں۔

(۲) ندوۃ العلماء کا پچاسی سالہ جشن تعلیمی جو ۱۹۷۵ء میں ندوۃ العلماء لکھنؤ میں بین الاقوامی سطح پر منعقد ہوا تھا جس میں بطور مہمان خصوصی شیخ الازہر مصر شیخ عبدالحلیم محمود نے شرکت کی تھی، اور متعدد عرب ممالک کے نمائندے شریک ہوئے تھے۔

(۳) اشارہ مشہور یہودی نو مسلم محمد اسد کی کتاب "Road to Makka" کی طرف ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اَلامـــام الّـــذیٔ لَـــم یُـــوفُ حَـــقُّـــہٗ
ترجمہ اس کا کرکے دکھایا کمال

نبیِ رحمت بھی ہے شاہکار قلم
جو کہ ہے مظہر عشق حضرت بلال

ایسے اہل قلم نوجواں اب کہاں
دور ہے آج کا دور قحط الرّجال

وہ محمد میاں نیک دل نوجواں
عمر پائی جنہوں نے چوالیس سال

نو بجے دن ہوا ان کو دردِ شکم
دی گئی ہر دوا کی گئی دیکھ بھال

شام تک جب نہ کچھ بھی افاقہ ہوا
ہو کے مجبور پھر وہ گئے اسپتال

گُم ہوئیں سب کی عقلیں قضا آ گئی
نو بجے شب کو وہ کر گئے انتقال

جان دی کرتے کرتے قلم کا جہاد
اک طرف تیغ حق اک طرف حق کی ڈھال

ان کی تعمیر ملت میں گزری حیات
انتقال ان کا ملت کا ہے انتقال

اُن کا نقش قلم حق کی تلوار تھا
کانپتا تھا شکوہ کمال(۱) و جمال(۲)

اُن کے جانے سے غم کی فضا چھا گئی
ہو رہا ہے ہر اک ان کے غم سے نڈھال

---

(۱) مصطفیٰ کمال اتاترک (ترکی) مراد ہے۔ (۲) جمال عبدالناصر مصری صدر مراد ہے۔ ان دونوں نے دین اسلام کے بجائے "قومیت" کی بالادستی قائم کرنے کی کوشش کی تھی، اسی کی طرف اشارہ ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

وہ جواں سال تھے نیک اعمال تھے
قابلِ رشک تھا اُن کا ماضی و حال

اس جواں موت سے سب ہی غم ناک ہیں
کیا عرب کیا عجم سب اسیرِ ملال

ہے کہاں وہ گھر اور کس حال میں
دیدۂ تر کا دل سے یہی ہے سوال

دیکھ کر دیدۂ تر کی بے چینیاں
اس سے بولا دلِ صاحبِ کشف و حال

میں بتاؤں تمہیں ہے کہاں وہ گھر
کس مکاں میں مکیں ہے وہ گدڑی کا لال

روضہ شاہِ علم(۱) میں وہ مدفون ہے
ہو رہا ہے خَلف کا سَلف سے وصال

جمع ہیں آج جس مرکزِ نور میں
مہر و بدر و کواکب نجوم و ہلال

خوش ہوئے خوش سے خوشتر ہوئے کر کے حل
دو فرشتوں نے آکر کیے جو سوال

اُن سے رخصت ہوئے کہہ کے منکر نکیر
نَمْ کَنَومِ العروس اے حمیدہ خصال

روح سوئے جناں مست ہو کر چلی
بولا رضوان پھر یا حبیبی تعال

---

(۱) حضرت شاہ علم اللہ حسنی نقشبندی (م ۱۰۹۶ھ) جو بیک واسطہ حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ تھے اور تکیہ کلاں رائے بریلی میں سب سے پہلے آکر آباد ہوئے، ان کی جائے تدفین مراد ہے کہ اس کے قریب ہی مولانا سید محمد الحسنی کی تدفین عمل میں آئی۔

www.abulhasanalinadwi.org

اُدخلی جنّتی کی صدا گونج اٹھی
ہوگئے داخلِ خلد ہو کر نہال
اُن کو ایسی حسیں ایک جنّت ملی
ہے تصوّر سے بالا تر اس کا جمال
جنۃ عالیہ، عیشۃ راضیہ
اور اِن سے سوا نعمتیں بے مثال
ہو مبارک تمہیں اے مری چشم تر
مغفرت ان کی کردی گئی بال بال
تاج سر پر وہ رکھے ہوئے نور کا
چلتے پھرتے ہیں وہ کیف و مستی کی چال
سب کو جانا ہے دنیا سے اک دن ضرور
فکر ہے فکر در اصل فکرِ مآل
کھو نہ جانا کبھی عیش دنیا میں تم
لحظہ لحظہ رہے آخرت کا خیال
جانے والے سے ملنا ہے جس کو کبھی
کیوں ہو وہ جانے والے کے غم میں نڈھال
جس کو جنّت کے ملنے کی امید ہے
قید دنیا میں رہنا ہے اس پر وبال
ہے دعا میری ہر دم یہ اللہ سے
بخشے سب کو رضا بالقضا کا کمال
اہلیہ کو عطا کر تو صبر جمیل
اپنی رحمت سے کر دور ان کا ملال

www.abulhasanalinadwi.org

تیری مرضی پہ راضی رہیں تا حیات
ان کے بھائی عزیز ان کے اہل و عیال

ان کے فرزند عبد اللہ،(۱) عمار(۲) ہیں
تیسرے خرد سال ان کے بیٹے بلال(۳)

یہ بنیں اپنے والد کے نعم الخلف
علم دیں کا بنا ان کو بدر و ہلال

ہر قدم ہر نفس ان کا دل شاد ہو
زندگی بھر رہیں نعمتوں سے نہال

ان کی بہنوں کو یا رب عطا کر سکوں
دور سے دور کر ان کا رنج و ملال

ان کے عم مکرم(۴) کو دے زندگی
عام سے عام کر ان کا فضل و کمال

ان سے پائیں ہدایت خواص و عوام
مستفید ان سے ہو حلقۂ حال و قال

بخش ان کو محمّد کا نعم البدل
توڑ دے جو قلم سے طلسم ضلال

ان کے بھانجوں(۵) کو یا رب تو توفیق دے
اپنے ماموں کے ہوں ہم قلم ہم خیال

رحمتیں کر محمد میاں پر مدام
تو رحیم و کریم اور ہے ذوالجلال

کر عطا ان کو یا رب تو قربِ و رضا
تو غفور و شکور اور ہے بڑ و عال

---

(۱) مولانا سید عبد اللہ حسنی ندوی (۲) مولانا عمار محمد عبد العلی حسنی ندوی
(۳) مولانا سید بلال عبد الحی حسنی ندوی (۴) حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ
(۵) وہ اس طرح ہیں سید حسن حسنی، سید حسین حسنی، مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی، ڈاکٹر سید احمد الحسنی ندوی، مولانا سید سلمان حسینی ندوی، مولانا اسحاق حسینی مرحوم، مولانا جعفر مسعود حسنی، مولانا سید صہیب حسینی۔ (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

ایک زائرِ حرم سے

(۱۹۶۳ء میں اللہ تعالیٰ نے برادر عزیز مولوی محمد رابع ندوی کو زیارت حرمین کی سعادت نصیب فرمائی تھی، مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران ان کو یہ نظم ارسال کی گئی تھی)

میرے عزیز بھائی تم کو سلام پہنچے
بعد از سلام میرا تم کو پیام پہنچے

تم کو بہت مبارک کعبہ کی ہو زیارت
قابل ہے رشک کے جو تم کو ملی سعادت

جتنا بھی فخر تم کو محسوس ہو وہ کم ہے
بس میں نہیں کسی کے اللہ کا کرم ہے

اس وقت تم جہاں ہو وہ ہے مقامِ رحمت
مینھ کی طرح برستی ہے صبح و شام رحمت

ہے ایک کام تم سے میرا اگر کرو تم
بھولوں نہ عمر بھر میں احسان گر کرو تم

مجھ کو بھی یاد رکھنا شام و سحر دعا میں
کعبہ کے پاک در پر عرفات میں منیٰ میں

کوہِ صفا پہ چڑھ کر کعبہ ہو جب کہ رخ پر
مروہ کی سیڑھیوں پر مسعیٰ میں رہ گزر پر

منبر کے سائے میں بھی اندر حطیم کے بھی
رکنِ یمانی چھو کر در پر کریم کے بھی

دیوار سے لگا کر سینے کو ملتزم پر
چل کر طواف میں پھر رک کر ہر اک قدم پر

پردہ سے تم لپٹ کر آنسو بہا کے کہنا
کعبہ کے پاک در پر سر کو جھکا کے کہنا

بیتِ عتیق کے رب اپنے کرم کا صدقہ
اور رحمت و محبت بے کیف و کم کا صدقہ

تو نے مجھے بلایا تیرا بہت کرم ہے
اک اور مضطرب ہے جو مبتلائے غم ہے

بے تاب ہو رہا ہے اس کو بھی تو بلا لے
دنیا سے دل ہٹا کر اپنا ہی تو بنا لے

دن رات جا کے زمزم تم بار بار پینا
میری طرف سے بھی تم دو چار بار پینا

للہ میری جانب سے بھی طواف کرنا
آنسو جو چند نکلیں نذرِ غلاف کرنا

ہوگا نویں کو عرفہ رحمت کا روز ہوگا
قلب و زباں میں پیدا جب درد و سوز ہوگا

www.abulhasanalinadwi.org

مشغول ہو دعا میں عرفات کی زمیں پر
ذروں کو خاک کے تم ملتے ہوئے جبیں پر
تم بے قرار ہو کر سجدہ میں جب پڑے ہو
پہلو بدل رہے ہو مبہوت سے کھڑے ہو
اشکوں سے بھیگ جائیں جب حاجیوں کے دامن
ایسی جھڑی لگی ہو بھادوں ہو یا کہ ساون
چیخوں سے اپنی حاجی تھرادیں جب فضا کو
جب رحم آئے سب پر بے ساختہ خدا کو
ہوگا وہ ایسا عالم ہر سمت نور ہوگا
قلب و نظر پہ طاری کیف و سرور ہوگا
ایسے پیارے عالم میں مجھ کو یاد رکھنا
ذکر و دعا سے للہ مجھ کو بھی شاد رکھنا
اللہ تم کو ہر دم اپنی اماں میں رکھے
اپنا بنا کے تم کو دونوں جہاں میں رکھے

حج کا سفر تمہارا صد بار ہو مبارک
جانا بھی ہو مبارک، آنا بھی ہو مبارک

www.abulhasanalinadwi.org

والدہ صاحبہ کی زبان میں

نظر مجھ پر کرم کی اے رحیم بے کساں کردے
دعا تجھ سے ہے یا رب پُر اثر میری زباں کردے

سراپا التجا بن کر ترے در پر میں حاضر ہوں
الٰہی اپنی رحمت کو ذرا سیل رواں کردے

بنادے میری دنیا کو بنادے میری عقبیٰ کو
الٰہی مجھ پہ تو اپنے کرم کو مہرباں کردے

بچا یا رب مجھے ہر ابتلا سے ہر مصیبت سے
مجھے بہتر سے بہتر زندگی دے شادماں کردے

مرے اسلاف پر کرنا تو رحمت کی فراوانی
انہیں تو سرخروئی بخش کر اہل جناں کردے

مرے والد(۱) کو میری والدہ(۲) کو بھائی صاحب کو(۳)
عطا اپنی رضا کر اور جنت آشیاں کردے

میری پیاری بہن اک عائشہ(۴) ہے، اس کی تُو سن لے
انہیں دلشاد رکھ، اور واقفِ سرِّ نہاں کردے

مرے بھائی علی(۵) کی زندگی میں خیر و برکت دے
انہیں اپنا بنا کر مرجع اہل جہاں کردے

علی کو تو عطا کر خوبیوں پر خوبیاں یا رب
ہزاروں اور لاکھوں میں انہیں بحر بیکراں کردے

---

(۱) مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی مؤلف "نزھۃ الخواطر" وسابق ناظم ندوۃ العلماء۔
(۲) مخدومہ خیر النساء بہتر صاحبہ۔ (۳) مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحبؒ (۴) امۃ اللہ تسنیم صاحبہؒ مراد ہیں۔ (۵) حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ۔

www.abulhasanalinadwi.org

خداوندا محمد(۱) اور ان کی ساری بہنوں(۲) کو
عطا کر حسنِ دیں حسن یقیں، شیریں زباں کر دے
محمد آسمان علم کا مہر درخشاں ہو
تو اس کو دے لب خنداں، قلم کو دُر فشاں کر دے
انہیں دے زندگی فرخندگی تابندگی یا رب
جہاں میں مفتخر یا رب تو میرا خانداں کر دے
دے علم و فضل تو ہر ایک کی اولاد کو مالک
انہیں ہر ہر قدم پر یا الٰہی کامراں کر دے
محمد ثانیؔ، رابعؔ اور واضحؔ میرے لڑکے ہیں(۳)
الٰہی ان سبھوں کو سرخرو دونوں جہاں کر دے
تو ان کی زندگی میں صحت و ایماں میں برکت دے
الٰہی علم میں تو ان کو بحر بے کراں کر دے
الٰہی آج تیرا دین ہے نرغے میں اعداء کے
خدایا اپنے سچے دیں کا ان کو پاسباں کر دے
امامہ،(۴) آمنہ(۵) میمونہ،(۶) حمزہ،(۷) ہاجرہ، جعفر،
الٰہی ان سبھوں کو خوش نصیب و کامراں کر دے
بنادے پوتیوں کو تو مثال مریم و زہراؓ
مرے پوتوں کو یا رب فخر دیں فخر زماں کر دے
شمامہ(۸) عائشہ،(۹) محمود اور مسعود کو یا رب(۱۰)
اُمامہ(۱۱) کے لئے تو باعث تسکین جاں کر دے

---

(۱) مولانا سید محمد الحسنیؒ پسر مولانا ڈاکٹر سید عبد العلی صاحبؒ۔(۲) اہلیہ جناب سید محمد مسلم حسنی، اہلیہ مولانا سید محمد طاہر حسینی، اہلیہ مولانا سید محمد ثانی حسنی، اہلیہ مولانا سید محمد رابع حسنی، اہلیہ مولانا سید محمد واضح حسنی مراد ہیں۔ (۳) مولانا سید محمد ثانی حسنی صاحب کلام، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی، مولانا واضح رشید حسنی ندوی (۴) اہلیہ جناب سید حسن حسنی (۵) اہلیہ مولانا سید عبد اللہ حسنی ندوی (۶) اہلیہ مولانا محمد حمزہ حسنی ندوی (۷) اہلیہ مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی (۸) حافظ قرآن ہیں اہلیہ مولوی سید محمد زبیر حسینی ندوی بن سید ابو طاہر ہنسوی صاحب۔(۹) اہلیہ مولوی عبد الباری فاروقی بن مولانا عبد العلیم صاحب فاروقی۔(۱۰) چھوٹے بھائی سید منصور حسن سلمہٗ کی پیدائش مولانا مرحوم کی وفات کے بعد ہوئی اس لئے ان کا نام نہیں ہے۔(۱۱) یہ بڑی پوتی ہیں، باقی پوتے پوتیوں کی اولادیں صاحب کلام کی وفات کے بعد کی ہیں اس لئے ان کا ذکر نہیں ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

الٰہی عمر میں برکت عطا کر تندرستی دے
خدایا ان سبھوں کو صاحبانِ عزو شاں کردے

ہو ان کی زندگی کو ہر نفس فرخندگی حاصل
کبھی گر فکر کوئی ان پہ آئے بے نشاں کردے

قدم لے قسمت بیدار ان کے ہر قدم یا رب
بنا کر خوش نصیب ان کو تو رشک خوش دلاں کردے

رہیں ٹھنڈی میری آنکھیں رہے مسرور میرا دل
الٰہی میری فکروں میں انہیں راحت رساں کردے

انہیں علم و فضیلت کا مہ و مہر درخشاں کر
انہیں انجم نگر کر ان سبھوں کو کہکشاں کردے

خدایا خوبیوں سے ان کو مالا مال فرمادے
انہیں خاص اپنی رحمت سے سراپا خوبیاں کردے

بسا دے ان سبھوں سے میرے ارمانوں کی دنیا کو
چمن میں میرے ان کو تو بہار بے خزاں کردے

الٰہی واسطہ دیتی ہوں تیری شان عالی کا
میری اولاد کو علم و عمل میں آسماں کردے

انہیں اہل نظر کی راہ کا کر رہبر کامل
دلوں کے کارواں کا تو امیر کارواں کردے

بلائے ناگہانی سے بچا ان کو سدا یا رب
ہر اک آفت سے تو محفوظ اُن کا آشیاں کردے

رسول پاک کے صدقے میں ان کو اے مرے مالک
مبارک رہروانِ راہ ختم المرسلاں کردے

www.abulhasanalinadwi.org

یارب دل حمزہ کو ایمان و یقیں سے بھر☆

رحمت کی نظر مجھ پر اے مالک و داتا کر
رحمت کے ترے صدقے بس باب کرم وا کر

صدقے میں خدا یا تو سرکار دوعالمؐ کے
محروم تمنا کی اب زندہ تمنا کر
میں عاجز و ناکارہ آیا ہوں ترے در پر
تو رحم و کرم فرما عاجز پہ ترس کھا کر
حمزہ ہے ترا بندہ محتاج ترے در کا
تو اس پہ کرم اپنا اے مالک و مولا کر

یا رب دل حمزہ کو ایمان و یقیں سے بھر
عرفان محبت دے مالک اسے اپنا کر

تو عمر میں برکت دے ایمان کی دولت دے
دے صدق و صفا اس کو اور علم میں یکتا کر
آلائش دنیا سے اس کا تو بچا دامن
تو لعل و گہر فرما، تو لُو لِو لا لا کر
ہے عام تری بخشش مشہور کرم تیرا
ظلمت سے بچاتا ہے تو نور کو برسا کر

یا رب دل حمزہ کو ایمان و یقیں سے بھر
عرفان محبت دے مالک اُسے اپنا کر

---

(۱) ایک ہی صاحبزادہ مولانا سید محمد حمزہ حسنی صاحب ہیں ان کے لئے یہ دلی جذبات واحساسات دعا کے طور پر ہیں، بھتیجوں، بھانجوں، نواسوں اور دیگر اقارب واحباب واہل تعلق کی اولاد کے لئے الگ ہیں۔ جس کا مجموعہ ''صدائے دل'' کے نام سے مرتب ہورہا ہے۔ (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

بوبکرؓ و عمرؓ کا سا تو صاحب ایماں کر
عثمانؓ و علیؓ جیسا تو عاقل و دانا کر
تو ذہن مجلّا کر تو قلب مصفّا کر
تو پاک زباں فرما، تو جسم مزکیٰ کر
صحت بھی عطا فرما، عزت بھی عطا فرما
کر نیک عمل اس کا اخلاق میں اعلا کر

یا رب دل حمزہ کو ایمان و یقیں سے بھر
عرفان محبت دے مالک اُسے اپنا کر

نمرود کی دنیا میں دے اس کو براہیمی
فرعون کی دنیا میں یا رب اُسے موسیٰ کر
اسلام کا خادم کر پابند شریعت کر
گمراہ نہ کر یا رب تو راستہ دکھلا کر
دے ضرب کلیم اس کو دے عشق خلیل اس کو
سرکار دوعالم کا تو نقشِ کفِ پا کر

یا رب دل حمزہ کو ایمان و یقیں سے بھر
عرفان محبت دے مالک اُسے اپنا کر

میں لے کے شکستہ دل آیا ہوں ترے در پر
کر دیر نہ یا رب تو دے مجھ کو نہ تڑپا کر
تو ہی نہ سنے گا جب فریاد و فغاں میری
تو کس کو سناؤں میں روداد الم جا کر
حمزہ ہے میرا لڑکا میرا ہے جگر گوشہ
تو اسے ہر نفس رطب اللساں اپنا کر

یا رب دل حمزہ کو ایمان و یقین سے بھر
عرفان محبت دے مالک اُسے اپنا کر

www.abulhasanalinadwi.org

مثلِ خاتونِ حرم اس کو چراغِ خانہ کر☆

اے خدائے لم یزل اے صاحبِ جاہ و جلال
خالقِ کون و مکاں اے مالکِ فضل و کمال

پاک تیری ہے صفت اور پاک تیرا نام ہے
پاک تیرا ہے کلام اے خالقِ حسن و جمال

ہر کس و ناکس کی سنتا ہے دُعا تو روز و شب
تجھ سے مالک اک حقیر و بےنوا کا ہے سوال

ہوگا تیرا ہی کرم گر لطف تو فرمائے گا
ہے تیرا شرمندۂ احسان میرا بال بال

ہے اُمامہ تیری بندی سائل لطف و کرم
تجھ پہ ظاہر ہے خدایا اس کا ماضی اس کا حال

جانتا ہے خوب مالک اس کے مستقبل کو تو
غیب کے عالم تری نظروں میں ہے اس کا مآل

اس میں پیدا کر الٰہی ایسی اچھی خصلتیں
جو کریں بہتر سے بہتر ظاہر و باطن کا حال

کوئی خوبی ہو نہ ایسی اس میں جو پیدا نہ ہو
کر اُسے دنیا و دیں کی خوبیوں سے مالا مال

حسنِ صورت، حُسنِ سیرت، صدقِ دل، ذوقِ دُعا
شوقِ دیں، حُسنِ یقین، حسنِ عمل، حسنِ خیال

وہ ہو یارب پاک دامن، پاک خلق، پاک رُو
نیک عادت، نیک طینت، نیک دل، نیکو خصال

عمر و ایمان و عمل میں خوب برکت کر عطا
صحت و عزت میں یارب کر عطا اس کو کمال

زندگی بھر خوش نصیبی ہر قدم چومے قدم
لے کے پیغام سرور آتا رہے ہر ماہ و سال

مثلِ خاتونِ حرم اس کو چراغِ خانہ کر
عفت و عصمت میں حضرت فاطمہ کی کر مثال

روشنی اس گھر کو دے جس گھر کی وہ زینت ہے
نور دیتے ہیں فلک پر جس طرح بدر و ہلال

گھر کی عزت اس سے ہو اور گھر کی راحت اس سے ہو
گھر کا گھر سارا ہو اس کی خیر و برکت سے نہال

قلب نازک ہے بہت اس کا الٰہی خیر ہو
شیشۂ دل پر نہ آئے عمر بھر ادنیٰ بھی بال

☆ سیدہ امامہ حسنی مرحومہ ایک ہی صاحب زادی تھیں، ان کے لیے یہ دلی جذبات مناجات کے الفاظ میں ظاہر ہوئے۔ (مرتب)

www.abulhasanalinadwi.org

وصايا

www.abulhasanalinadwi.org

زندگی اپنی بناؤ تم سراپا انقلاب

(اگست ۱۹۵۵ء کو بالاکوٹ (صوبہ سرحد) حاضری ہوئی جہاں ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ میں حضرت سید احمد شہید اور مولانا شاہ اسماعیل شہید اپنے سینکڑوں غازیوں کے ساتھ رنجیت سنگھ کی فوجوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے، ایک صدی گذر جانے کے بعد بھی آج یہ خطۂ بالاکوٹ ایک عبرت گاہ ہے، اس خطہ کا ذرہ ذرہ جو پیغام دیتا ہے وہ حسب ذیل اشعار میں بیان کیا گیا)

ارض بالاکوٹ پر اک دن ہوا میرا گزر
تو ادب سے عرض یہ میں نے کیا با چشم تر

پاک خطے! تو سنا اپنی مجھے وہ داستاں
جس کے دامن میں ہیں سمٹیں سیکڑوں قربانیاں

بولا! سن کر کیا کروگے داستانِ خونچکاں
آج تک آنسو بہاتے ہیں زمین و آسماں

میں ہوں بالاکوٹ جو ہے مخزنِ لعل و گہر
ماہ پاروں کا ہوں مرکز، مدفنِ شمس و قمر

www.abulhasanalinadwi.org

غازیوں کی سرزمیں ہوں اور شہیدوں کا جہاں
چپہ چپہ پر مرے للٰہیت کے ہیں نشاں

میں نے دیکھا ہے وہ منظر جو بتا سکتا نہیں
کوئی سننے کی اسے اور تاب لا سکتا نہیں

مجھ سے بڑھ کر غم زدہ تم ہو نہیں سکتے کبھی
رو چکا ہوں جس طرح، تم رو نہیں سکتے کبھی

کچھ نہیں لیکن سنو تم اتنے غم سے فائدہ
ہائے واویلا غلط ہے چشم نم بے فائدہ

شک نہیں اس میں ذرا بھی موت سب کو آئے گی
بچ نہیں سکتا ہے کوئی کھینچ کر لے جائے گی

کتنے مرتے ہیں گھروں میں ابتر ایسے حال میں
دل پھنسا رہتا ہے ان کا مال و زر کے جال میں

رشک کے قابل وہی ہے جس نے حق پر جان دی
پی لیا جامِ شہادت مسکرا کر جان دی

www.abulhasanalinadwi.org

رحمتیں اللہ کی ان غازیوں پر بے شمار
بن گئے میرے مکیں جو چھوڑ کر اپنا دیار

دین کے خاطر انہوں نے دیں بہت قربانیاں
چھوڑ کر کے مال و دولت، عیش، تن آسانیاں

جان دے کر حق پہ سب کو دے گئے درسِ حیات
کردیا روشن انہوں نے نور حق سے کائنات

کوئی ان کے کارناموں کو مٹا سکتا نہیں
بھولنا چاہے اگر پھر بھی بھلا سکتا نہیں

خون کا ہر قطرہ کہتا ہے زبانِ حال سے
نکلو تم للہ قیل و قال کے جنجال سے

شوکت و قوت ہے کیا یہ مال و زر کچھ بھی نہیں
بے خدا شام و سحر علم و ہنر کچھ بھی نہیں

زندگی وہ موت ہے جس میں نہ ہوں قربانیاں
ہیچ ہے یہ عیش کوشی، ہیچ تن آسانیاں

عارضی ہے یہ جہاں کیسی خزاں کیسی بہار
زندگی سے پیار چھوڑو موت سے ہو ہم کنار

www.abulhasanalinadwi.org

زندگی اپنی بناؤ تم سراپا انقلاب
یہ جہاں ظلمت کدہ ہے بن کے نکلو آفتاب

چاہتے ہو تم اگر اللہ کو راضی کرو!
فکر جان و مال کو پھر قصۂ ماضی کرو!

سید احمدؒ اور اسماعیلؒ کیا بیکار تھے؟
زندگی سے یا وہ اپنی ناخوش و بیزار تھے؟

یا یہاں دولت کی لالچ کھینچ لائی تھی انہیں
یا حکومت کی طمع اور حرص لائی تھی انہیں؟

راحت و آرام کو وہ چھوڑ کر آئے تھے کیوں؟
اور ہو کر بے وطن تیر و تبر کھائے تھے کیوں؟

دوسرے غازی بھی تھے کیا بے زر و اہل و عیال
ہر طرف ان کے نہیں تھا کیا کبھی دنیا کا جال؟

میں سمجھتا ہوں کہ سارے آدمی تھے کام کے
ہاں مگر تھے عاشق صادق خدا کے نام کے

www.abulhasanalinadwi.org

جب کہ دیکھا گلشن اسلام پر آئی خزاں
کفر تک لینے لگا اسلام کی جب چٹکیاں

ہوگیا اسلام جب جبرو تشدد کا شکار
تنگ مسلم پر ہوا جب ہند کا سارا دیار

کردیا قربان حق پر راحت و آرام کو
جان دے کر کر گئے زندہ خدا کے نام کو

ہیں ابھی موجود وہ ابھرے ہوئے نقش قدم
خون سے اب تک ہے بالاکوٹ کی مٹی بھی نم

نقش پا پر ان کے چل کر پاؤ گے منزل کو تم
کھیل کر طوفان سے پا جاؤگے ساحل کو تم

www.abulhasanalinadwi.org

امت مسلمہ کے نام

(۱۹۶۵ء میں یہ نظم امت مسلمہ کو ایک پیغام کے طور پر حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ امیر جماعت تبلیغ کے سانحۂ ارتحال سے متاثر ہو کر کہی گئی)

یوسف مرد حق چلے دارِ فنا کو چھوڑ کر
جس نے سنا یہ سانحہ رہ گیا دل تھام کر

چھوٹ گیا ہر اک کا جی ٹوٹ گیا ہر اک کا دل
بہر کرم میرے خُدا تو ہی رفو کا کام کر

چھوٹ نہ جائے پھر کہیں دامن صبر اے خدا
جتنا عظیم غم ہے یہ اتنا ہی صبر عام کر

اپنے حبیب کے طفیل ان کو الٰہی بخش دے
بارشِ رحمت ان پہ کر عفو و کرم مدام کر

تیرے ہی پیارے دین کی راہ میں اپنی جان دی
ان کے عمل کو قول کو تو ہی قبولِ تام کر

وقت رحیل دے گئے سب کو پیام ایک وہ
اٹھ کہ جہاں میں مرد حق اونچا خدا کا نام کر

www.abulhasanalinadwi.org

جو نہ خدا شناس ہو زندگی ایسی موت ہے
ایسی ملے جو زندگی دور سے ہی سلام کر

مردِ خدا تو خود بھی بن سب کو دکھا تو نیک راہ
تادمِ مرگ جان و تن دعوت دیں کا کام کر

کلمۂ لا الہٰ پڑھ فکر تو رکھ نماز کی
طالبِ علم دیں بن، ذکر کا اہتمام کر

خلقِ خدا سے پیش آ، مہرو وفا سے روز و شب
پیش نظر تو رکھ رضا دعوت دیں کو عام کر

اپنے خدا سے رکھ غرض، غیر سے رکھ نہ واسطہ
اپنی فلاح کے لئے ترک فضول کام کر

یہ ہے نظامِ زندگی اس کو بنا تو حرزِ جاں
سارے جہاں میں پھر کے تو جاری یہی نظام کر

شام و سحر تو رکھ نظر اپنے خطا و عیب پر
غیر کا عیب جو نہ بن سب ہی کا احترام کر

دیکھ کبھی بھی خواہشیں تیری نہ بے لگام ہوں
سرکش و مائلِ ہوس نفس کو تو غلام کر

www.abulhasanalinadwi.org

جس پہ پڑے نظر تری، تیرا بنے اسیر وہ
سارے دلوں کو موہ لے جادو اثر کلام کر

تو ہے ہُما کبھی نہ کر اپنے شکستہ بال و پر
تو نہ ہو منزل آشنا تو نہ کہیں قیام کر

باغِ نعیم ہے وطن تیرا وہی مکان ہے
اپنے قدم بڑھائے چل جا کے وہیں مقام کر

اپنی خودی کو جان تو مردِ خدا و حق پرست
اس کو جہان رنگ و بو کا نہ اسیر دام کر

مال و زر و لباس و تن سب کو ہے آخرش فنا
حرص و ہوس کی زندگی نفس پہ تو حرام کر

دین کی راہ میں لگا اپنا عزیز وقت دے
اس میں گزار زندگی اور اسے تمام کر

تجھ پہ خدا کرم کرے تجھ سے وہ اپنا کام لے
ہے یہی مقصدِ حیات اس میں ہی صبح و شام کر

ایک نمونہ چھوڑ کر دارِ بقا کو میں چلا
پیش نظر اسی کو رکھ، اور اسی پہ اپنا کام کر

www.abulhasanalinadwi.org

بیٹی سے خطاب

(صاحبزادی سیدہ اُمامہ حسنیؒ کا ۱۳۸۹ھ (۱۹۷۰ء) میں عقد مسنون ہوا، اسی مناسبت سے ان سے یہ خطاب ہے۔ جس میں صحیح اسلامی زندگی گزارنے کا وہ راستہ بتایا گیا ہے جس سے ایک خاتون اللہ کا تقرب آسانی سے حاصل کر سکتی ہے، انہوں نے اس راستے کو اختیار کیا اور مثالی و مؤثر زندگی گذار کر ۱۴؍ شعبان ۱۴۲۶ھ دوشنبہ کی شب کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں رحمہا اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً (مرتب)

اے اُمامہ مری لخت قلب و جگر
راحت جان و دل میری نور نظر

خوش نصیبی سدا لے تمہارے قدم
تم پہ ہر دم خدا کا ہو فضل و کرم

ہر نفس خوش رہو اپنی سسرال میں
دے خدا برکتیں صحت و مال میں

تم بنو اس نئے گھر میں انجم نگر
تم بنو مطلع نجم و شمس و قمر

تم سے اس گھر میں باد بہاری چلے
نکہتیں لے کے گل کی سواری چلے

گھر تمہارے قدم سے ہو جنت نشاں
ہر نظر سے تمہاری ہو برکت عیاں

ہر زباں پر تمہاری ہی توصیف ہو
جو کرو کام تم اس کی تعریف ہو

ہر نفس اپنے شوہر کی دمساز ہو
ہمدم و ہم جلیس اور ہمراز ہو

ان کو اپنے ہنر سے تونگر کرو
ہم نشینوں میں ان کو مؤقر کرو

گھر بساؤ نیا عقل و تدبیر سے
دل لگاؤ سدا اس کی تعمیر سے

شرم و غیرت کا دامن نہ چھوڑو کبھی
تم کسی حال پردہ نہ توڑو کبھی

پست رکھو سدا اپنی آواز کو
مت کرو ظاہر اپنے کسی راز کو

تم ہمیشہ رہو پاکیزہ قلب و نظر
پاک رکھو زباں اپنی شام و سحر

www.abulhasanalinadwi.org

اپنے عیبوں پہ رکھو ہمیشہ نظر — تم سے اوروں کو پہونچے نہ کوئی ضرر
کام لیتی رہو صلح جوئی سے تم — دور بھاگو سدا عیب جوئی سے تم
تم کسی کے کہے میں نہ آؤ کبھی — لب پہ حرف شکایت نہ لاؤ کبھی
دامن اپنا بچاؤ خرافات سے — تم کنارہ کرو ہر بری بات سے
تم شب و روز اللہ کا نام لو — تم سدا عقل و تدبیر سے کام لو
دل لگا کر خدا کی عبادت کرو — روز قرآن کی تم تلاوت کرو
نند و ساس و سسر سب کی عزت کرو — ہو سکے ان کی خدمت تو خدمت کرو
اپنے سارے عزیزوں کا رکھو خیال — ہو کسی کو نہ تم سے کبھی کچھ ملال
جو ملے تم کو اس پر قناعت کرو — کم سے کم پر ہمیشہ کفایت کرو
بغض و کینہ کو دل میں نہ لاؤ کبھی — تم کسی دم نہ غصہ میں آؤ کبھی
جو کرو کام اس کام کو سوچ لو — اس کے آغاز و انجام کو سوچ لو
تم رہو اور حسن (۱) مل کے باہم دگر — جیسے ہو جاتے ہیں مل کے شیر و شکر
ایک کو دوسرے سے محبت ملے — بات سے بول سے دل کو راحت ملے
بخشے اللہ دونوں کو وہ زندگی — جس میں ہر ہر نفس پر ہو فرخندگی
تم رہو شادماں اور شاداں حسن — خوب مہکے تمہارے دلوں کا چمن
ہے خدا سے دعا نیک اولاد ہو — ایسی اولاد ہو جس سے دل شاد ہو
حسن صورت ملے حسن سیرت ملے — علم دیں کا ہو حاصل بصیرت ملے
عمر بھر تندرست و سلامت رہیں — وہ سلامت رہیں با کرامت رہیں
گھر تمہارے سدا باد رحمت چلے — لے کے ہر ہر نفس خیر و برکت چلے

شاخ در شاخ گلشن کی شاداب ہو
ذرہ ذرہ چمن کا در ناب ہو

---

(۱) سید حسن حسنی صاحب ابن سید محمد مسلم حسنی مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب (برادر اکبر مولانا سید ابو الحسن علی صاحب ندوی) کے نواسہ ہیں اور حج بیت اللہ شریف سے ۱۴۲۵ھ میں اپنی اہلیہ مرحومہ کے ساتھ مشرف ہو چکے ہیں۔ (بارک اللہ فی حیاتہ)

www.abulhasanalinadwi.org

آخرت☆

خدا کا نام لے کے جی خدا کا نام لے کر مر

خدا کے بندے لے خبر تو کیوں ہے اتنا بے نظر
خدا کا نام لے کے جی خدا کا نام لے کے مر

کٹھن ہیں منزل و سفر، ہیں پیچدار و پر خطر
قدم رکھ احتیاط سے، ہے خار دار رہ گذر

جہان یہ ہے بے ثبات ابھی حیات ابھی ممات
ابھی خوشی ابھی ہے غم ابھی ہے دن ابھی ہے رات

یہاں کی راحتیں ہیں کم یہاں کا عارضی ہے غم
ہم اور تم سبھی چلیں گے یاں سے کوئی دم

یہاں کی روشنی ہے کیا بجھے گا ایک دن دیا
یہاں کا عیش تا کجے ہے آخر اس کو بھی فنا

ہے آخرت ہی دائمی وہی سبھوں کا ہے دیار
وہی ہے اصل میں وطن اسی کا کر تو اعتبار

☆ یہ نظم اسلامی عقیدے کے عنوان کے تحت کہی گئی تھی جس کا مرکزی موضوع آخرت ہے۔ یہ رضوان دسمبر ۱۹۷۲ء میں شائع ہوئی۔

www.abulhasanalinadwi.org

وہ نہریں دودھ کی رواں سرور و نور کا سماں
ہے جنتی کے واسطے قصور و حور کا جہاں

عذاب اور سختیاں وہ تیز آگ اور دھواں
جہنمی کے واسطے ہیں الحفیظ والاماں

سن اب تو ساکن جہاں سن اب تو طالب جہاں
اگر تجھے ہے آرزو ملے جو رحم بے کراں

گزار نیک زندگی خدا کی کر تو بندگی
وہ راہ اختیار کر نہ جس میں کچھ ہو گندگی

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org